CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نریندر سنگھ

چندرکانت

حصہ سوم

پہلا بھاگ

پیارے ناظرین۔ کیونکہ ابھی تک اس مہ جبین کی حالت کا کچھ پتہ نہیں لگا اس لئے ہم اسکو بن بیوگن کے نام سے اسوقت تک یاد کرینگے۔ جبتک اسکا اصلی نام معلوم اور اس کی حالت پورے طور پر معلوم نہ ہو جائے۔ دوسرے حصہ میں ہم نے اسجگہ تک مضمون کا سلسلہ چھوڑ دیا تھا۔ کہ بن بیوگن کتاب دیکھ دیکھ کر رو رہی ہیں اور راجکمار تصویر حیرت بنے ہوئے ہیں بیوگن کی صورت کو دیکھ رہے ہیں۔ اس قدرتی حسن جمال نے جو ایشور نے بن بیوگ کو دیا تھا۔ راجہ کمار کو ہوش حواس سے بیگانہ کر دیا۔ اب بن بیوگن اسجگہ پہنچگئی جس درخت کی آڑ میں راجکمار اور بہار دنگلہ کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ اس مقام پر پہنچکر بن بیوگن نے اپنی ہمراہی ... کیطرف پلٹ کر دیکھا۔ اسکے اپنے کو پہنچکر ایک اور مہ جبین ان ... آگئی یہ بھی حسن جمال خوبی دلربائی چنچل پن میں بن بیوگن سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دوسرے درجہ پر ہے۔ مگر ایک بات اسمیں زیادہ ہے۔ بن بیوگن کی آنکھوں
سے سادگی اور بھولاپن برستا ہے۔ اور اسکی آنکھ ہنسی شرارت چالاکی
اور چنچل پن معلوم ہوتا ہے بن بیوگن کے اشارے کیشا چنچل لڑکی اپنا
گھوڑا اڑا کر اوسکے برابر پہنچی۔ بیوگن کی وہ کتاب جو اوسکے ہاتھ میں تھی اوسکے
سپرد کی یہ کتاب۔ کو لیکر پھر اپنی جگہ واپس چلیگی۔ اسکے جانیکے بعد
بن بیوگن نے اپنے ... سے ایک تصویر نکالی۔ اسکو خوب گلے سے لگایا
پیار کیا۔ اوسکے بعد دیکھنے لگی۔ دیکھتے دیکھتے یکایک اس کی حالت خراب ہوگئی
آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ زار زار مثل ابر نوبہار آنسوؤں کی موٹی
موٹی بوندیں اس کے رخسار دل پر موتیوں کی طرح نچھاور ہونے لگیں
اب چونکہ یہ راجکمار سے بہت قریب تھی۔ یعنے جس درخت کی آڑ میں راجکمار
اور بہادر سنگھ پوشیدہ تھے۔ اوس کے سامنے بن بیوگن تصویر لئے بیخودی
کے عالم میں رو رہی تھی۔ مگر ان عورتوں میں سے کسی کو بھی یہاں غیر کے
موجود ہونیکا گمان بھی نہ تھا۔ راجکمار کی نظر یکایک اس تصویر پر جا پڑی
جو بن بیوگن کے ہاتھ میں تھی۔ یہ بھی اس تصویر کو دیکھکر حیران رہ گئے
تصویر کو دیکھکر خود تصویر بن گئی۔ برابر ٹکٹکی باندھکر دیکھتے رہتے۔ اور
اسوقت تک جبتک وہ ان کی نظروں سے غائب نہوگئی۔ اسوقت تک
ادہر ہی دیکھتے رہے۔ راجکمار کو اپنے تن بدن کی بھی خبر نہ تھی۔ ان کو
ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں کوئی دلچسپ خواب دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ
نظروں سے پنہاں ہوگئیں اوسکے بعد بہت دیر تک اسطرح بیٹھے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آخر عرصہ کے بعد یکایک اسطرح چونک پڑی جس طرح کوئی میٹھی نیند سے بیہانک خواب دیکھکر اوچھل پڑتا ہے۔ بہادر سنگھ کو اپنے قریب ہی بیٹھا ہوا پایا۔ اور اسکو مخاطب کرکے بولے۔

راجکمار۔ کیوں بہادر سنگھ تم اسکی نسبت کچھ واقفیت رکھتے ہو۔ مجھ کو بتا سکتے ہو۔ کہ یہ پرکالا آتش شعلہ جوالہ کون ہے۔

بہادر سنگھ۔ حضور میں بہی اسقدر واقفیت رکھتا ہوں۔ جتنی حضور کو ہے اسکے علاوہ میں اوسکی نسبت کچھ نہیں جانتا۔

راجکمار۔ بہلا اوس کے ہاتھ میں جو کتاب تہی اوسے تم نے شناخت کیا

بہادر سنگھ۔ جی ہاں اسکے ہاتھ میں ہی طلسمی کتاب تہی جو حضور نے طلسم پائی ہتی۔ جسکو کانشی ناتھ وغیرہ حضور کے خیمہ سے چرا لے گئے تھے۔

راجکمار۔ بیشک تمہارا خیال درست ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کے تلاش میں فتح سنگھ اور شام سنگھ گئے ہیں۔ جسکے حاصل کرنے کے لیے بدری ناتھ اور فتح سنگھ میں شرط ہوئی ہے۔

بہادر سنگھ۔ جی بجا ارشاد ہوا۔

راجکمار۔ مگر وہ کتاب اس نے کہاں سے پائی اسکے پاس کیونکر آئی اور تعجب یہ ہے۔ کہ وہ اس کو دیکھکر روتی کیوں تہی۔

بہادر سنگھ۔ یہ کیفیت میری تو سمجھ میں بالکل نہیں آتا۔

راجکمار۔ بیشک اس بارہ میں میں بہی تمہارا ہم خیال ہوں۔ مگر اس سے بہی زیادہ ایک اور بات تعجب خیز نظر آئی۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دوسرے درجہ پر ہے۔ مگر ایک بات اسمیں زیادہ ہے۔ بن بیوگن کی آنکھوں سے سادگی اور بھولاپن برستا ہے۔ اور اسکی آنکھوں سے شرارت چالاکی اور چنچل پن معلوم ہوتا ہے بن بیوگن کے اشارے کیسا چنچل لڑکی اپنا گھونگھٹ اوڑھ کر اوسکے برابر پہنچی۔ بیوگن کی وہ کتاب جو اوسکے ہاتھ میں تھی اُسکے سپرد کی یہ کتاب اسکو لیکر پھر اپنی جگہ واپس چلیگی۔ اسکے جانیکے بعد بن بیوگن نے اپنے سینے سے ایک تصویر نکالی۔ اسکو خوب گلے سے لگایا پیار کیا۔ اوسکے بعد دیکھنے لگی۔ دیکھتے دیکھتے یکایک اس کی حالت خراب ہو گئی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ زار زار مثل ابر نوبہار آنسوؤں کی موتی موتی بوندیں اس کے رخسار دل پر موتیوں کی طرح نثار ہونے لگیں اب چونکہ یہ راجکمار سے بہت قریب تھی۔ یعنے جس درخت کی آڑ میں انکا اوربہار درشنگہ پوشیدہ تھے۔ اوس کے سامنے بن بیوگن تصویر لئے بیخودی کے عالم میں رو رہی تھی۔ مگر ان عورتوں میں سے کسی کو بھی یہاں غیر کے موجود ہونیکا گمان بھی نہ تھا۔ راجکمار کی نظر یکایک اس تصویر پر جا پڑی جو بن بیوگن کے ہاتھ میں تھی۔ یہ بھی اس تصویر کو دیکھ کر حیران رہ گئے تصویر کو دیکھ کر خود تصویر بن گئے۔ برابر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہے۔ اور اسوقت تک جبتک وہ ان کی نظروں سے غائب نہ ہو گئی۔ اوسوقت تک ادھر ہی دیکھتے رہے۔ راجکمار کو اپنے تن بدن کی بھی خبر نہ تھی۔ ان کو ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں کوئی دلچسپ خواب دیکھ رہا ہوں۔ جب وہ نظروں سے پنہاں ہو گئیں اوسکے بعد بہت دیر تک اسطرح بیٹھے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آخر عرصہ کے بعد یکایک اسطرح چونک پڑی جس طرح کوئی میٹھی نیند سے بھیانک خواب دیکھ کر اوچھل پڑتا ہے۔ بہادر سنگھ کو اپنے قریب ہی بیٹھا ہوا پایا۔ اور اسکو مخاطب کر کے بولے۔

راجکمار۔ کیوں بہادر سنگھ تم اسکی نسبت کچھ واقفیت رکھتے ہو۔ مجھ کو بتا سکتے ہو کہ یہ پرکالا آتش شعلہ جوالہ کون ہے۔

بہادر سنگھ۔ حضور میں بھی اسقدر واقفیت رکھتا ہوں۔ جتنی حضور کو ہے اسکے علاوہ میں اوسکی نسبت کچھ نہیں جانتا۔

راجکمار۔ بھلا اوس کے ہاتھ میں جو کتاب تھی اوسے تم نے شناخت کیا

بہادر سنگھ۔ جی ہاں اسکے ہاتھ میں ہی طلسمی کتاب تھی جو حضور نے طلسم پائی تھی۔ جسکو کاشی ناتھ وغیرہ حضور کے خیمہ سے چرا لے گئے تھے۔

راجکمار۔ بیشک تمہارا خیال درست ہے۔ یہ وہی کتاب ہے۔ جس کی تلاش میں فتح سنگھ اور شام سنگھ گئے ہیں۔ جسکے حاصل کرنے کے لیے بدری ناتھ اور فتح سنگھ میں شرط ہوئی ہے۔

بہادر سنگھ۔ جی بجا ارشاد ہو۔

راجکمار۔ مگر وہ کتاب اس نے کہاں سے پائی اسکے پاس کیونکر آئی اور تعجب یہ ہے۔ کہ وہ اس کو دیکھ کر روتی کیوں تھی۔

بہادر سنگھ۔ یہ بھید میری تو سمجھ میں بالکل نہیں آتا۔

راجکمار۔ بیشک اس بارہ میں میں بھی تمہارا ہم خیال ہوں۔ مگر اس سے بھی زیادہ ایک اور بات تعجب خیز نظر آئی۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہادر سنگھ - وہ کیا۔
راجکمار - تم نے خیال کیا ہوگا۔ اسنے کتاب اپنی ساتھ والی کو دیکر اپنے سینے میں چھپی ہوئی ایک تصویر نکالی تھی۔ جسکو دیکھ کر - دتی چلی گئی -
بہادر سنگھ - جی ہاں ہمنے دیکھا تھا اُسنی تصویر نکالی اور اسکو دیکھکر دتی چلیگئی
راجکمار - تم نے یہ خیال کیا۔ کہ وہ تصویر کس کی تھی۔
بہادر سنگھ جی ہاں۔
راجکمار - وہ تصویر میں نے اچھی طرح اس کو دیکھا میری تھی۔
بہادر سنگھ (تعجب میں) آپکی ؟
راجکمار - ہاں میری۔
بہادر سنگھ سخت تعجب کی بات ہے - آپکی تصویر اسکے پاس کیونکر پہنچی
راجکمار - میں بھی خیال کر رہا ہوں۔ مگر کوئی بات عقل میں نہیں۔ آتی ہے۔ کہ وہ تصویر اور کتاب اوس کے پاس کیونکر پہونچے۔
بہادر سنگھ - میری عقل تو حیران ہے۔
راجکمار - خیر چلو۔ جدہر وہ سب گئے ہیں ہم بھی اُنکا تعاقب کریں۔ شاید کچھ پتہ معلوم ہو سکے ورنہ کم ازکم اونکی جائے قیام تو معلوم کرینگے۔
بہادر سنگھ - جیسی مرضی -
وہ دونوں وہاں سے اٹھکر اسطرف چلے جدہر بن بیوگن معہ اپنی ہمراہی عورت کے گئی تھی - یہ بھی اسطرف اس امید پر چلے کہ شاید کسی طریقہ سے اسکا حال معلوم کر سکیں۔ یا کم ازکم اون کی جائے قیام تو معلوم کرلیں - غرض انہوںنے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تمام صحرا میں چپہ چپہ پھر کر چھان مارا۔ مگر ان عورتوں کا کوئی سراغ نہ ملا تین چار گھنٹے یہ لوگ مارے مارے پھرتے آخیر راجکمار مایوس ہوگئے آنکھوں سے آنسوؤں کی ندی جاری ہوگئی۔ منہ سے بات نہ کیگئی۔ بہادر سنگھ نے بہت کچھ تسلی تشفی دی۔ کہ آپ گھبرایئے نہیں فتح سنگھ شام سنگھ جوتشی جی بہت جلد اسکا کھوج نکال لینگے۔ ہمکو اور آپکو پتہ لگنا دشوار ہے۔ غرض یہ ہزار خرابی بہادر سنگھ سمجھا بوجھا کر راجکمار کو لشکر کیطرف لیکر چلے ابھی یہ لوگ لشکر میں داخل بھی نہیں ہوئے تھے۔ کہ دیکھا سامنے سے فتح سنگھ بہت ہی مایوس چلے آتے ہیں انکی یہ حالت دیکھ کر کنور جی اسجگہ ٹھہر گئے۔ جب فتح سنگھ قریب آئے تو راجکمار بولے۔

راجکمار۔ ہیں۔ فتح سنگھ خیر تو ہے۔ تم اتنے اداس کیوں نظر آتے ہو آخیر اس پریشانی کا کوئی سبب؟

فتح سنگھ۔ راجکمار کیا کہوں مجھے جو کچھ صدمہ ہے وہ ایشور ہی جانتا ہے۔ کتاب طلسمی کا ابتک کوئی سراغ نہ ملا اور نہ پتہ لگنے کی امید ہے اور بموجب شرط کے مجھے ہمیشہ کے لئے مجبوراً آپکا ساتھ اور عیاری دونوں چھوڑ کر بلکہ منہ کالا کرکے کسی دوسرے دیس جانا ہوگا۔

راجکمار یہ سنکر سکتے کے عالم میں کھڑے رہگئے ابھی کوئی لفظ زبان سے نہ نکلنے پایا تھا۔ کہ صحرا کیطرف سے جوتشی جی اور شام جی دونوں آتے نظر آئے۔ جسوقت یہ لوگ اسجگہ وہاں پہنچے۔ جہاں راجکمار اور فتح سنگھ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گھوڑے تھے تو دیکھا کہ راجکمار اور فتح سنگھ دونوں اوداس کھڑے ہیں
بہادر سنگھ بھی غمگین نظر آتے ہیں۔ یہ دیکھ کر جوتشی جی بولے کیوں جیو
میں آپکو اسوقت بہت اوداس دیکھتا ہوں۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ اسکو
کیواسطے جلدی بولو۔ مجھے وحشت ہوتی ہے

راجکمار۔ جوتشی جی یہ تو آپکو معلوم ہے کہ جس طرح فتح سنگھ نے حماقت میں
آکر کاشی ناتھ کے ساتھ کی تھی۔ اب اس بات کی کوئی صورت نہیں آتی
میرا لٹ ناکامی کے اسلیئے یہ میرا ساتھ چھوڑ کر دوسرے نکلنے کو تیار ہیں

فتح سنگھ۔ بیشک مینے جو وعدہ کیا ہے یا تو اوسی پورا کرونگا نہیں تو عیاری
چھوڑ کر کسی بھیس کو سر منڈا کر نکل جاؤنگا۔ پھر کسی کو منہ نہ دکھاؤں گا۔

جوتشی۔ آپ اسقدر کیوں نراس ہوتے ہیں مجھے ابھی ابھی یہ خبر لگی ہو
کہ وہ کتاب اونکے پاس بھی نہیں ہے کوئی تیسرا ہی شخص غصب کر گیا
ہے وہ بالکل درست ہے۔ یہ بات سنکر بہادر سنگھ بولے۔

بہادر سنگھ۔ بیشک میں بھی جوتشی جی کے کلام کی تائید کرتا ہوں کیونکہ
ابھی تھوڑا عرصہ ہوا۔ مینے اس کتاب کو ایک اور شخص کے ہاتھ میں دیکھا تھا
اور اپنے سچائی کے ثبوت کی گواہی میں راجکمار سے دلا سکتا ہوں کیونکہ
یہ بھی اوس جگہ موجود تھے۔ انہوں نے اوسے اپنی آنکھ سے کتاب کو دوسرے شخص کے
پاس دیکھا ہے۔ یہ سنکر فتح سنگھ نے راجکمار کیطرف اس نظر سے دیکھا کہ
آیا بہادر سنگھ جو کہتا ہے وہ درست ہے یا غلط ہے۔ راجکمار نے بولے۔

راجکمار۔ بیشک جو کچھ بہادر سنگھ نے کہا وہ لفظ بلفظ صحیح ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ابھی تھوڑی دیر ہوئی ہے۔ کہ ہم دونوں شخصوں نے وہی طلسمی کتاب ایک
خوبصورت ماہ جبین کے ہاتھ میں دیکھی ہے۔ تم نے ناحق مجھ کو صدمہ دیا
کہ منہ سر منڈوا کر نکلجاؤں گا۔ یہ کرونگا وہ کرونگا۔ تم بھی عجیب آدمی ہو
تمہاری باتوں میں مجھے تو اس واقعہ کا ذکر کرنا یاد ہی نہ رہا۔

فتح سنگھ۔ خیر آپ مفصّل حال تو سنائیے آپ نے کس کے ہاتھ میں کتاب
دیکھی۔ وہ عورت کون تھی۔ اور کدھر گئی۔ اور کہاں سے آئی تھی۔

راجکمار۔ بس بس ایکدم اتنے سوال نہ کرو۔ کہ میں جواب بھی نہ دے سکوں

فتح سنگھ۔ اچھا اول سے آخر تک جو آپ نے دیکھا۔ بیان کیجئے۔ میں
خود مفید مطلب باتیں اخذ کر لونگا۔

راجکمار نے کہا کہ تمہارے جانے کے بعد میں نے ایک رات تمہارے
انتظار میں نہایت بیصبری سے بسر کی۔ مگر جب تم واپس نہ آئے نہ جوتشی
جی نہ شام سنگھ تینوں میں سے کوئی واپس نہ پھرا۔ تو مجھے بہت تشویش ہوئی
یہاں تک کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ جنگل میں چلکر اپنی جان
دیدوں۔ اس خیال سے میں باہر نکلا۔ اور جنگل کی طرف چلنے کا ارادہ
کیا۔ اتنے میں بہادر سنگھ بھی آ گئے۔ اور یہ میرا باہر جانے کا ارادہ معلوم
کر کے میرے ساتھ چلے اور بہت سے آدمی ملازمین میں سے میرے ہمراہ
آئے۔ مگر میں نے سب کو ٹالدیا۔ مگر بہادر سنگھ کو بھی علیحدہ کرنا چاہتا
تھا۔ ہر بار بہانے کئے۔ مگر یہ مجھے الگ نہ ہوتے اور صاف صاف
لفظوں میں میں اُن سے کہہ بھی نہ سکا۔ آخر یہ میرے ساتھ اس جنگل

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیطرف آئے۔ اور برابر مجھے تسلی و تشفی دیتے رہے۔ میں اور بہادر سنگھ
آپس میں اسی ذکر میں مشغول تھے۔ کہ سامنے ہمیں کوئی بیس پچیس عورتوں کا
غول گھوڑوں پر سوار اسطرف آتا نظر آیا۔ وہ عورتیں گو ہم سے دور تھیں
مگر ان کی خوبصورتی اور بانکپن دور ہی سے معلوم ہوتا تھا۔ بہادر سنگھ نے
کہا کہ آؤ اس درخت کی آڑ میں چھپکر ان کی سیر دیکھیں اور معلوم کریں کہ یہ
کون ہیں اور اس طرح جنگل میں کیوں پھرتی ہیں۔ الغرض اون عورتوں
کی کیفیت دیکھنے کے لئے ہم اس درخت کی آڑ میں پوشیدہ ہو گئے۔
اب ہم کو اطمینان ہو گیا۔ کہ ہم اون کو بخوبی دیکھنے لگے۔ مگر وہ ہم کو نہ دیکھ
سکیں۔ اب ہمنے بےفکری سے بیٹھ کر دیکھنا شروع کیا۔ اس عرصے میں
وہ عورتیں قریب آگئیں۔ اب ہمنے دیکھا کہ یہ عورتیں کوئی پچیس کے قریب
ہیں اور سب اعلےٰ درجہ کی۔ حسین زرق برق پوشاکیں پہنے مادیان عربی پر
سوار ہیں۔ ان کے آگے آگے ایک اور کمسن عورت تھی جو بالکل
راجکماری چندرکانتا معلوم ہوتی تھی۔ راجکماری کے اور اسکے چہرے
اور چال ڈھال میں برابر فرق نہ تھا۔ بہت قیمتی ہی پوشاک پہنے ہوئے
مادیان مشکی پر سوار ایک کتاب ہاتھ میں لئے ہوئے اسکو پڑھ پڑھکر
روتی چلی آتی ہے۔ یہ عورت جو راجکماری سے بہت مشابہ تھی اون
سبکی سردار تھی۔ جب وہ ہمارے درخت کے پاس پہنچیں۔ تو اس
عورت نے پلٹ کر اپنے ساتھ والی عورتوں کیطرف دیکھا۔ اون میں سے
ایک عورت آگے بڑھ آئی۔ جو بالکل صبا رفتار کی ہم شکل تھی جسطرح

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس لڑکی اور راجکماری میں فرق نہ تھا۔ اسطرح اس میں اور صبا رفتار میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس نے کتاب اسکے ہاتھ میں دیدی اور اپنے سینے سے چھپی ہوئی کوئی چیز نکالی۔ اور اسکو پیار کیا۔ پھر دیکھ دیکھ کر رونے لگی۔ اب جو مینے خیال کرکے دیکھا تو وہ میری تصویر تھی۔ اگر مجھے راج کماری ہی خیال کرتا ہوں ایسا اوسکے حسن کے رعب میں آیا کہ میرے منہ سے بات تک نہ نکلی۔ تھوڑی دیر تک وہ وہیں تصویر کو دیکھ کر روتی رہی اسکے بعد اوس کیمیاتھ کی عورت آئی۔ اور اسکو کچھ سمجھا کر لیگئی دونوں کی دونوں وہ اور باقی سب عورتیں کچھ دور اس صحرا میں ہی معلوم ہوتیں۔ جبتک وہ ہماری نظروں سے غائب ہوگئیں۔ تو مینے بہادر سے دریافت کیا۔ انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی اخیر یہ کہ میں ان کو ساتھ انکی تلاش میں چلا جنگل کا کونہ کونہ تلاش کیا۔ مگر انکا کوئی سراغ نہ ملا لاچار ہملوگ واپس چلے آئے یہ کہکر راجکمار نے ٹھنڈی سانس بھری فتح سنگھ سمجھ گئے کہ کچھ دال میں کالا ہے۔ یہ دمبدم ٹھنڈی سانس کیوں بھرتے ہیں کیا اس عورت پر عاشق ہو بیٹھے ہیں جو اسطرح ہوش حواس کھو بیٹھے ہیں

فتح سنگھ۔ آپکو کسطرح یقین ہوا کہ وہ کتاب طلسمی ہی کتاب تھی

راجکمار۔ اوّل تو میں اس کتاب کو ہزاروں اسی قسم کی کتابوں میں پہچان لوں۔ دوئم یہ کہ اس کتاب کے اوپر جلی قلم سے سنہری حروف میں کتاب طلسمی لکھا ہوا تھا۔ پھر نہ پہچاننے کی ایک ہی کہی۔

فتح سنگھ۔ جب آپ نے اس کتاب کو پہچان ہی لیا۔ پھر اسکو کیوں نہ چھوڑ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیا۔ ان عورتوں سے چھین لی ہوتی جانے کیوں دی۔
راجکمار۔ اس بات کا جواب میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں دیکھتا کہ اسوقت مجھے اپنی ہی خبر نہ تھی۔ کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یا بیدار ہوں اسکے نظارہ حال نے مجھکو محو اور بیخود بنا دیا۔ ایسا رعب غالب ہوا کہ میں منہ دیکھتا رہگیا۔ اور ظالم ستمگر مجھکو گھایل کر کے نکل گیا۔ ۵۔ دل لیکے ظالم چلدیا ہم ہاتھ ملتے رہگئی۔
فتح سنگھ۔ چہ خوش این گل دیگر شگفت خیر یہ بتایئے کہ وہ سب کس طرف گیئں
راجکمار۔ چلو میں تمکو بتا دوں۔
یہ کہکر راجکمار فتح سنگھ شام سنگھ بہادر سنگھ اور جوتشی جی سب کے سب وہاں پہنچے جس جگہ اون عورتوں کو دیکھا تھا سب لے ملکر تمام جنگل دور دور تک چھان مارا سگر کوئی سراغ نہ ملا۔ چار ناچار واپس آئے لشکر میں واپس آکر فتح سنگھ نے تمام رات اسی فکر میں بسر کی۔ ادہر راجکمار نے تمام رات بن بیوگن کے فراق میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے رہے صبح کو یا تو سویرے ہی اٹھکر ضروریات سے فارغ ہو جاتے تھے۔ آج جو فتح سنگھ نے خدمتگاروں سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ راجکمار ابھی تک بیدار نہیں ہوئے۔ فتح سنگھ سیدہے خوابگاہ داخل ہوئے دیکھا راجکمار پلنگ پر لیٹے ہوئے ٹھنڈی سانس بھر رہے ہیں۔ فتح سنگھ نے دریافت کیا۔ کہ آج آپ خلاف معمول ابھی تک کیوں لیٹے ہوئے ہیں راجکمار نے بات ٹالنے کے لئے بہانہ کیا کہ رات کو میرے سر میں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

درد تھا۔ اس لئے سویا نہیں تھا۔ اسوجہ سے اسوقت کچھ سستی معلوم ہوتی ہے
فتح سنگھ بولے۔ ابھی آپ آرام کرینگے۔
راجکمار نہیں اب اٹھتا ہوں۔ یہ کہکر راجکمار بستر سے اٹھے۔ اور جلدی جلدی ضروریات سے فارغ ہوئے۔ اتنے میں بہادر سنگھ شام سنگھ جوتشی جی یہ سب ہی ادھر سے چھپے ہیں آ گئے۔ اب فتح سنگھ نے صلاح طلب کی کہ کیا کرنا چاہیئے۔ کس طرح ان عورتوں کا حال معلوم ہو۔
شام سنگھ۔ میرے خیال میں تو وہ عورتیں بھی کوئی انہیں عیاروں کے شریک نہیں یا خود ہی نہیں۔
فتح سنگھ۔ تم بھی نیرے گاودی ہو۔ اجی نادان ان عورتوں سے اور عیاروں سے کیا واسطہ وہ تو کاشی ناتھ کے فکر میں ہیں۔ دوسری اتنی بڑی عیاری اونسے کب ممکن ہے یہ تو اور ہی کچھ معاملہ ہے دیکھو سب خلاصہ ہو جاویگا
جوتشی ہاں ایسا سے ہیں میں نے بھی رات بہت سر مارا۔ مگر دل سے
فتح سنگھ۔ اگر تم سچے ہو تو کتاب دکھا دو۔ اگر دکھا دو تو بیٹک میں تمہارا شاگرد ہوتا ہوں۔ تم جیتے اور میں ہارا۔
کاشی ناتھ کتاب سے تمہیں کیا کام اگر تم لیگئے ہو تو تم ہی دکھا دو۔
فتح سنگھ۔ نہیں میں تو نہیں لیگیا۔ مگر تمہارے پاس ہے تو کیوں نہیں دکھاتے ابھی فیصلہ ہے۔
کاشی ناتھ۔ کتاب دکھانے سے کیا غرض ہے۔ جب تمہیں نہیں ملتی تو سمجھ لو۔ کہ ہمارے پاس ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ کسی بچہ کو جاکر دم دو۔ میں تمہارے گھسے میں آنیوالا نہیں یہ
کہتے ہو شرم آتی ہے کہ وہ کتاب کوئی تمہارا اوستاد اڑا لیگیا تمکو داغ بھی
دیگیا۔ افسوس ہار طلسم کہ دولت مفت ہاتھ سے گئی اور شیوگڈھ کی گدی
بھی یہ کون لغلی گھونہ نکل پڑا۔ جو تمکو داغ دے کر کتاب لے گیا۔

کانشی ناتھ یہ سنکر جان ہی نکل گئی نہایت شرمندہ ہوکر بولا۔

کانشی ناتھ۔ خیر جی کوئی لیگیا مگر تمہیں تو نہ ملی۔ اور ہم بھی چھوٹ گئے
بغیر تمہاری مدد کے۔

فتح سنگھ۔ بس تو ابھی کیا کہاں ہوا۔ جو تم کہتے ہو۔ کہ شرط جیت گئے جب
کتاب نہ تمہارے پاس ہے نہ میرے پاس آئی یہ بانکی تم آپ چھوٹے
یا کسی نے چھوڑا دیا۔ اس سے کچھ واسطہ نہیں شرط تو تھی کہ اگر کتاب تمہارے
پاس ہو اور میں نہ لے لوں۔ تو تمہارا شاگرد بنوں۔ اب تو کتاب تمہارے بھی
پاس نہیں ہے۔ پھر شرط کہاں رہی۔

نماجکمار۔ بیشک یہ شرط دونوں میں ایک بھی نہیں ہارا۔ بھگوان
نے دونوں کی شرم رکھی۔

کانشی ناتھ۔ خیر پھر کسی موقعہ پر دیکھا جائے گا۔

کوئی جواب نہ ملا کہ وہ عورتیں کون تھیں۔ عیار تو وہ نہیں ہیں نہ اُنکے تیک ستر
ہیں یہ تو میں اطمینان کرلیا۔ بلکہ میرا تو یہ خیال ہے کہ وہ ہمارے دوست ہیں

فتح سنگھ۔ ہاں مگر اسوقت کیا کرنا چاہیئے۔

جوتشی۔ سب سے پہلے اس پرانے مکان میں بلکہ کانشی ناتھ کیجالت دیکھو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پھر کوئی کام کرنا اس رائے کو سب نے پسند کیا۔ اور سب ملکر اس پرانے مکان میں داخل ہوئے سب مکان کو دیکھتے ہوئے اسجگہ پہونچے۔ جہاں کاشی ناتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دیکھا تو کاشی ناتھ معہ اپنے ہمراہی عیاروں کے ہنستے ہوئے سامنے سے چلے آتے ہیں یہ دیکھکر سب کے سب بہت متحیر ہوئے کاشی ناتھ نے جو ان سب کو دیکھا۔ تو دیکھتے ہی بولے۔

کاشی ناتھ۔ وہ مارا۔

فتح سنگھ۔ کس کو۔

کاشی ناتھ۔ تم کو۔ ہم شرط جیت گئے۔

فتح سنگھ۔ کس طرح۔

کاشی ناتھ۔ اسطرح کہ کتاب بھی نہیں دی اور رہا بھی ہو گئے۔

فتح سنگھ۔ ذرا دل تو خوش کرلو۔ شرط جیت لینا۔ کیا بچوں کا کھیل ہے؟

کاشی ناتھ۔ کیوں ابھی کچھ باقی ہے۔

فتح سنگھ۔ ذرا بشرما ڈ۔

کاشی ناتھ۔ ہم کیوں شرماتیں۔

فتح سنگھ۔ کتاب بھی نہ دی۔ اور رہا بھی ہو گئے۔ ذرا اگر بیان میں منہ تو ڈالو

کاشی ناتھ ہاں ہاں کہو کہو۔ اگرچہ بڑے ہے۔ تو شوق سے کہو۔

جوتشی۔ دیکھو کاشی ناتھ تمکو معلوم ہے۔ کہ میں نے راجہ شیو سنگھ کی کیسی کیسی خدمت کی مگر جو نتیجہ مجھکو ملا وہ بھی تمکو بخوبی معلوم ہے وہی نتیجہ ایکروز تمہارے واسطے بھی رکھا ہے کیونکہ ایسے ناقدر دان آقا سے جو کوئی بھلائی کی امید نہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سخت حماقت اور نادانی ہے۔ واقعی اس میں شک نہیں۔ کہ راجکمار کے پاس گنی آدمی کی عزت ہے وہ ناقدردان گنی آدمی کی بالکل قدر نہیں کرتا ایسے ناقدرے کے پاس گذارہ مشکل ہے بہتر ہو اگر تم بھی راجکمار کی خدمت میں چلے آؤ۔ یہاں تمہاری حد سے زیادہ عزت ہوگی۔ راجکمار تمکو اپنے سے زیادہ عزیز رکھیں گے۔

کانشی ناتھ۔ جوتشی جی میرا بھی یہی مدت سے خیال ہے۔ مگر ابھی وقت نہیں آیا جب وقت آئیگا دیکھا جائیگا۔ یہ تو ظاہر بات ہے۔ کہ شیو سنگھ خود مطلب اور ناقدردان ہے۔ مگر ایسے وقت مصیبت میں دغا دینا سخت نمکحرامی ہے۔ اگر ہم ایسا کرینگے۔ ہاں اگر شیو سنگھ پر مصیبت نہ ہوتی۔ تو میں خوب جانتا ہوں۔ کہ راجکمار گنی آدمیوں کی قدر کرتے ہیں۔ میں ضرور چلا جاؤنگا۔ میری عین تمنا ہے مگر جبتک شیو سنگھ پر سے یہ مصیبت نہ ٹل جاوے میں کچھ نہیں کرسکتا۔

راجکمار۔ شاباش کانشی رام میں تمہاری اس نمکحلالی پر تمہیں آفرین کہتا ہوں بےشک تمکو اس وقت میں ہرگز اونکا ساتھ نہ چھوڑنا چاہیئے۔

کانشی ناتھ۔ میرا تو یہی خیال ہے۔ یا تو مہاراج کے رہا ہونیکے بعد کوئی بات ایسی پیدا ہو جاوے جس سے ہمکو کہنے کا موقعہ ملے۔ جب ہم علیحدہ ہو سکتے ہیں اور اسطرح چھوڑنا بڑی سخت نمکحرامی ہے۔ اچھا اگر ایشور نے چاہا۔ تو سب ٹھیک ہو جائیگا۔ ہمارے دل میں تو آپکا ساتھی بننے کا خیال ہے بھگوان ایکدن ضرور پورا کرائیگا۔

راجکمار۔ اگر سچے دل سے ہے۔ تو ضرور ایشور پورا کرے گا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شام سنگھ۔ خیر یہ تو بتاؤ۔ کہ تم کس طرح ہو گئے
کانشی ناتھ۔ اس میں تمہاری کوئی عیاری کام نہ آئی۔ نہ ہم اپنی کوشش سے چھوٹے۔ یا یوں کہو کہ ایشور نے مدد کی۔ اور ہم چھوٹ گئے۔
جوتشی جی۔ خیر جی کسی طرح چھوٹے۔ چھوٹ گئے۔ اب یہ بتاؤ۔ کہ جب تمہارے دل میں راجکمار کے ساتھ شریک ہونیکا خیال ہے تو عیاری تو نہ کروگے۔
کانشی ناتھ۔ کیوں نہ کرینگے۔ ضرور کرینگے۔ جان بوجھکر عیاری نہ کرنا جس خدمت پر یہ ملازم ہیں اسکو ادا نہ کرنا یہ تو نمکحرامی ہے۔ اس سے تو یہی بہتر ہے کہ ہم راجکمار کے پاس شیو سنگھ کو چھوڑ کر چلے آئیں۔
فتح سنگھ۔ واہ جوتشی جی آپ بھی بڑے ڈرپوک ہیں عیار ہو کر عیاری سے ڈرنا کیا۔ نہیں جی تم کو قسم ہے۔ گنگا جی کی آپ سے جو ہو سکے کوتاہی نہ کرنا
کانشی ناتھ۔ اس کے کہنے کی ضرورت کیا ہے۔ اچھا جے رام جی۔ پھر ملیں گے سب جے رام جی کی۔
کانشی ناتھ وغیرہ سب اس مکان سے نکل گئے رات جوتشی جی ان سبکو ہیں کوٹھالے کیونکہ شام قریب تھی اسلیئے سب کے سب پیش آکر راجکمار کے خیمے میں داخل ہوئے۔ راجکمار نے جوتہ کرد ربان کو دو حکم دیئے۔ اول تو یہ کہ آپ کانشی ناتھ وغیرہ اس پرانے مکان میں نہ جانے پائیں۔ دوسرا حکم یہ کہ ہمارے خیمے میں کوئی شخص بغیر اطلاع کئے اور ہم سے اجازت لیئے نہ آنے پائے خواہ وہ کوئی ہو۔ پہلے ہم سے اجازت لو۔ اگر ہم کہیں تو آئندہ ورنہ کوئی ضرورت نہیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہ حکم دیگر راجکمار معہ بہادر سنگہ شام سنگہ فتح سنگہ اور جوتشی جی کے پرائیوٹ چیمبر
میں داخل ہوئے اب فتح سنگہ نے پہر سوال کیا۔ کہ وہ واقعہ پورے طور پر
بیان کیجئے میری سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آئی۔ کہ اس عورت سے اور کماری سے
کیا واسطہ اور کتاب سے اور کماری سے کیا تعلق۔

راجکمار۔ بہی اگر میں جانتا کہ وہ "قاطعہ عالم" کون ہے۔ تو ضرور تا ہی کہا تھا ہاں
اتنا ضرور کہونگا۔ کہ بہگوان نے کماری کو اور اوسکو ایک ہی سانچے میں ڈہالا
ہے۔ ایک بال بہر کا بہی فرق نہیں ہے۔ اور اس طرح اس دوسری عورت
میں اور صبا رفتار میں بہی کوئی فرق نہیں تہا۔ میں تو اسکو دیکھ کر خوش ہوا
کھو بیٹھا۔ افسوس ہے کہ ایکسا آفت سے تو مر کے ہو اٹھا جیتا۔ پڑ گئی۔
اور یہ کیسی میرے اللہ نئی۔

فتح سنگھ۔ چہ خوش۔ تو یوں کہیے کہ آپ اوپر خیر سے عاشق ہو بیٹھے ہیں آپکی
بہی عجب طبیعت ہے۔ جہاں کہیں اچھی صورت دیکھی اسی گلی کے مرید ہو گئے
آپکی تو وہی مثل ہوئی۔ ؎۔ اچھی صورت جہاں نظر آئی۔ ہو گئے اس گلی کے
سودائی۔ ابہی تک تو چندر کانتا کے عشق میں اسقدر مصیبت اٹہائی۔ وہ بہی
ابہی کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ کہ ایک اور آفت مول لے بیٹھے۔ آپکی بہی عجب حالت ہے
زمانے بہر کی بلا اپنے سر لینے کو تیار ہیں۔

راجکمار۔ افسوس فتح سنگہ تمکو میری حالت معلوم نہیں ہے اگر تم اسوقت
موجود ہوتے۔ تو ہرگز مجہکو اسقدر الزام نہ دیتے۔ میں مجبور ہوں۔

فتح سنگھ۔ یہ اور بہی تعجب خیز بات ہے۔ کہ آپکی تصویر اُسکے پاس کہاں سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آئی۔ اس لئے کیونکر پاتی۔ کیا وہ مدت سے آپ پر عاشق ہے
جوتشی جی۔ اگر تکلیف کریں۔ تو شائد کچھ حال معلوم ہو ؟
راجکمار۔ ہاں جوتشی جی میں بھی اس بارے میں فتح سنگھ کا ہم
خیال ہوں۔
جوتشی جی۔ بہتر ہے۔ یہ کہکر جوتشی جی نے کئی مرتبہ رمل پھینکا۔ سوائے
اس کے کوئی جواب نہ ملا۔ کہ وہ کسی راجہ کی لڑکی ہے۔ اور کوئی
پتہ نہ لگا۔ الغرض بہت رات تک یہ لوگ کوششیں کرتے
رہے۔ مگر کوئی صورت کامیابی کی نظر نہ آئی۔ آخر نصف شب کے
بعد سب اپنے خیمے میں داخل ہوئے۔ مگر رات بھر کسی کو نیند نہ آئی
سب معاملہ پر غور کرتے رہے۔ ادہر راجکمار اس ماہ وش کے فراق میں
شب تڑپ تڑپ کر بسر کی صبح کو اوٹھ کر اشنان دان پوجا گیان سے
فارغ ہو کر بیٹھے تھے۔ کہ فتح سنگھ بھی آ گئے۔ ان کے بعد بہادر سنگھ۔
شام سنگھ وغیرہ بھی آ گئے۔ اب فتح سنگھ نے راجکمار سے ان عزیز کو
کھوج لگانے کے لئے اجازت طلب کی۔ راجکمار بولے میں بھی تمہارے
ہمراہ چلونگا۔ فتح سنگھ بولے آپ کا ہمارے ساتھ کیا کام۔ اگر آپ
ساتھ ہوں گے۔ تو ہم سے خاک کام ہو سکے گا۔ آپ ہی کی طرف خیال
رہیگا۔ راجکمار بولے نہیں۔ تم مجھ سے بیفکر رہو۔ میں بہادر سنگھ
کے ساتھ رہونگا۔ تم اپنا کام کرنا۔ میں جنگل میں سیر کر کے دل لبھاؤنگا
اگر تم سب مجھ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تو اکیلا گھبراؤنگا۔ فتح سنگھ مجبور ہو گئے تو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بولے۔ آپکی مرضی غرض یہ سب کے سب لشکر سے نکلے باہر نکلتے ہی
بشنام سنگھ اور جوتشی جی تو ایک طرف چلے۔
فتح سنگھ نے بہادر سنگھ کو راجکمار سے ہوشیار رہنے کی بہت کچھ تاکید
کی اور خوب سمجھا بوجھا کر ایکطرف کو روانہ ہوئے۔ بہادر سنگھ اور راجکمار
وہاں سے چلے اور سامنے گھنے جنگل کی ایک چٹان پر بیٹھ گئے اور
اسی انتظار میں بیٹھے رہے کہ شاید پھر وہی شکل نظر آئی۔ بار بار نگاہیں اسکی
تلاش کرتی رہیں۔ مگر ہر دفعہ ناکامی ہوتی رہی۔ انکو بیٹھے ایک گھنٹہ
بھی نہ گذرا تھا۔ کہ دیکھا اسی جنگل سے ایک گوالن نہایت ہی حسین دودھ
کا مٹکا سر پر رکھے ہوئی نکلی۔ انہوں نے اسکو دیکھ لیا۔ مگر اس گوالن
نے انکو نہیں دیکھا۔ اپنے دھن میں یہ کہتی ہوئی چلی آتی ہے۔
گوالن۔ آج بہت دیر ہو گئی۔ جوگن جی بہت خفا ہوں گے جلدی۔
کدو‌ں۔ ای ایشور تو ہی لاج رکھیو۔
راجکمار نے جو یہ فقرہ سنا تڑپ گئے اور یقین ہو گیا کہ یہ ضرور وہیں دودھ
لیجا کر جاتی ہے اس سے کچھ پتہ ملیگا۔ یہ سوچکر بہادر سنگھ سے بولے اس گوالن کو
بلاؤ اس سے ضرور کوئی پتہ معلوم ہو جائیگا۔ یہ سنکر بہادر سنگھ نے آواز دی۔
بہادر سنگھ۔ ای بی گوالن ذرا ادہر تو آؤ۔ ہماری ایک بات سنتے جاؤ۔ گوالن یہ
آواز سنکر چونک پڑی۔ پلٹ کر دیکھا اور کانپتے ڈرتے اس کے قریب آئی اور بولی
گوالن۔ کیا آپ نے مجھکو بلایا ہے۔
بہادر سنگھ۔ ہاں تمکو۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گوالن۔ کیا حکم ہے۔
بہادر سنگھ۔ ایک بات دریافت کرنے ہیں اگر تم بتاؤگی تو بہت انعام پاؤگی
گوالن۔ ضرور اگر مجھے وہ بات معلوم ہوگی۔ تو بلا عذر آپکو بتادونگی۔
بہادر سنگھ۔ یہ دودھ تم کہاں لیکے جاتی ہو۔
گوالن۔ راجکمار بن بیوگن کے پاس۔
بہادر سنگھ۔ وہ کہاں رہتی ہیں۔
گوالن۔ اس کا جواب میں کچھ نہیں دے سکتی کیونکہ اسکا جواب بتاؤ اپنی جان سے ہاتھ دھونا ہے۔ اگر ایسی بات کے دریافت کرنیکا آپ انعام دیتے ہیں۔ تو معاف کیجئے۔ مجھے ایسے انعام کی ضرورت نہیں جو میری جان جانے پر حاصل ہو۔
راجکمار۔ تمہاری جان کوئی نہیں لیگا ہمیں اُنکا پتہ بتادو۔
گوالن۔ صاحب مجبور ہوں۔ اگر آپ کو ضرورت ہو۔ تو یہ دودھ جو میرے اختیار میں ہے۔ دے سکتی ہوں۔ مگر ان باتوں کا کوئی جواب نہیں۔ دے سکتی۔ ابھی یہ سب باتیں کر رہے تھے۔ کہ یکایک پشت کیطرف سے آواز آئی۔ کہ خبردار ہوشیار یہ عیار ہے۔ دہوکہا نہ کہانا۔ یہ آواز سنکر سب اس آواز کیطرف دیکھنے لگے۔ اس عرصے میں اس گوالن نے بھاگنے کا قصد کیا۔ مگر بہادر سنگھ نے جو گوالن سے بہت ہی قریب تھی۔ جھٹ سے اسکا پونچا پکڑ لیا۔ اب انہوں نے بہت تلاش کیا۔ کہ یہ آواز کدھر سے آئی۔ اور آواز دینے والا کون ہے۔ مگر کوئی نظر نہ آیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اب انہوں نے اس گوالن سے دریافت کیا۔ کہ سچ بتا تو کون ہے اور تیرا کیا نام ہے۔ مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ الغرض راجکمار اور بہادر سنگھ اس گوالن کو لئے ہوئے لشکر میں واپس آئے۔ راجکمار نے۔ اس گوالن کو بہادر سنگھ کی حفاظت میں دیا۔ اور اپنے خیمے میں بیٹھکر فتح سنگھ وغیرہ کا بڑی بے صبری سے انتظار کرنے لگے۔ تھوڑی دیر میں فتح سنگھ بھی معہ شام سنگھ اور جوتشی جی کے لشکر میں واپس آئے اور سیدھے راجکمار کے ڈیرہ میں پہنچے۔ راجکمار نے اول داخل ہوتے ہی سوال کیا۔ کہو کچھ پتہ نہ لگا۔

فتح سنگھ۔ کچھ بھی نہیں۔ مارے مارے پھرے کچھ سراغ نہ لگا۔ آخر سر مار کر واپس چلے آئے ہیں۔ مگر آج نہیں تو کل پتہ لگ جاوے گا۔

راجکمار۔ ہم نے ایک عیار کو گرفتار کیا ہے۔

فتح سنگھ۔ کس کو۔

راجکمار۔ نام تو معلوم نہیں

فتح سنگھ۔ ہیں تو کیا کوئی نیا آدمی ہے۔

راجکمار۔ یہ بھی نہیں ہے۔ معلوم کہ نیا ہے یا پرانا۔ اصلی صورت ہو تو معلوم ہو۔ نام وہ بتاتا نہیں۔ بہادر سنگھ کی حفاظت میں دیکر میں تو ادہر چلا آیا۔

فتح سنگھ۔ شام سنگھ جاؤ۔ بہادر سنگھ کو معہ اس عیار کے جلدی بلا لاؤ۔ شام سنگھ جاکر بہادر سنگھ کو معہ اس گوالن کے لئے۔ فتح سنگھ نے پہچانا۔ کہ یہ تو سکا نستنی ناتھ ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جونشی جی ۔ کیوں کانشی ناتھ جی باز نہ آئے اب کہو۔
کانشی ناتھ ۔ کنہے گیا۔ گرفتار ہونا عیار ذکا کام ہے۔ رہا ہو جاونگے۔
جونشی ۔ رہائی ناممکن ہے۔ اب اس خیال کو دل سے بھلا دو۔ کہ تمہارے ساتھی رہا کر لئے جاوینگے۔ اب رہائی بہت مشکل ہے۔
کانشی ناتھ ۔ دیکھا جاویگا۔
فتح سنگھ ۔ بہادر سنگھ جی رات بہر آپ انکو اپنی حفاظت میں رکھئے۔ صبح کو بغیر کرایہ کے مکان میں بھیجا جائیگا۔
بہادر سنگھ نے اپنے ماتحت سپاہیوں کے حوالے کانشی ناتھ کو کر کے سخت حفاظت کی تاکید کردی۔ وہ لوگ کانشی ناتھ کو اپنے ساتھ لیکر خیمے میں چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد ایک سپاہی ہاتھ میں ایک تیر لئے ہوئے آپہنچا۔ جسکے ساتھ ایک لفافہ بندھا ہوا تھا۔ فتح سنگھ نے دریافت کیا یہ کیا ہے انسنے لفافہ معہ تیر کے فتح سنگھ کے ہاتھ میں دیکر عرض کیا۔
چوبدار حضور ہم لوگ لشکر کے کنارے پہرہ دے رہے تھے۔ کہ ایک نقابدار ہمارے لشکر سے دور ایک گولی کے فاصلہ پر ہمکو نظر آیا۔ سپاہی گھوڑی پر سوار تھا۔ وہاں سے اُسنے بغیر بھال کا (تیر جس کا حال ہمکو بعد معلوم ہوا) غرض اُس نے تیر نکال کر کمان میں چڑھایا۔ اور جلدی سے ہمارے ایک سپاہی کو تاک کر مارا۔ ادہر ہم لوگ جواب میں گولی چلانیوالے تھے کہ وہ گھوڑا اوڑا کر واپس چلا گیا۔ یہ تیر ہمارے سوار کے سینے پر لگا اور زمین پر گر پڑا۔ اس سوار نے اٹھایا۔ دیکھا تو اسمیں سوفار نہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہے بغیر سوفار کا تیر ہے۔ اور اس میں یہ خط بندھا ہوا ہے۔ خط پر راجکمار کا نام ہے۔ یہ دیکھ کر اس کو حضور کی خدمت میں لے آئے سپاہی۔ وہ حضور گھوڑا اڑا کر واپس صحرا کی طرف چلا گیا۔ اور فوراً نظروں سے غائب ہوا۔

راجکمار۔ افسوس۔

فتح سنگھ۔ خیر جاؤ۔

اس کے بعد سوار تو چلا گیا۔ راجکمار نے وہ خط فتح سنگھ کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور اس کو کھول کر پڑھنے لگے۔

دوھرا

برہا اگن تن میں لگی تن من دیو تیاگ ❖ شاہی جنکے پاس ہیں من میں لگے بیراگ
راج گنو سوہاگ گنو بن مان ان بنٹے ❖ جاکے کارن جوگن بنی والی یا دنیا دیتے

بری اپنی قسمت سب اچھے جہان میں۔ شکایت کسی کی نہ شکوہ کسی کا

اس خط نے بارود پر آگ کا کام دیا۔ راجکمار کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تھوڑی دیر تک اس خط کو برابر دو تین مرتبہ پڑھا یکایک آنکھیں ہر گئیں ہاتھ پاؤں بیٹھ گئے۔ اور بیہوش ہو کر دھم سے زمین پر گر پڑے یہ حالت دیکھ کر سب کے ہوش حواس رفو چکر ہو گئے۔ بڑی مشکل سے تھوڑی دیر میں فتح سنگھ کی کوشش سے راجکمار کو ہوش آیا۔ آنکھ کھلتے ہی ہائے واسطے کرنے لگے۔ فتح سنگھ بولے۔ بھگوان کیلئے کچھ حال تو کہو۔ راجکمار نے وہ خط فتح سنگھ کے ہاتھ میں دیدیا فتح سنگھ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نے اس خط کو عجیب غور سے پڑھا۔ اور بولے راجکمار تم نے ہمکو بہت
ننھایا۔ ارے یہاں یہ خوشی کی جگہ ہے۔ یا غم کی۔ جس کی تلاش میں
ہم لوگ سرگرداں ہیں۔ جس کے عشق میں آپ پریشان ہیں۔ وہ
بھی آپ کے فراق میں گریاں ہے۔ پھر آپ کیوں یہی ہمارے ہوش
ہواس کھوتے ہیں۔ اسوقعہ پر تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے۔ جو آج اُس
نے خط بھیجا ہے۔ تو ضرور ہے کہ کل ملاقات کی کوئی صورت نکل آئیگی
دیکھتے ہیں کہ اس خط کا ایک ایک فقرہ سچی محبت کا ثبوت دے رہا
ہے۔ ایشور کیواسطے اپنی حالت کو سنبھالو۔ میں وعدہ کرتا ہوں
بہت جلدی کوئی بہتر صورت ملاقات کی نکل آئیگی وہ ضرور ایک دو دن
میں تمکو ملائیگی۔ ورنہ کل ہم پھر تلاش میں جائیں۔ جسطرح ممکن ہوگا۔
اس کا پتہ لگائیں۔ اور اگر آپ کی یہی حالت رہی تو ہم سے کچھ
بن نہ آئیگا۔ بلکہ ہمارے ہاتھ پیر بھول جائیں گے۔
راجکمار۔ نہیں فتح سنگھ میں جس طرح ہوگا۔ صبر کرونگا۔ دل پر جبر کرونگا
اپنی حالت کو سنبھالونگا۔ تم کوشش کر کے اس کا پتہ لگاؤ۔ کیونکہ
بغیر اس کے میری زندگی دشوار ہے۔
فتح سنگھ۔ آپکا تو ذرہ بھی حال ہے عشق کیا ہے۔ جان کا جنجال ہے
الغرض۔ فتح سنگھ نے ہرطرح تسلی تشفی کر کے پلنگ پر بٹھایا اور خود
جاکر اپنے خیمے میں اس معاملہ پر غور کرنے لگا۔ اور راجکمار کو تمام
رات دن جوگن کے خیال میں تڑپتے تڑپتے گذری۔ تمام رات کروٹیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بدلتے رہے۔ اُس کی تصویر آنکھوں کے سامنے کھڑی نظر آتی۔ روتے روتے راجکمار کی آنکھیں سوج گئیں۔ جو اوڑھ کر سوتے تھے گیلا ہو گیا
شب فراق تو عاشقوں کی جان کی دشمن ہے کیطرح صبح ہی نہیں ہوتی
اس خط نے اور بھی سونے پر سوہاگے کا کام دیا۔ تمام رات تڑپتے رہے

دوسرا بیان

یہ رات اُس رات سے زیادہ بیچینی اور اضطراب میں کٹی اخیر مر کے صبح ہوئی۔ راجکمار ضروریات سے فراغت کر کے بیٹھے تھے۔ کہ فتح سنگھ اور شام سنگھ جوتشی آن موجود ہوئے۔ فتح سنگھ نے جنگل جانے کے لئے راجکمار سے اجازت طلب کی۔ راجکمار نے ضد کی کہ میں بھی ساتھ چلونگا۔ اول تو فتح سنگھ نے بہت روکا۔ منع کیا۔ سبب کسی طرح نہ ملنے تو مجبور ہو کر دو دانے اونہیں انگوروں کے جو طلسم سے دستیاب ہوئے تھے۔ نکالے اُن کو دھو کر پانی کنور بیدر سنگھ اور بہادر سنگھ دونوں کو پلا دیا۔ اور بولے جسطرف تمہاری مرضی ہو پھرتے رہو۔ دنیا کی کوئی طاقت تمکو سات روز تک بیہوش نہیں کر سکتی۔ ہاں اگر اور کسی ترغیب سے یا زبردستی گرفتار کر لیں تو مجبوری ہے راجکمار بولے۔ زبردستی گرفتار کر لینا کیا ہنسی ٹھٹھا ہے۔ ایسا کونسا سورما بہادر ہے۔ جو بیرندر سنگھ زبردستی گرفتار کر لے۔ الغرض اسکے بعد ضروری ہدایت کر کے فتح سنگھ نے شام سنگھ اور جوتشی جی کو رخصت کیا اسکے بعد آپ بھی ایکطرف روانہ ہوئے۔ اسکے بعد راجکمار اور بہادر سنگھ بھی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنگل کیطرف روانہ ہوئے۔ فتح سنگھ وغیرہ عیار اُن عورتوں کی تلاش کرنے گئے۔ اِدہر اُدہر پہرتے پہرتے یہ دونوں ایک گھنے جنگل میں پہنچے۔ ادہر اُدہر تلاش کر رہے تھے۔ کہ یکایک انکی نظر دو نقاب پوشوں پر پڑی۔ یہ اونکے تعاقب میں چلے۔ بہت دور تک راجکمار نے۔ ان سواروں کا پیچھا کیا۔ مگر وہ جنگل میں جاکر غائب ہوئے یہ لوگ مایوس ہوکر لوٹے۔ تو دیکہا راستہ پر ایک نقاب پوش عیار ہاتھ میں ایک کتاب اور خط لئے کہڑا ہے۔ اُس نے راجکمار کو دیکھ کر سلام کیا۔ وہ خط اور کتاب آگے بڑھ کر دیدی۔ ایک پنسل اور سادہ کاغذ بہی ساتھ پیش کیا راجکمار نے اس کتاب کو ہاتھ میں لے کر پہچانا کہ یہ وہی طلسمی کتاب ہے خط کہول کر پڑہا تو پیشانی پر یہ فقرہ لکہا ہوا پایا۔

میرے عیار سے میری تلاش یا جائے قیام کی دریافت کی کوشش نہ کیجیو۔ وہ بغیر جواب کا انتظار کئے چلا آئیگا۔ میرا حال وقت سے پہلے آپکو نہ معلوم ہو سکیگا۔ جب وقت آجائیگا تو خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ اسوقت آپ اِس خط کا جواب عنایت فرماویں اور یہ کتاب لے لیں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ راجکماری چندرکانتا کے عشق میں آپنے اسقدر زحمت گوارا فرمائی ہے مجھ سے پہلے وہ آپکی محبت کے مستحق ہیں انکے بعد میں مگر اتنا ضرور کرونگی۔ کہ مجھ کو خاطر سے فراموش نہ فرمائیگا۔ کیوں میں ہی آپکے عشق میں گرفتار زار و بیزار ہوں تمکو اُسی کی محبت کی قسم ہے۔ جس کو دنیا میں سب سے عزیز اور پیارا سمجھتے ہو کہ مجھکو فراموش۔ یہ میں خوب جانتی ہوں۔ کہ جس کے لئے آپنے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسقدر زحمت گوارا کی ہے۔ میں اس سے زیادہ رنجی کی مستحق نہیں ہوں
اور وہ بیچاری اس طلسم میں مجبور ہے۔ اسکو اگر کوئی رنج ہوگا تو آپکو بھی تکلیف
پہنچے گی۔ اور تمہاری دانست سے مجھے سخت تکلیف پہنچے گی کیونکہ مجھ سے
ہر طرح تمہاری خوشی مدنظر ہے۔ اس بات کو سوچکر یہ کتاب آپ کی
خدمت میں اپنی سچی محبت اور بے تعصبی کا ثبوت میں روانہ کرتی ہوں
کیونکہ میں خود بھی راجکماری چندرسکا نتا کو اپنی عزیز نہیں سمجھتی اب شوق
سے طلسم کیطرف رجوع کیجئے اور بلفوت مہادیوجی ادب سے فتح کر کے
اپنی آرام جان کو ہاکر کے ہمراہ دبی پاس لے۔ مگر ایک بن باسی جیو گن کو
بھی یاد رکھیے گا۔ اس خط کا جواب بغیر کوئی سوال کئے اس عیار کو جواب
خط اور کتاب ڈیگا۔ حوالہ کردیجئے۔ آپ کوئی سوال کرینگے۔ تو وہ جواب
نہ دیگا۔ کیونکہ اس کو ہدایت کی گئی ہے۔ فقط۔
راقم تمہارے عشق میں دیوانہ دلگیر ایک بنباسی جوگنی فقیر۔
خط پڑھکر راجکمار کے آنسو جاری ہوگئے۔ مگر مجبوری یہ تھی کہ خط
میں اس عیار سے بات کرنیکی سخت ممانعت کی گئی تھی۔ لاچار ہوکر پنسل اور
کاغذ ہاتھ میں لیکر اسطرح اس خط کا جواب لکھنے لگے۔

جواب

میں نے جسوقت پہلی مرتبہ تمکو دیکھا ہی جسوقت تمہارے ہاتھ میں میری تصویر
اور یہ کتاب تھی۔ اسی وقت سے میں تمہارا شیدا اور دیوانہ ہورہا ہوں۔ انسو
میرے حال سے خوب واقف ہے۔ کہ تمہارے فراق میں راتیں کسطرح بسر کرتا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوں تم سے ملنے کے لئے بہت بیچین رہا ہے میں تمہارا حال ضرور نہ ضرور
کیطرح اس عیار سے دریافت کرتا۔ مگر تمہارے حکم سے مجبور ہوں اب
میں نہایت بے صبری سے اس دن کا انتظار کرونگا۔ اور اپنی سوانح
عمری میں وہ دن نہایت ہی مبارک ہوگا۔ جبدن ایک بغل میں راج
کماری چندر کانتا اور دوسری میں تم ہوگی۔ او ہو ہو وہ دن میرے
لئے نوروز ہوگا۔ اس سے بڑھکر خوشی میرے واسطے کوئی نہیں ہو سکتی
کہ ایک چاند بغل میں اور ایک چاند مقابل ہو۔ میں تم سے
ملنے کے لئے صحرا صحرا میں تلاش کرتا پھرتا ہوں۔ مگر تمہیں میری
صورت سے نفرت ہے۔ وہی مثل ہے۔

رخ کو پوشیدہ عبث ماہ لقا کرتے ہو :: اچھی صورت کو چھپاتے ہو برا کرتے ہو

راقم تمہارے دام گیسو کا اسیر حقیر بر بندر فقیر

یہ جواب لکھکر اس عیار کے ہاتھ میں دیا۔ وہ عیار اس خط کو لیکر اور سلام
کرکے جنگل روانہ ہوا۔ مگر بار بار پھر کر دیکھ لیتا تھا۔ کہ راجکمار میرا پیچھا
تو نہیں کرتے تھے۔ خیر اطمینان کرکے کہ اس کے تعاقب میں
کوئی نہیں جنگل میں داخل ہوا۔ اس گھنے جنگل تک تو راجکمار
نے اس عیار کو داخل ہوتے دیکھا۔ مگر پھر کوئی پتہ نہ لگا۔ انہوں نے دور دور
تک تلاش کیا۔ آخر قریب شام کے رنگ لشکر میں واپس آئے دیکھا
تو شام سنگھ فتح سنگھ جوتشی جی بیٹھے ہیں۔ انکا انتظار کر رہے ہیں راجکمار
نے خیمے میں داخل ہوتے ہی فتح سنگھ کیطرف دیکھا۔ کہا کہو کیا خبر۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لائے فتح سنگھ بولے سوائے اس کے کوئی پتہ نہ لگا۔ کہ چند رنقابدار پہرتے دور سے نظر آتے تھے۔ مگر جب ہملوگ انکی طرف جاتے تھے وہ جنگل میں گھسکر غائب ہو جاتے۔ ہرچند ہمنے تلاش کیا۔ مگر کوئی پتہ نہ لگا آخیر شام تک انکی تلاش میں سرگردان پہرتے رات ہونے پر ناکام لوٹ آئے۔ اب سنا بیٹے آپکے ساتھ کوئی نیا واقعہ پیش آیا۔ آیا۔ آپنے کوئی پتہ نہ لگایا۔

راجکمار۔ تمکو اپنی عیاری پر اتنا ناز ہے۔ مگر بنا ٹے کچھ نہیں بنتا اتنے بڑے عیار کہلاتے ہو۔ اور چند عورتوں کے پتہ لگانے میں عاجز نظر آتے ہو۔ دیکھو ہم بہی عیار ہیں تمسے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ طلسمی کتاب کے نہ ملنے پر دلیس چھوڑ نیکو تیار ہوگئے۔ دیکھو ہم اسکو بغیر محنت کے تلاش کر لائے یہ کہکر کتاب فتح سنگھ کے ہاتھ میں دیدی۔ فتح سنگھ اس طلسمی کتاب کو دیکھ کر بہت متعجب ہوئے اور بولے نہیں آپ ایسے ہی عیار ہیں۔ آنکھوں میں خاک ڈالکر دوسرونکا مال چرالیتے ہیں۔ پہر بولے راجکمار تمہیں ہمارے سر کی قسم سچ بتاؤ یہ کتاب کیونکر ہاتھ لگی۔ راجکمار نے تمام واقعہ عیار کے ملنے اور کتاب اور خط کے پانے کا بیان کرکے وہ فتح سنگھ کے ہاتھ میں دیدیا فتح سنگھ نے اس خط کو بغور پڑہا۔ پہر دریافت کیا کہ آپ نے کیا جواب دیا راجکمار بولے ہمنے یہ جواب دیا۔ جو کچھ لکھا تھا۔ زبانی کہہ سنایا۔

جوتشی۔ کیوں نہیں آخر تو راجکمار ہی ہے۔ راجکمار کی تکلیف نہ دیکھ سکی موت کا بہی خیال نہ کیا۔ اور کتاب حوالے کر دی۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

واقعی وہ راجکمار کی سچی عاشق ہے۔ اس خط سے صاف معلوم ہوتا ہے
کہ ہمارے کل رازوں کی رازدار ہے مگر سخت تعجب خیز بات تو یہ
ہے کہ ہم اسکی بات تک بھی معلوم نہیں کر سکتے۔ در حالیکہ کوشش پر کوشش کر رہے ہیں
فتح سنگھ۔ جوتشی جی مت گھبراؤ۔ کل ہم اسکا ضرور پتہ نکالیں گے خیر
یہ تو ہو گا۔ مگر اب کتاب مل گئی۔ پہلے طلسم کو توڑنا فرض ہے۔
راجکمار۔ ہاں درست اتنے عرصے میں چاہیے اسکی جو دوشا ہو وہ
آپکے طلسم توڑنے تک آپکا انتظار کرتے رہیں گے۔
فتح سنگھ۔ تو کیا آپ کو راجکماری کا بالکل خیال نہیں۔
راجکمار۔ کیوں نہیں پہلے اسکا خیال بعد کسی دوسرے کا مگر میں نہ تو
اس خیال کو چھوڑ سکتا ہوں۔ اور نہ اس سے منہ موڑ سکتا ہوں راجکماری
کی محبت تو میرے رگ رگ میں پیوست ہے۔ مگر تم ہی تو خیال کرو۔ کہ اس بن
بیوگن کی محبت کتنی سچی ہے۔ اگر سچ پوچھو تو وہ ہماری محسن ہے اس
نے راجکماری کی رہائی کا ہمکو موقعہ دیا ہے۔ ورنہ ہم تو بیکار ہو کر ہٹ رہے
تھے۔ پھر ایسے محسن کے احسان کو میں کس طرح فراموش کر سکتا ہوں جن سے
جان سے پیاری زیادہ چندر کانتا کی رہائی میں مجھ کو مدد دی اور ایسی مدد
جسکے بغیر میں کچھ نہیں کر سکتا تھا تم اور میں سب اور سب بیکار ہو گئے تھے
اس پر طرہ یہ کہ وہ راجکماری سے خود کو کم سمجھتی ہے اور مجھ سی ٹر مگر ابھی
تکلیف کا اسکو خیال ہے تم ہی بتاؤ کہ میں اس کا خیال دل سے بھلا کر دینا
میں محسن کش کہلاؤں۔ اور ایسا کرنا میرے اختیار سے باہر ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ ۔ میرا ہرگز یہ منشا نہیں ہے کہ آپ اُنکا خیال دل سے نکال دیں
بلکہ ایسی تدبیر کریں جس سے دونوں کام انجام کو پہنچیں ۔
راجکمار ۔ بیشک ایسا ہی ہونا چاہیئے ۔ تم ہی کوئی تدبیر نکالو ۔
فتح سنگھ نے کہا کہ اس کے سوا اسے اور کیا ہو سکتا ہے کہ دلکو طلسم کی
طرف رجوع کریں اور سب کو ان عورتوں کی تلاش کریں
راجکمار نے جوتشی جی کی طرف دیکھا ۔ جوتشی جی بولے کتاب کو دیکھئے اس
سے کیا حکم نکلتا ہے ۔ راجکمار نے کتاب ہاتھ میں لیکر دیکھنا شروع کیا ۔ اسمیں
یہ مضمون نکلا بیشک فتح سنگھ کا خیال درست ہے ۔ دن بھر طلسم فتح کرو مگر
غروب آفتاب سے قبل طلسم سے نکل آؤ ۔ غروب آفتاب کے بعد طلسم کا کوئی کام
نہ کرو ورنہ مصیبت کا سامنا ہوگا ۔ اور کتاب بھی گم ہو جائے گی ۔ طلسم بھی
فتح نہ ہوگا ۔ راجکماری بھی رہائی نہ پائیگی ۔ اب سب کی یہ صلاح قرار پائی
کہ بموجب احکام کتاب کے عمل کرنا چاہیئے ۔ یہ سوچکر یہ سب واپس لشکر
میں لوٹ آئے ۔ بہت رات گئی ۔ ایک جگہ بیٹھ کر اپنے معاملہ پر غور
کرتے رہے آدھی رات گذر نیکے بعد سب نے اپنے خیمہ کی راہ لی ۔ راجکمار
بھی پلنگ پر لیٹے مگر رات بھر میں باسی کے خیال میں نیند نہ آئی ۔

تیسرا بیان

صبح کو جس وقت بیدار ہو ۔ ضرورات سے فارغ ہو کر بیٹھے تھے ۔ کہ جوتشی جی اور فتح
سنگھ شام سنگھ وغیرہ آن موجود ہوئے ۔ سب نے صلاح کی کہ اب طلسمی مکان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میں چلکر طلسم توڑنے کی فکر کرنا چاہیئے۔ غرض سب کے سب اس مکان کی طرف متوجہ ہوئے سب مقاموں سے گذرتے ہوئے یہ لوگ اسجگہ پہنچے۔ جہاں دو سنگ مرمر کا برج جسمیں ایک عورت جھولے پر سوتی ہوئی تھی وہاں سے راجکمار نے طلسم توڑنا آغاز کیا۔ اس چبوترے کے مقابل ایک دیوار نظر آئی اس دیوار کو توڑنا شروع کیا۔ یہانتک کہ جب اس دیوار کو نصف کے قریب توڑ چکے تو اسمیں ایکطرف بیچ آسار میں ایک دروازہ نظر آیا۔ اس دروازیکا منہ ایک پتھر کی چٹان سے ڈھکا ہوا تھا۔ مگر اس چٹان میں اٹھانیکے لئے دو کلابے لگے ہوئے ہیں۔ راجکمار نے ان کلابوںمیں دونوں ہاتھ ڈالکر زور کیا۔ پتھر کو اٹھا کر ایکطرف رکھدیا۔ دیکھا تو وہاں ایک زینہ مثل تہ خانہ کے نظر آیا۔ مگر حد سے زیادہ تاریک تھا۔ قاسم سنگھ نے فوراً کافوری مشعل روشن کی۔ اس تہ خانہ میں اترنا شروع اب یہ لوگ ایک سنگین تہ خانے میں جاکر پہنچے۔ دیکھا ہر طرف تاریکی پھیل رہی ہے۔ غرض مشعل کیوجہ سے وہاں روشنی ہوئے۔ اب ان لوگوں نے خیال کیا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ تہ خانہ بہت پرانا ہے۔ مگر اسمیں گرد اہیں ہے۔ صاف شفا نظر آتا ہے۔ اب جو خیال کیا کہ اس تہ خانہ میں ایک تیر کمان سنگ موسیٰ کی چوکی پر رکھا ہوا ہے اور سامنے تہ خانہ کی دیوار میں ایک تصویر سنگی ایک عفریت کی بنی ہوئی ہے۔ اس عفریت کی پیشانی پر ایک سفید داغ ہے۔ یہ دیکھ کر انکو سخت پریشانی بھی ہوئی اور ایک قسم کا خوف بھی غالب ہوا۔ مگر فوراً کتاب دیکھی۔ تو معلوم ہوا کہ یہ تیر کمان اٹھا کر اگر تم قادر انداز ہو تو اس عفریت کی پیشانی پر ایک۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سفید داغ ہے۔ اس کو نشانہ کر کے تیر لگاؤ۔ اگر وہ تیر نشانے پر بیٹھا تو
اسی دیوار میں ایک دروازہ پیدا ہو جاویگا۔ ورنہ ایسے تہ خانے میں تم کو
طلسمی قید کی صورت سے رہنا ہوگا۔ یہ سُنکر سب کے ہوش پران گم ہو گئے۔
مگر راجکمار نے دل کڑا کر کے تیر و کمان وہاں سے اٹھا لیا۔ اور فوراً نشانہ
باندھکر تیر چلایا۔ فوراً تیر نشانہ مراد پر پہنچا۔ ایک خوفناک آواز کے ساتھ
اس دیوار میں دروازہ نمودار ہو گیا۔ یا تو تہ خانے میں بالکل اندھیرا تھا
یا دروازے کے نکلتے ہی تمام مقام روشن ہو گیا۔ مشعل بجھا دیگئی اب سب کے
سب ایک دالان میں پہنچے۔ جہاں ایک سنگ ابری کی چونکی پر ایک پیراہن
کی تصویر کھڑی تھی۔ اس پتلی کو دیکھ کر پھر کتاب کو دیکھا۔ اسمیں لکھا ہوا
تھا۔ کہ اس پتلی کے کان میں اپنا نام بتاؤ۔ اگر تم واقعی طلسم کشا ہو
تو پتلی خود بخود دو ٹکڑے ہو جائیگی۔ اس میں جو چیز تمہاری امانت ہے
جو یہاں طلسم طلسم کشا کے واسطے رکھ گئی ہیں۔ تم کو دستیاب ہوگی
یہ مضمون پڑھکر راجکمار اس پتلی کے پاس گئے۔ اور اس کے کان میں
اپنا نام بتایا۔ یکایک اس پتلی کو حرکت ہوئی۔ اور بیچ سے دو ٹکڑے
دروازے کی طرح کھل گئے۔ اسکے پیٹ کے جوف سے ایک سندر گلاب کا گملا
نکلا جسمیں خوبصورت زرد رنگ کے دس بارہ پھول لگے ہوئے جنکی خوشبو
اسقدر تیز تھی۔ کہ تمام مکان مہک اٹھا۔ اس درخت پر چند جانور مختلف قسم
کے بیٹھے ہوئے تھے۔ اور راجکمار نے خیال کیا۔ کہ ایک کنجی اُس درخت کی
جڑھ کے پاس رکھی ہوئی ہے۔ اور اسی جگہ کا قفل بھی ہو۔ جو د۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انہوں نے کنجی کو اتار کر اس قفل میں لگایا۔ کنجی کے گھماتے ہی ان
چڑیوں نے منقاریں کھول دیں۔ پر پھیلا کر طرح طرح کی نغمہ سرائی کرنے
لگیں۔ جن کی آواز کانوں کو ایک ایسی عمدہ معلوم ہوتی تھی۔ کہ تمام دن
سنا ہی کریں۔ ادھر دوسری طرف یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ ہزار ہا نڈھ یال
مجرا کر رہی ہیں۔ غرض اس درخت میں ایسے ایسے کرشمے دیکھ کر یہ
لوگ حیرت میں آگئے۔ یکایک فتح سنگھ کی نظر ایک کاغذ کے پرزے پر گئی
راجکمار سے فتح سنگھ نے کہا۔ راجکمار نے اس کو اٹھا کر پڑھا۔ تو اسمیں لکھا
ہوا تھا۔ کہ یہ تحفہ طلسم کیواسطے دید کاہن طلسم نے تیار کر کے اسجگہ رکھا
جسوقت طلسم کشا طلسم فتح کرتا ہوا۔ اس جگہ پہنچے۔ اور اس تحفہ کو پائے تو
اسکو کاہن کی یادگار اپنے دربار میں رکھے۔ ایک تو دربار کی زینت۔
دوسرے اسکی خوشبو سے تمام دربار مہکتا رہیگا۔ چڑیوں کی دلکش آواز
باجوں کا بجنا ناچ گانے کی آواز کا آنا۔ تمہارے دربار کو عجیب پرشوکت
بنا دیگا۔ ان پھولوں میں دو صفتیں اور ہیں۔ رات کو یہی پھول بجلی کی روشنی
بن جائینگے۔ اور دن کو خوشبودار پھول رات کی روشنی زینت ہیں۔ دن
کی فرحت ان پھولوں میں ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ ان کی خوشبو دماغ کی
تھکن اور تفکرات کو دور کر کے دماغ کی صحیح اور دل کو مسرور کرتی ہے
یہ تحفہ دید کاہن کی طرف سے تمہاری نذر ہے۔ اس کو قبول کرو۔ یہ
تمہارا مال ہے۔ تمکو مبارک ہو۔ راقم دید کاہن طلسم۔

راجکمار۔ اس درخت کے ملنے سے بہت خوشی ہوئی۔ اور لبر نے واقعی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہ تحفہ عجائبات طلسم سے ہے۔ ہمہ صفت موصوف ہے۔ میں اسکو اپنے
دربار میں رکھونگا۔ دیکھو جوتشی جی کیسی عمدہ خوشبو ان پھولوں سے پیدا
ہو رہی ہے۔ جس سے تمام مکان مہک رہا ہے۔

جوتشی جی۔ واقعی اس طلسم میں ایک سے ایک چیز عجائبات سے نظر آتی
ہے۔ جس سے عقل حیران ہوئی جاتی ہے۔ ان لوگونکے کیا دماغ ہونگے
جنہوں نے ایسی ایسی چیزیں بنائیں۔ ایشور کی قدرت ہے عقل کام نہیں
کرتی۔ یہ کام انسانی طاقت سے بعید ہے۔ کچھ دم نہیں مارا جاتا۔

فتح سنگھ۔ اس میں کسی کو کلام ہے۔ یہانکی ہر ایک بات حیرت انگیز او
تعجب خیز ہے۔ یہ لوگ سرگرم کلام تھے۔ کہ یکایک رونما کی آواز کیساتھ
پر دیوار میں دروازہ نمودار ہوا۔ یہ لوگ اس دروازے سے میں داخل
ہوئے۔ فتح سنگھ نے اس پتلی کو بند کر کے اٹھا لیا۔ اب سب کے سب
اس دروازے سے گذر کر اس باغ میں پہنچے۔ جس کا ذکر صبا رفتار کے
داخل ہونیکے وقت حصہ دوئم میں کر چکا ہوں۔ اب یہ لوگ بموجب
احکام کتاب اسجگہ پہنچے۔ جہاں باغ میں ایک دیوار سے ایک بڑی
لمبی رسی لٹک رہی تھی۔ راجکمار نے اس رسی کو کھولا۔ اور وہیں ایک
تالی پڑی ہوئی ملی۔ اس تالی کو رسی میں باندھ کر ایک سرا اس کا پکڑ کر
باغ کے چکر لگانے لگے۔ یک مقام پر وہ تالی خود بخود زمین کیساتھ
چمٹ گئی۔ ہر چند زور کیا۔ مگر وہ الگ نہ ہوئی۔ اب جو کتاب کو دیکھا تو اسمیں
لکھا تھا۔ کہ جس جگہ وہ تالی زمین میں گڑ جائے اس جگہ کو

CC-0. Kashmir Research Institute, Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دس ہاتھ گہرا کہود کر ڈالو۔ غرض سب نے ملکر اسکو کہودنا شروع کیا ہی
ابہی نصف حصہ بہی نہ کہودا تہا۔ کہ آفتاب ہونیکا وقت قریب آ پہنچا
جوتشی جی نے راجکمار سے کہا۔ یہ لوگ اس مقام کو اسی طرح پتلی پتلی
لکڑیوں اور پتّوں سے پاٹ کر غیر معلوم کر کے وہاں سے ہر ایک چیز
کو اپنی طرح سے معلوم کرتے ہوئے آفتاب کے غروب ہونے سے پیشتر
طلسم سے باہر ہو گئے۔ غرض لشکر میں پہنچکر سب اپنے اپنے خیمے میں داخل
ہوئے۔ دنیاوی ضروریات سے فراغت کر کے سب کے سب راجکمار کے خیمہ
میں داخل ہوئے۔ فتح سنگہ نے راجکمار سے کہا کہ آپ آرام کیجئے ہم لوگ اپنی
معشوقہ گلرخسار کی تلاش میں صحرا کی خاک اوڑاتے جاتے ہیں۔

راجکمار۔ ہاں بہائی۔ اگر تم طعنے دو گے۔ تو اور کون پیدا ہوگا۔ جو ہمکو
طعنے دیگا۔ خیر جاؤ۔ بہگوان کے سپرد کیا۔

فتح سنگہ۔ معہ جوتشی جی اور شام سنگہ کے خیمہ سے نکل کر بہادر سنگہ
سپاہی کے خیمے میں گئے۔ فتح سنگہ بہادر سنگہ کو راجکمار کی
حفاظت کی تاکید کر کے خود معہ جوتشی اور شام سنگہ کے جنگل کیطرف
روانہ ہوئے ابہی یہ لوگ بہت دور نہ گئے تہے کہ دور سے چند نقابدار انکو
نظر آئے انہوں نے انکو دیکھ لیا۔ مگر ان نقاب پوشوں نے اُن کو نہیں دیکھا
غرض یہ لوگ انکی نظر سے بچتے ہوئے انکے تعاقب میں روانہ ہوئے
وہ نقابدار تہوڑے دور تک چلتے اور پہر پیچھے پلٹ کر دیکھتے جب اطمینان کر لیتے
کہ ہمارے پیچھے کوئی نہیں ہے۔ تب آگے چلتے اسی طرح اُن۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لوگوں نے بہت رات گئے تک سفر کیا۔ اخیر پہر رات گئی کے قریب یہ لوگ ایک جگہ پہنچے۔ پہلے تو نقابداروں نے اِدہر اُدھر دیکھا پھر جلدی ہی سے ایک پہاڑ کی کھوہ میں داخل ہوئے یہ تینوں عیار بھی ان کے پیچھے چلے گو یہ کھوہ بہت تاریک تہا۔ مگر پھر بھی یہ عیار چلے گئے اور ان نقابداروں کو بالکل نہ معلوم ہوا۔ اخیر ایک گھنٹہ راستہ کرنے کے بعد یہ لوگ پھر کھلے میدان میں پہنچے۔ اس میدان کو طے کر کے لوگ ایک پہاڑ کی گہاٹی میں داخل ہوئے۔ جہاں بہت سے قیمتی گھوڑے بندہے ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی اپنے اپنے گھوڑے وہاں باندھ دیئے۔ انکو گھاس وغیرہ ڈالکر انہوں نے اچھی طرح اطمینان کر لیا کہ کوئی ہمارا تعاقب تو نہیں کرتا۔ پھر یہ لوگ ایک اور کھوہ میں داخل ہوئے تھوڑا راستہ طے کرنیکے بعد یہ لوگ ایک وسیع میدان میں جا نکلے۔ جہاں ایک دریا بڑے زور شور سے بہ رہا تھا۔ سب نقابدار تو ایکطرف چلے گئے۔ اور ایک نقابدار سیدہا دریا کی طرف چلا۔ یہ لوگ کنارے پر پہنچے تو دیکھا کہ بیچ دریا میں ایک کشتی مور کی شکل کی بنی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی بیس۲۰ پچیس۲۵ عورتیں نہایت حسین مہ جبین بیٹھی ہوئی ہیں۔ نہایت عمدہ قالین بچھا ہوا ہے صدر میں ایک تخت جواہر نگار ہے۔ اور ایک کرسی مُرصّع پاس تخت کے پہلو میں بچھی ہوئی ہے کرسی پر ایک نازنین ماہ طلعت جلوہ فرما ہے۔ جس کو دیکھ کر فتح سنگھ کو چکر آ گئے۔ کیونکہ یہ بالکل صبا رفتار معلوم ہوتی تھی بال

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

برابر کا اس میں فرق نہ تھا۔ اب فتح سنگھ کو راجکمار کا وہ کلمہ یاد آیا۔ اگر میری جگہ تم ہوتے تو تم بھی فردود ہو کا کہا جاتے۔ مگر چونکہ فتح سنگھ نے صبار فتار کو اپنی آنکھ سے طلسم میں مقید دیکھا تھا۔ اس لئے یہ یقین نہ ہوا۔ کہ یہ رہی ہے۔ گمر حیران اور ششدر رہ گئے عقل نے کچھ کام نہ دیا۔ اب انکی نظر اس تخت کی طرف گئی۔ وہاں اور بھی ہوش افزا سین نظر آیا۔ یعنے راجکماری چندر کانتا کی شکل کی ایک پری پیکر کو تخت پر رونق افروز پایا۔ انکی عقل نے کچھ کام نہ دیا جوتشی جی کی طرف مخاطب ہوکر بولے۔ جوتشی جی میری تو عقل کچھ کام نہیں کرتی۔ کیا میں اس کو بھی طلسم خیال کرلوں۔

جوتشی۔ تھوڑی دیر کے لئے ضروری اس کو طلسم ہی خیال کرنا پڑیگا کیونکہ عقل کام نہیں کرتی جبتک اصلی راز نہ معلوم ہو طلسم کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ غرض یہ لوگ تو اس حیرانی میں مبتلا ہیں۔ ادہر کشتی میں کام بجلی کی روشنی ہو رہی تھی۔ جیسے ہی یہ نقابدار کنارے پہنچا۔ اسنے ایک سیٹی اپنے جیب سے نکالکر زور سے بجائی۔ انکی آواز سنتے ہی ان عورتوں میں سے دو عورتیں ایک چھوٹی سی کشتی لیکر کنارے پر آئیں اور اس نقابدار کو بٹھاکر لے گئیں۔ جبوقت نقابدار نے سیٹی بجائی اسکے جواب میں کشتی سے بھی سیٹی ہی میں جواب ملا۔ غرض یہ نقابدار بھی کشتی میں جاکر پہنچا۔ مگر اس نے نقاب علیحدہ نہ کیے تمام عورتوں نے اسکی عزت سے تعظیم کی۔ اور کھڑی ہوگئیں۔ ان دونوں عورتوں سے جو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تخت اور کرسی پر بیٹھیں نہیں۔ کچھ باتیں کر کے ایکطرف کشتی کیطرح ایک
کمرے میں چلا گیا۔ اب وہ عورتیں۔ ناچ گانیکے شغل میں مشغول ہوگئیں
مگر تخت نشین عورت اور اس کی برابر کرسی والی عورت اسی طرح معمول
گردن جھکائے بیٹھی رہیں۔ ادہر جوتشی جی سے فتح سنگھ نے کہا۔ کہ
غالباً یہ وہی عورتیں ہیں جن کا راجکمار نے ذکر کیا تھا۔ جسنے کتاب
دیدی تھی۔

جوتشی۔ اس میں تنک کا کرنا کونسا مقام ہے۔

شیام سنگھ۔ تو کسی تدبیر سے وہاں تک پہنچنا چاہیئے۔

جوتشی۔ سوائے پانی میں تیر کے جانیکے اور کونسی صورت ہے۔

فتح سنگھ۔ پھر کیا ارادہ ہے۔

جوتشی۔ چلو۔

یہ کہکر سب نے کپڑے اتارے اور آہستہ سے پانی میں اتر گئے
انکے پانی میں اترتے ہی ایک خوفناک بندوق کی آواز کیسا تھ تمام دریا
میں اندھیرا ہوگیا۔ اب جوتشی جی اور سب مایوس ہوکر دریا سے جھٹ
پٹ نکل آئے۔ جس مقام پر انہوں نے اپنے کپڑے رکھے تھے۔
وہاں اگر دیکھا تو کپڑے ندارد۔

شیام سنگھ۔ تو ذلت کی ذلت اور کپڑے نفع میں گئے واہ۔

فتح سنگھ۔ جوتشی جی۔ یہ تو خوب درگت بنی۔

جوتشی۔ یہ تو بڑی عیاری ہوئی۔ ایسی ذلت کہ کپڑے تک اتروا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لئے اب لشکر میں کیا منہ لے کر جائیں گے۔
فتح سنگھ شاید وہ لوگ ہمارے حال سے واقف ہو گئے۔
جوتشی۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔
شام سنگھ۔ نہیں جی ابھی شک ہے جبتک ناک کان نہ کٹیں تب تک کیسے یقین ہو سکتا ہے۔
جوتشی۔ مگر یہ تو کوئی ہمارا ہی گرد نکلا ہے ہزار کچھ ہو ہیں تو اس کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قابل تعریف عیار یہی تھا۔
شام سنگھ ہاں ہاں زور زور سے خوشامد اور تعریف کے پل باندھ دو تاکہ اگر کوئی سنتا ہو تو رحم کھا کر تمہارے کپڑے تو دیدے۔
جوتشی: معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی جاسوس ہمارے پیچھے اس ناک میں تھا۔ جبوقت ہم لوگ دریا میں اترے اسنے انکو خبردار کر دیا۔
فتح سنگھ بیشک۔
جوتشی۔ یہ عورتیں بڑی چالاک ہیں۔
فتح سنگھ۔ پھر۔
جوتشی۔ پھر کیا میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا۔ کہ وہ بہت ہوشیار ہیں۔ جنہوں نے نجوم کو بیکار کر دیا۔
شیام سنگھ۔ آخیر نجوم سے کیا جواب ملا تھا۔
جوتشی یہی کے وہ سب جل باسی ہیں اب میں آدمی کو مچھلی بنا کر پاگل بنتا
فتح سنگھ۔ یہ تو درست نکلا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جوتشی۔ تو جھوٹ کب ہوتا ہے۔
شام سنگھ۔ اچھا نام کیوں نہ بتایا۔
جوتشی۔ کوئی نام ہو تو بتاؤ جو نام انہوں نے فرضی رکھے ہیں۔ نجوم انہیں ناموں سے دوسرے کو بلاتی ہیں۔ اصلی نام کسی نے نہ بتائے نہیں تو میں بتاؤں کیا خاک تمہیں معلوم نہیں کہ آگ ہوا پانی مٹی یہی چاروں چیزیں نحل ہوتی ہیں۔ اگر جوتشی کو حیران کرنا ہو تو ان ہی چیزوں کے اولٹ پھیر سے حیران کر سکتا ہے۔ اس کا رمل رمل سب بیکار ہو جائے گا۔ ہمیشہ اولٹا جواب ملیگا۔ کسی بات کا پتہ نہ لگیگا وہی اُن لوگوں نے کیا۔ جب ہی تو پتہ نہ لگا۔ دراصل یہ عورتیں بڑی ہوشیار ہیں۔ قبل ہی سے پیش بندی کر لی۔ کیونکہ یہ ان کو معلوم تھا۔ کہ وہ لوگ رمل سے سب پتہ معلوم کر لیں گے۔ اسکا بھی انتظام کر لیا۔ بہی واہ زبان سے بار بار تعریف نکلتی ہے۔
شام سنگھ۔ اب اس تعریف کو ختم کرو۔ کیونکہ تعریف چاہیئے۔ جتنی کہو۔ کپڑے اب واپس نہ ملیں گے۔
جوتشی۔ کپڑوں کو تو صبر کر لے گا۔ مگر اس ندامت کے مٹانے کا علاج کرو۔ کہ لشکر میں چلکر راجکمار کو کیا شکل دکھاؤ گے کہ کپڑے چھنوا کر ہم آگئے ہیں۔
فتح سنگھ۔ مگر سوائے اس کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ کوئی دوسری صورت نظر نہیں آتی۔ عقل حیران ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جوتشی ۔ اچھا تو چلو ۔

فتح سنگھ ۔ چلنا ہی پڑے گا ۔

آدھی رات گذر چکی ہے یہ لوگ سردی میں سوکڑتے ہوئے بھیگے بھاگے مارے پیٹے عیاری کے شاٹے ندامت سے منہ چھپائے ایکدوسرے کو لعنت ملامت کرتے ہوئے لشکر کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں سردی ہے ۔ انکی لا کی قلفی کی طرح جم گئی ۔ ایسی ندامت تمام عمر نہ اٹھائی تھی جیسی اس مرتبہ اٹھانی پڑی ۔ فتح سنگھ کو اسقدر صدمہ ہے ۔ کہ جوتشی جی بات کرتے ہیں ۔ تو یہ کاٹنے کو پڑتے ہیں ۔ زندگی سے بیزار جان سے عاری یہ لوگ مارا مارا کر کے لشکر کی طرف چلے ۔

چوتھا بیان

جسوقت فتح سنگھ وغیرہ ان لوگوں کی تلاش میں روانہ ہو گئے تو راجکمار بہت عرصے تک اُنکے انتظار میں رہے ۔ مگر یہ لوگ واپس نہ آئے آدھی رات سے بہی ادہر گذر گئی صبح قریب ہوئی تو راجکمار کی طبعیت بہت گھبرائی ۔ جیمے سے نکلکر لشکر سے باہر جا کر جنگل کیطرف دیکھنے لگے ۔ یکایک ان کی نظر میں آدمیوں پر پڑی جو بالکل ننگے مادرزاد صرف لنگوٹیاں باندہے سردی میں سوکڑے چلے آتے ہیں ۔ انکا رخ لشکر ہی کی طرف ہے یہ دیکھکر راجکمار کو سخت تعجب ہوا ۔ اس عرصہ میں یہ لوگ لشکر قریب پہنچ گئے ۔ اب جو راجکمار نے خیال کیا تو فتح سنگھ جوتشی جی اور شام سنگھ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ان کو اس حالت میں دیکھ کر راجکمار کو حیرانی ہوئی۔ ادہر یہ لوگ جنہوں نے راجکمار کو ابہی تک نہ دیکھا تھا۔ یہ صلاح کرتے آرہے تھے۔ کہ خاموشی سے اپنے اپنے خیمے میں چلکر کپڑے بدل کر پہر راجکمار کے پاس چلیں گے۔ جب ان کی نظر راجکمار پر پڑی۔ تو جان ہی نکل گئی۔ ماری شرمندگی کے آنسو نکل آئے۔ راجکمار نے سامنے آکر دریافت کیا۔ ہیں یہ تم لوگوں کی کیا حالت ہے۔

فتح سنگھ۔ اسوقت صرف حالت اور صورت دیکھ لو۔ باقی حال کپڑے پہن کر گرم ہونگے۔ جان میں جان آئیگی۔ جب بیان کریں گے۔ اس کے بعد سب راجکمار کے ڈیرے میں آئے۔ سب نے کپڑے منگو اکر پہنے۔ ذرا گرم ہوئے۔ تو جان میں جان آئی۔ اب راجکمار نے کہا۔ کہ بہگوان کے واسطے بیان تو کرو۔ تو جان کیا دشا ہوئی۔

فتح سنگھ۔ دشا کیا ہوئی۔ ایسا ڈہو کیا کہ تمام عمر یاد رہیگا۔ اور ندامت سے سر اونچا نہ کر سکیں گے۔

راجکمار۔ اخیر بیان تو کرو۔

فتح سنگھ آپ کی معشوقہ دلنواز جس کی تلاش میں ہم لوگوں کو مارے مارے پہرنیکا حکم ہوا تہا۔ اس میں تو کوئی کلام نہیں۔ کہ وہ بہی آپکے لئے بیقرار زار ونزار ہے مگر یہ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اسقدر پوشیدہ رہنے کا کیا مطلب ہے

راجکمار۔ مگر کچھ پتہ بہی لگا۔

فتح سنگھ جی ہاں پتہ لگا۔ جب ہی تو یہ حالت ہوئی ہم تو آنکھوں سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیکھ آئے۔ اُسی کی تو یہ سزا ملی ہے۔ اُن کے ساتھ بھی عیار ہیں اگر
یہ خبر ہوتی۔ تو ہوشیاری سے جاتے ہمنے بڑا دھوکا کھایا۔
راجکمار۔ ارے پھر بھائی کچھ خلاصہ حال بھی تو کہو۔
فتح سنگھ۔ نے تمام حال اول سے اخیر تک لفظ بہ لفظ کہہ سنایا راجکمار
سُن کر ہنس پڑے۔ فتح سنگھ ہماری یہ حالت ہوئی۔ اور آپکی خاطر
ہوئی۔ اس پر آپ ہنستے ہیں۔
راجکمار۔ نہیں مجھے۔ اس وقت جوتشی جی پر ہنسی آئی۔ کہ انہوں نے
رمل سے نہ معلوم کیا۔ کچھ حال۔
جوتشی وہ ہم سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ رمل کو پہلے ہی بیکار کر دیا۔
جب تو ہم لوگ پھنسے۔ اگر رمل کام دیتی تو پھر کیا تھا۔
راجکمار میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ کاشی ناتھ کی ہمراہیونکی بدذاتی ہے نہیں
فتح سنگھ وہ لوگ تو بن باسی کے اور ان عورتونکے حال سے محض ناواقف
ہیں ہمنے خوب اچھی طرح سمجھ سوچ لیا ہے۔ یہ کام ان کا نہیں ہے۔
راجکمار۔ یہ بھی خیریت ہے ورنہ اور ندامت اور خرابی ہوتی۔
منہ دکھانے کو جگہ نہ رہتی۔
شام سنگھ اُستاد آج دنکو چلو تو یہ لگا ہیں شاید سراغ لگے کیونکہ راتکی تاریکی
نے مجبور کر دیا اگر دن ہوتا تو ہم ہرگز دھوکہ نہ کھاتے ضرور کامیاب واپس آتے
فتح سنگھ۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر طلسم کا کیا انتظام کریں؟
راجکمار۔ آج نہ جائیں گے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ - اور اب کیوں ہے۔ تاچندر کا تہا سے زیادہ خیال ہیں نہ رکھتا تہا۔ کہ راجکماری کی اب اتنی محبت نہ رہی۔
راجکماری یہ تمہارا خیال ہے اور فضول خیال ہے میں راجکماری سے بڑھکر دنیا میں کسی اور کو نہیں چاہتا۔ مگر نہیں میرا دل خودبخود اس بن باسی کی طرف کیوں کھینچا جاتا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا دل بیتاب کسی صورت قرار نہیں لیتا۔
شام سنگھ کانشی ناتھ تو جہاں قید ہے۔ وہ لوگ اس کی تو خبر لے نہیں سکے۔ عیاری کیا کرتے۔
فتح سنگھ - ہاں خوب یاد دلایا۔ چلو پہلے کانشی ناتھ کو غار میں قید کرلیں پہر جو صلاح ہوگی کرینگے۔ کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ چھوٹ جائے تو اور مصیبت ہو۔
راجکمار - تو پہلے اس کام سے نپٹ آؤ۔
فتح سنگھ - ہاں میں ابہی لئے جاتا ہوں۔ کل صبح تک لوٹ آؤنگا آج رات کو جوتشی اور شام سنگھ بنباسی کی تلاش کرینگے۔ الغرض فتح سنگھ نے ضروریات سے فارغ ہوکر کانشی ناتھ کو بیہوش کمر پر پشتارہ لگا۔ غار کی طرف روانہ ہوئے۔ ادہر شام کو جوتشی جی اور شام سنگھ بنباسی کی تلاش میں روانہ ہوئے۔ فتح سنگھ شام کو اس غار میں پہنچے۔ پہلے تالے کو کہولا۔ پہر دوسرے کو کھولا۔ مگر دروازہ نہ کہلا۔ اب تو فتح سنگھ کی عقل حیران ہوگئی۔ ہزار عقل پہر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زور دیا الٹ پلٹ کرتا لا کھولا۔ کچھ کار گر نہو سر مار مار کر کانشی ناتھ کا اشارہ لئے ہوئے واپس لشکر کیطرف روانہ ہوئے۔ راستے بھر ایسی فکر میں غلطان ہے۔ کہ یہ کیا بات ہے۔ بالکل نیا واقعہ ہے۔ جو عمر بھر میں پیش آیا ہے۔

پانچواں بیان

جو نشی جی اور شام سنگھ لشکر سے نکل کر جنگل میں داخل ہوئے ہر طرف جستجو ان عورتوں کی کرنے لگے۔ مگر کوئی پتہ نہ ملا۔ غرض بہت دیر تک جب یہ لوگ بھٹکتے پھرے تو ایک پہاڑ کیطرف انکا خیال گیا۔ دلمیں خیال آیا۔ کہ چلو اس پہاڑ میں چلکر دیکھیں۔ شاید کوئی سراغ لگے دونو صلاح کر کے اس طرف گئے۔ اور تلاش کرنے لگے۔ یکایک کسی نے آواز دی۔

آواز۔ شام سنگھ۔ شام سنگھ:

شام سنگھ نے پلٹ کر دیکھا۔ تو ایک نقابدار کو اپنی پس پشت پایا۔ شام سنگھ۔ بہت حیران ہو گئے۔ کہ یہ شخص گھوڑے پر سوار ہے۔ مگر اس کی آہٹ ہمکو بالکل نہ معلوم ہوئی۔ حال جو نشی جی کا ہوا۔ اس سوار نے شام سنگھ کو مخاطب کر کے کہا۔

سوار۔ شام سنگھ بڑی عزت کی بات ہے ابھی کل ہی ذکر ہے۔ کہ تم لوگ کسقدر شرمندہ ہوئے پکڑے یک چھوا کر سنگھ لشکر میں گئے مگر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پھر باز نہ آئے۔ آج پھر وہی کوشش کر رہے ہو یاد رکھو ہمارا پتہ
ملنا بہت دشوار بلکہ نا ممکن ہے۔ جبتک ہم خود نہ بتائیں تم لاکھ
کوشش کرو کبھی کامیاب نہو گے۔ آپ کئے تو صرف پھر دل ہی تک
خیریت نہیں۔ مگر ضرور گرفتار کئے جاؤ گے۔ اور خوب سزا پاؤ گے
گھبراؤ نہیں اگر ہمارے مالک کا ارادہ بیکو ان نے پورا کر دیا تو ہم
ہم تم لوگوں کو عیاری سکھا کر اس قابل کر دیں گے۔ کہ تم عیاری کر سکو
گے۔ ابھی تم اس لائق نہیں ہو۔ ہاں کچھ دن شاگردی میں رہوگے
تو ہو جاؤ گے۔ شام سنگھ اس سوار کی باتیں سنکر بہت ہنسا اور
جوتشی جی کی مخاطب ہوکر بولا۔

شام سنگھ۔ جوتشی جی کو نمسکار کرلو۔ یہ ہم کو عیاری سکھلائیں گے
سوار۔ چہ خوش۔ جوتشی جی سے آپ کیا کہتے ہیں۔ جوتشی جی کے بدلے پر آپ
لوگ بہت کودتے تھے۔ کہ رمل سے حال دریافت کرلیں گے۔ جوتشی
جی کا تو ہمنے پہلے ہی قافیہ تنگ کر دیا۔ کیوں جوتشی جی رمل سے کچھ جواب
نہیں ملا۔ کیوں جوتشی جی شرمندہ تو بہت ہوئے ہونگے۔ جوتشی
جی سوار کی باتیں سنکر دل میں بہت کٹ گئے۔ مگر شام سنگھ بولے
شام سنگھ اس سے زیادہ اور کیا شرماؤ گے۔ مارے شرم کے منہ چھپا
رکھا ہی چہرہ تک تو دکھاتے نہیں۔ آپ ضرور ہمیں عیاری سکھائے گا
جوتشی۔ اگر تم اور ہم زندہ رہے۔ اور ایسی جگہ رہا ہے تو ضرور کسی
نہ کسی دن تمہارا پتہ نکالیں گے۔ ہرگز نہ چھوڑیں گے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقابدار۔ بیشک ہم اسی جگہ رہینگے۔ جائینگے کہاں۔ بلکہ گاہے گاہے۔ تمسے ملاقات بھی کیا کرینگے۔ مگر پھر بھی آپ کو مطلق پتہ نہ لگنے دینگے
جونشی جی اور سوار نقاب پوش باتوں میں مشغول تھے۔ شام سنگہ نے موقعہ پاکر نقابدار کا نقاب کھینچکر توڑ دیا۔ اب جو چہرہ پر نظر پڑی۔ تو ایک خوفناک حبشی کا چہرہ نظر آیا۔ نقابدار ان کی اس حرکت پر خوب قہقہہ لگا کر ہنسا۔ شام سنگہ نے جونشی جی کیطرف دیکھا وہ بھی حیران تھے۔
نقابدار بس یہاں بھی منہ کی کھائی۔ اب بھی کچھ شرم آئی۔ یا نہیں۔ تو خوب اچھی طرح صورت دیکھ لو۔ کوئی کسر باقی پہنچان نے میں نہ رہ جائے۔ خیر تو یہ خط راجکمار کو دیدینا۔ شام سنگھ نے ہاتھ بڑھا کر خط لینا چاہا سوار نے خط میں اپنے پیروں کے پاس نیچے گرادیا اور کہا مہربانی کرکے اٹھالو۔ جیسے ہی شام سنگہ خط لینے کو جھکے سوار نے ایک چپت رسید کی اور پگڑی لے کر گھوڑا اڑاتا ہوا نظروں سے غائب ہوگیا۔ جاتے جاتے کہہ گیا۔ مگر شام سنگھ اور جونشی بہت دیر تک سکتے کے عالم میں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے آخر شام سنگھ بولا۔
شام سنگھ۔ نہیں معلوم یہ لوگ کس بلا کے آدمی ہیں مجھے تو یہ خیال ہوتا ہے کہ یہ سب منڈلی عیاروں کی ہے۔ ظالم کس بلا کی عیاری کر جاتے ہیں کہ ہر مرتبہ شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ آج میں نے نقاب اسی لئے اتارا تھا۔ کہ کچھ پتہ لگے گا۔ مگر وہ تو جیسے گھر سے ہی میرے ارادہ سے خبردار تھا اور پہلے ہی سے انتظام کر کے چلا تھا کہ ایسا ہوگا۔ ظالم نے چہرہ پہلے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہی بدل کر حبشی کی صورت بنالی۔ تاکہ پتہ ہی نہ لگے۔ بھگوان عزت رکھے
بروں سے سابقہ پڑا ہے۔ ہر دفعہ ذلت ہوتی ہے کمبختوں نے کل کپڑے
لیئے آج پگڑی غائب بنی واہ تو فائدہ کا فائدہ عیاری کی عیاری
بن قسمت کا مال مصیبت کے بیوپاری وہی مثل ہے ہماری
جوتشی یار جسوقت اس نے رمل کا نام لیکر مجھے طعنہ دیا۔ میرا تو مارے
شرم کے سر نیچے ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ ہمارے
بھی اُستاد ہیں۔ پیش از وقت ہر بات کا انتظام کر لیتے ہیں خیر اب
چلو اور یہ خط راجکمار کو پہنچاؤ۔ نہیں معلوم اس خط میں کیا لکھا ہے
اگر کسی اور کا ہوتا۔ تو ہم ضرور کھول کر دیکھ لیتے۔ مگر راجکمار کے
نام ہے چلو اب تو لشکر میں چلکر یہ خط دیں اس کا مضمون سُنکر پھر جو کرنا
ہوگا۔ کرینگے۔ شاید کوئی بات مفید مطلب نکل آوے۔

شام سنگھ۔ جیسی مرضی چلو۔

یہ صلاح کر کے وہ خط لیئے ہوئے دونوں عیار لشکر میں آئے۔ اور سیدھے
راجکمار کے خیمے میں پہنچے۔ راجکمار بیٹھے ہوئے تھے انکو دیکھکر بولے۔

راجکمار۔ کیوں جوتشی جی اتنی جلدی کیوں لوٹ آئے۔

جوتشی جی نے تمام واقعہ جو گذرا تھا۔ کہہ سنایا۔ اور وہ چٹھی ہاتھ
میں دیدی راجکمار نے کھول کر چٹھی کو پڑھنا شروع کیا۔

مضمون۔ جان سے زیادہ پیارے بیر سنگھ تمہارے عیار تمہارے
حکم سے میری بہت تلاش کرتے ہیں۔ مگر بیچاروں کو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہمیشہ یا تو ناکام واپس جانا پڑتا ہے یا ذلت اٹھانی پڑتی ہے کل آپکے نامی عیار ننھ سنگھ جو تسنجا جی شام سنگھ اپنے کپڑے نظر دیکر آپ کے صدقے میں سلامت چلے گئے غوطے نقع میں کھائے۔ آج کا واقعہ تو آپ کو انہوں نے کہہ ہی دیا ہوگا۔ مگر پھر عرضی کرتی ہوں کہ آپ میری کوشش نہ کریں میں اس وقت تک آپ سے نہیں مل سکتی جب تک آپ ایک اقرار نامہ اس مضمون کا نہ لکھہ دیویں۔

شرائط اقرار نامہ

(۱) چندر کانتا اور بنباسی دونوں سے ایک وقت ایک دم ایک ساتھ شادی کروں گا (۲) میرا اور چندر کانتا کا رتبہ برابر سمجھا جاوے۔

(۳) دونوں کے ساتھ محبت کا درجہ بھی برابر ہونا چاہیئے کم زیادہ نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں چندر کانتا سے رتبے میں برابر ہوں اسلئے آپ سے ان باتوں کا تحریری اقرار چاہتی ہوں اگر ان باتوں کا آپ تحریری اقرار لکھہ دیں تو میں حاضر ہوں ورنہ اگر آپ نہ لکھہ دینگے تو کل نہیں آپ کو اس جگہ بلکہ ہمیشہ کے لیئے کسی جگہ نہ نظر آؤں گی پھر اگر آپ کچھہ ہی کرینگے تو مجھہ سے ملنا ممکن نہ ہوگا۔ اگرچہ اس صورت میں میری ہی جان جائیگی مگر مرنے کو اس زندگی سے افضل خیال کروں گی دوئم یہ کہ چندر کانتا تک ہی آپ کی رسائی بغیر میری مدد کے دشوار نہیں بلکہ یا ممکن ہو اگرچہ آپ تمام عمر کوشش کرینگے تمام دنیا کو چھان ماریں گے مگر میرا اور چندر کانت

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دونوں کا پتہ لگنا ناممکن ہوگا۔ ہم دونوں میں سے کوئی بھی اس جنم میں
ہیں آپ کو نہ مل سکے گا۔ سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا
وقت نکل جائیگا مگر غم باقی رہ جاویگا۔
یہ مضمون پڑھ کر راجکمار پر سکتے کی حالت طاری ہوگئی اور سوچنے
لگے کہ اب کیا کروں کیونکہ بنباسی کا عشق راجکمار کے رگ رگ میں اثر
کر چکا تھا کبھی تو خیال کرتے کہ لکھدوں پھر خیال پیدا ہوا کہ یہ کس طرح
ہو سکتا ہے کہ ایک ہی ساتھ اور ایکدم دونوں سے شادی کروں
راجکماری اس بات کو کب منظور کریگی اور اگر راجکماری نے میری محبت
کے جوش میں منظور بھی کر لیا۔ تو مہاراج بجے سنگھ جی کیوں اس بات پر
رضامند ہونے لگے خیر مگر اس ظالم ستمگر نے یہ کیا لکھا ہے کہ بغیر میری
مدد کے راجکماری سے ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہے اگر کل تک اقرارنامہ
لکھ دیا تو تمام عمر پچھتاؤ گے۔ اس جنم میں دونوں میں سے ایک کو بھی نہ
پاؤ گے۔ آخر یہ کیا راز ہے۔ جو کچھ ہو مگر راجکماری کے اور بنباسی کے
متعلق ضرور کوئی راز پوشیدہ ہے خیر جو کچھ ہو مگر میری زندگی
دونوں کے بغیر دشوار ہے۔ بس اب تو جو ہو سو ہو میں تو ضرور اقرارنامہ
لکھ دیتا ہوں پیچھے جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا مجھے راجکماری سے امید
ہے کہ وہ ضرور میری بات مان لیگی اور ایکسا ساتھ شادی کرنا منظور
کرلیگی خیر جو کچھ ہو سو ہو اب تو اقرارنامہ لکھدینا ہی پڑیگا یہ خیال کر کے راجکمار
پھر سوچنے لگے تمام شگون بولا راجکمار اس چھٹی میں کیا لکھا ہے جو آپ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس قدر متفکر اور بیچین نظر آتے تھے۔

راجکمار۔ لو تم بھی دیکھو۔

یہ کہکر چٹھی شام سنگھ کے ہاتھ میں دیدی شام سنگھ اور جوتشی جی نے بھی چٹھی کو اول سے اخیر تک پڑھا اور حیرت میں آکر سوچنے لگے۔

راجکمار۔ کیوں تم لوگوں کی کیا صلاح ہے کیا جواب دینا چاہئیے۔

جوتشی۔ اور شام سنگھ ہماری خود عقل حیران ہے آپ کو کیا صلاح دیں کچھ عقل کام نہیں کرتی ہاں اتنا ضرور کہیں گے کہ اس میں کوئی راز پوشیدہ ہے الغرض بڑی رات تک شام سنگھ اور جوتشی جی بیٹھے رہے آخر یہ لوگ اپنے اپنے خیمے میں چلے گئے راجکمار پلنگ پر گئے مگر تمام رات اسی سوچ میں نیند نہ آئی صبح ہو گئی صبح کو اٹھکر ضروریات سے فراغت کر کے بیٹھے ہی تھے کہ فتح سنگھ کاشی ناتھ کا پشتارہ لئے آن پہنچے پشتارہ دیکھ کر راجکمار نے حیرت سے دریافت کیا

راجکمار۔ ہیں آپ اس کو واپس کیوں لئے آئے۔

فتح سنگھ۔ نہ لاتے۔ تو کیا کرتے مجبور واپس لانا پڑا۔

راجکمار۔ اخیر کیا ہوا۔

فتح سنگھ۔ نے تمام حال بیان کیا سن کر راجکمار کو سخت تعجب ہوا

راجکمار۔ میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی دراندازاندر داخل ہوا ہوگا اور اس نے اندر سے بند کر لیا ہوگا۔

فتح سنگھ۔ ناممکن ہے۔

راجکمار۔ یا تو کسی نے وہ کل لگا دی یا کسی نے اندر سے بند

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کر لیا ہے نہیں تو شید سنگھ نے بند کیا ہوگا۔
فتح سنگھ۔ سو سنگھ کا یہ کام ہوتا تو وہ کھول کر باہر نکل آتے کہ قید ہو کر بیٹھے رہتے
راجکمار۔ تو ضرور یہ کام بنباسی کا ہوگا۔
فتح سنگھ۔ بنباسی کون۔
راجکمار۔ وہی بنباسی یا بن یوگن۔
فتح سنگھ۔ کیا خوش یہ آپ کی عقلمندی کا دوسرا نمونہ ہے ارے بھائی اس بچاری سے اور طلسمی غار سے واسطہ مطلب ہیں کبھی نہیں ہو سکتا
راجکمار۔ آپ مانو گے (خط دیکر) لو دیکھو۔
فتح سنگھ۔ خط دیکھ کر حیران رہ گئے۔
راجکمار۔ بتاؤ کون سی ایسی بات ہے جس سے مجھے بنباسی یا یوگن کی مدد کی ضرورت ہے۔
میں اسی تردد میں تھا اور شبہ ہو رہا تھا مگر تمہارے واپس لوٹ آنے سے میرا شبہ یقین کی صورت میں بدل گیا
فتح سنگھ۔ مگر میں یہ کہتا ہوں کہ اگر اس کو ہمیں تنگ کرنا منظور ہوتا تو کتاب بھی نہ دیتے۔ آپ کو یاد ہوگا اس خط میں کیا لکھا تھا جو کتاب کے ہمراہ رکھا تھا۔
شام سنگھ۔ ہاں ٹھیک تو ہے آپ کا بھی خیال درست معلوم ہوتا ہے آخیر یہ معاملہ کیا ہے کچھ عقل کام نہیں کرتی۔
راجکمار۔ میرے خیال میں تو اس کی درخواست کو منظور کر لینا ٹھیک ہے۔ آخیر نقصان کیا ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ۔ جیسی مرضی مگر اتنا خیال ضرور ہے کہ راجکماری تو بیچاری منظور بھی کرلے مگر مہاراج بیجے سنگھ کب منظور کریں گے کہ ایک گمنام لڑکی کی شادی ان کی راجکماری کے ہی ساتھ۔ ایکتا ہی شوہر سے ہو اور پھر ایک ہی وقت ایکدم ایک جگہ نہیں معلوم وہ کون ہے کس ذات کی ہے مجھے تو اس میں کلام ہے کہ بیجے سنگھ شاید ہی منظور کریں بلکہ نہیں کریں گے؛

راجکمار۔ بھگوہ۔ یہی تو دقت ہے کہ میں رتبہ میں راجکماری چندر کانتا کے برابر ہوں کسی طرح ان سے کم نہیں ہوں اس لئے اُن سے کم رہنا نہیں چاہتی اگر کم رہی تو اس شادی پر موت کو ترجیح دیتی ہوں؛

جوتشی جی۔ بس یہی لفظ تو ہیں۔ جو کچھ پتا چلنے نہیں دیتے ہیں یہ لوگ ابھی معاملہ پر غور کر رہے تھے کہ ایک چوبدار نے آکر عرض کیا کہ حضور ایک شخص بالکل لمبا تڑنگا دیوانہ دار در دولت پر آکر اس بات پر اڑا ہے کہ جا کر راجکمار سے اطلاع کرو کہ بنباسی کا فرستادہ در دولت پر استادہ ہے راجکمار یہ بات سنکر چونک پڑے چوبدار سے وہ کس فیشن کا آدمی ہے مرد ہے عورت ہے کون ہے

سپاہی لکھے حضور نہ تو مرد ہی معلوم ہوتا ہے نہ عورت نہ کوئی فیشن ہے اپنی دھج کا الگ ہی ہے اس سے قبل ہمنے اس قطع کا کوئی شخص نہیں دیکھا۔ منہ پر داڑھی مونچھیں بالکل نہیں ہیں سر پر بڑے بڑے بال ہیں نہ مرد ہی خیال کر سکتے ہیں نہ عورت ہماری ناقص عقل میں تو ابھی تک کوئی بات نہیں آئی۔ اب جیسا ارشاد ہو اس کی تعمیل کی جاوے؛

راجکمار۔ خیر جاؤ اس شخص کو ہمارے سامنے لاؤ؛

Prop: Mir: Imanuel Din
CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha
26.1.44

چوبدار۔ بہت خوب ؟۔
چوبدار چلا گیا۔ بھئی واہ اس بن باسی کی ہر ایک بات تعجب خیز
اور حیرت انگیز ہے۔ دیکھیں یہ شخص کس غرض سے آیا ہے ابھی یہ لوگ
آپس میں ذکر ہی کر رہے تھے کہ چوبدار اس شخص کو لئے ہوئے خیمے
کے اندر داخل ہوا۔ جس کو دیکھ کر سب کے سب ہنس پڑے شام
سنگھ نے اس کو دیکھتے ہی زور سے کہا :۔

شام سنگھ بھئی واہ یہ نئی ٹائپ کا جانگلو کہاں سے ٹپک پڑا
بھئی واہ جو کچھ ہو مگر کاریگر نے خوب بنایا ہے
نمائش کے قابل ہے اس بات پر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا :۔

آنیوالا شخص عجیب لمبا تڑنگا بھدا ڈول سا آدمی تھا سر پر کوئی
سات آٹھ فٹ بلند ٹوپی نے اور بھی تاڑ کا جھاڑ بنا دیا تھا ایک چشمہ
سرخ شیشے کا آنکھوں پر لگا ہوا تھا ایک انگرکھا۔ کمخواب کا مگر بہت
ہی بوسیدہ جس کے اوپر صرف بوٹیوں کا ریشم باقی تھا مگر طلائی کا نام
نہ تھا پرانے زر لفیت کا پاجامہ جو انگرکھے سے بھی زیادہ بوسیدہ
معلوم ہوتا تھا۔ ایک بلند بالا علم ہاتھ میں ڈھال تلوار لگائے کمر میں
لیس کی پیٹی لگی ہوئی غرض جس قدر چیزیں اس کے جسم پر آراستہ تھیں
سب زریں مگر سلامت کوئی نہ تھی سب دقیانوس کے وقت کا
سامان معلوم ہوتا تھا۔ اگر بیچ میں کھڑا ہو گیا اور با آواز بلند
راجکمار کو سلام کیا۔ اور بولا کہ میں پیر عجائب ہوں اور نقابدار غائب

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غلا کی بارگاہ سے آیا ہوں جو چٹھی کل راجکمار کے نام جوتشی جی اور شام سنگھ کی معرفت ملی ہے اس کا جواب لینے کے لئے آیا ہوں ؟۔

راجکمار۔ تعجب سے ہیں تم تو جوتشی جی اور شام سنگھ کا نام بھی جانتے ہو کیا اس سے قبل سے ان لوگوں کے واقف ہو کبھی پہلے ملاقات ہو چکی ہے

پیر عجائب۔ واہ صاحب واہ واقف ہونیکی بھی ایک ہی ہوئی ابجے آنجے جوتشی کو تو میں دوسرے جنم سے جانتا ہوں رہے شام سنگھ وہ میرے چیلے ہیں۔ ان کا تو کہنا ہی کیا ملاقات ہماری اکثر ہوا کرتی ہے ؟

شام سنگھ۔ ابے او جانگلو کیا بکتا ہے تو ہم تیرے چیلے ہیں یا گرو منہ سنبھال ورنہ گرادوں گا سر کے بال یہ گستاخی بدخصال ہماری جناب میں یہ گستاخی

پیر عجائب۔ گستاخی تو تم کر رہے ہو۔ کہ اپنے گرو کی شان میں جانگلو وغیرہ لفظ استعمال کرتے ہو ذرا انہیں شرماتے

شام سنگھ۔ کیوں بے تیرے سر پر شامت تو نہیں سوار رہے کیا زندگی سے بیزار ہے موت کا طلب گار ہے ؟۔

پیر عجائب۔ بھئی واہ یہ بھی ایک ہی ہوئے جیسے تم میرے چیلے ہو ولیا ہی ملک الموت بھی میرا چیلا ہے اور میں خود بھی قابض ارواح ہوں

شام سنگھ۔ کیا کہوں اگر کمار کی ناراضگی کا خیال نہ ہو تو ایک ایسا چانٹا لگاؤں۔ کہ تیرا سر راہ گیر و نکی ٹھوکریں کھاتا پھرے

پیر عجائب۔ چہ خوش جناب آپ کو معلوم نہیں ہے کہ میں ایسے شخص کا فرستادہ ہوں جس کو تم ہی دن میں ستر مرتبہ الوستاد کے نام

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یاد کرتے ہو۔ اور ایک وقت آئیگا کہ ہزار ہزار بار سلام کروگے ٭
شام سنگھ۔ اور بھی تعجب میں ہوئے۔ اور غصہ میں آکر کچھ کہا چاہتے تھے کہ راجکمار نے روک دیا اور کہا کہ عیار ہو کر مسخری کا برا مانتے ہو
پیر عجائب۔ اجی کہہ دیجئے اگر یوں نہ مانینگے تو مجھے ماہ رخسار کو بلانا پڑیگا۔ وہ آکر اس کو خود درست کرلے گی۔
اس بات پر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا اور سب کے قہقہہ سے شام سنگھ شرمندہ ہو گئے اب سب کو اس بات کی حیرت دامنگیر ہوئی کہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ یہ سب ہمارے حال سے واقف ہیں مگر ہم انکا حال ذرا بھی نہیں جانتے ہیں فتح سنگھ بار بار اس نگاہ سے اس عجیب الخلقت آدمی کو دیکھتے تھے کہ شاید کچھ پہچان سکیں اس شخص نے ان کے ارادے سے واقف ہو کر کہا کہ آپ ناحق تکلیف کرتے ہیں میں صورت تبدیل کر کے نہیں آیا ہوں جو آپ شناخت کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ بلکہ میری یہی صورت پانچ ہزار برس سے ہے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی
فتح سنگھ۔ ہنسکر خیر جو کچھ ہو اچھے ہو اور اپنی ڈائیب کے ایک ہی ہو۔ قدرت نے تم کو بنا کر اس سانچے کو شکست کر دیا ہوگا کیونکہ میں نے آپ کی قطع کا آدمی آج تک نہیں دیکھا ٭
پیر عجائب۔ اور نہ آپ آئندہ سوائے میرے دیکھ سکیں گے ٭
فتح سنگھ۔ خیر اب زیادہ تحقیق کرنیکی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کیونکہ چاہے تم عیار ہو۔ یا مسخرے مگر ہو دوست کے فرستادہ تم سے کسی خوف کی امید کرنا فضول ہے ٭

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پیر عجائب ۔ میں اپنا شکریہ اپنے مالک کی طرف سے ادا کرتا ہوں
اس کے بعد راجکمار کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ۔

پیر عجائب ماہر ۔ میں جس کام کی غرض سے یہاں آیا ہوں وہ پہلے عرض کر چکا ہوں لہذا آپ مجھے اس کا جواب مل جانا چاہئیے کیونکہ مجھے بہت دور جانا ہے راجکمار نے قلم دوات لیکر اس رقعہ کی پشت پر یہ مضمون لکھدیا
مضمون ۔ میں تم سے ملنے کیلئے جس قدر بیچین ہوں وہ پرمیشور کو خوب معلوم ہے تم نے جو شرطیں لکھیں ہیں یہ بالکل ناممکن ہیں جن کو میں کبھی منظور نہ کرتا مگر تمہاری محبت نے مجھے ان شرائط کو منظور کرنیکے لئے مجبور کیا ہے کیونکہ میں جہانتک خیال کرتا ہوں تمہاری محبت کو بھی اس درجے پر پاتا ہوں جس درجے پر راجکماری کی محبت میرے دلمیں موجود ہے اسی درجے پر تمہاری محبت بھی ایک مکانمیں دو مہمان ہیں اب بھگوان جلدی وہ روز مجھکو سعید دکھائے کہ ایک بغل میں تم اور دوسری میں راجکماری چندرکانتا دونوں کو دیکھ کر میں کس قدر خوش ہونگا اس اندازہ میں خود بھی نہیں کر سکتا ہوں لہذا مجھے ۔ تمہاری تمام شرائط بدل وجان منظور ہیں راقم تمہاری زن گرہ گیرہ الیشر دیوی سنگھ دل گیر یہ مضمون لکھ کر اپنی انگوٹھی اوتار کر مہر کر کے پیر عجائب کے حوالے کی اس نے سلام کر کے خط لے لیا اور چلتے وقت بولا کیوں صاحب آج کوئی چیز نہ ملے گی وہ کپڑے اور صافہ ہی رہیگا ابھی ہمارا نشان معلوم کیجئے اور کوئی چیز نذر کیجئے ۔ یہ سنکر سب کے سب شرمندہ ہو گئے اور پیر عجائب ہنستا ہوا خیمے کے باہر راجکمار کو سلام کر کے نکل گیا اور سیدھا صحرا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

میں جا کر غائب ہو گیا۔ یہاں سے کسی نے اس کا پیچھا نہ کیا ۔

چھٹا بیان

اس عجیب الخلقت شخص کے متعلق بہت ہی باتیں ہوتی رہیں غرض یہاں تک کے بہت دن چڑھ گیا قریب دوپہر ہونے کو آئی راجکمار بولے اب تو پوجا وغیرہ سے فراغت کرکے پھر کوئی کام کریں گے
فتح سنگھ ہاں ضروریات سے فراغت ہو کر کوئی رائے قائم کریں گے کہ آج کیا کام کرنا ہے۔ اتفاق کی بات ہے کہ آج کئی روز سے طلسم کی طرف مخاطب ہونیکا وقت ہی نہیں ملتا غرض۔ راجکمار نے دربار برخواست کیا سب اپنے اپنے خیمے میں ضروریات سے فارغ ہوتے چلے گئے راجکمار بھی اپنے پرائیویٹ خیمے میں داخل ہوئے فتح سنگھ وغیرہ بھی چلے گئے ۔
تھوڑی دیر بعد قریب دوپہر ڈھلنے کے سب آکر پھر خیمے میں جمع ہوئے اور آج کے کام کے متعلق سوچنے لگے ابھی کوئی رائے قائم نہ کرنے پائے تھے کہ چوبدار خیمے کے اندر آیا فتح سنگھ نے اس سے دریافت کیا کہ کیوں کس لئے آیا ہے۔ اس نے راجکمار کو سلام کیا اور عرض کیا کہ در دولت پر ایک ضعیفہ نہایت ہی سن رسیدہ اور عجیب قطع کی اس بات پر اڑی ہے کہ مجھکو راجکمار سے ملاقات کرانی ہے میری ملاقات سے راجکمار کو بہت فائدہ ہوگا۔ میں ایک خبر ایسی لائی ہوں جس کو سنکر راجکمار کو بہت فائدہ حاصل ہوگا ہمنے ہرچند اس کو ٹالا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور چاہا کہ پتہ ہمیں بتاؤ مگر وہ کہتی کہ سوائے راجکمار کے میں اور کسی سے نہ کہونگی
یہ بات سن کر سب کے سب حیران ہوئے اور بولے عجیب تماشے دیکھنے
میں آتے ہیں اور نئے نئے آدمیوں سے ملاقات ہوتی ہے پہر فتح سنگہ کیطرف
راجکمار نے دیکھا فتح سنگہ بولے کیا ہرج ہے آنے دینا چاہیئے شائد کوئی مفید مطلب
بات نکل آوے یہ سن کر راجکمار نے اِس چوبدار کو حکم دیا کہ اس بڑہیا کو اپنے
ہمراہ جہاں لے آؤ چوبدار یہ سن کر دوڑا ہوا باہر گیا۔ اور اس ضعیف کو لیکر
خیمے میں داخل ہوا اور بوڑہی کی صورت دیکہہ کر فتح سنگہ بولے ؎

فتح سنگہ او بے چوروں اور ٹھگوں کی سرتاج بوڑہی کھوسٹ یہ کہکر یہ شعر پڑہا۔

قہقہہ چون پیر شود ؎ پیشہ کند دلالہ ؎

یہ سن کر بوڑہی عورت آگ ہو گئی۔ اور لال لال چھوٹی چھوٹی آنکھیں نکال
کر فتح سنگہ کی طرف گھور کر دیکھا اور غصے میں پلٹ کر یہ کہتی ہوئی دروازے
کی طرف چلی یہ دربار ہے یا چنڈو خانہ مجھے کیا خبر تھی۔ میں یہاں کیوں آئی لو
ایک تو ان کے فائدے کے لئے اتنی تکلیف اٹہائی اس پر آوازے کستے
ہیں راجکمار نے چوبدار کو اشارہ کیا اس نے بوڑہیا کو سمجھا بوجھا کر واپس کیا
اس بوڑہیا کی عجیب پوشاک اور اسے ہی عجیب صورت تھی سر ہلتا ہوا منہ میں
دانت نہ پیٹ میں انت صرف دو دانت سور کی طرح منہ سے ٹہوڑہی تک
نکلے ہوئے جس پر اس قدر ردی پان کی اور کپٹ جم رہی تھی کہ دیکھنے سے
تسلی ہوتی تھی ناک میں گاڑی کے پٹے کی طرح ایک نتہ بھی پڑی ہوئی تھی
چھوٹی چھوٹی آنکھیں سر کے بال بالکل سفید مگر پٹیاں جمی ہوئیں پان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی پیک تمام گریبان تک پہ رہی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں کاجل لگا ہوا ایک دو پٹہ بنارسی سرخ رنگ کا اوڑہی گلے میں ریشمیں ململ کا کرتا جس میں سے تمام جسم جھلک رہا تھا چھریاں صاف دیکھا پڑتی تہیں کمخواب کا لہنگا پہنے ہوئے ہاتھ میں ایک لکڑی لئے ہوئے سیدہی اس جگہ پہنچی جہاں راجکمار بیٹھے ہوئے تھے۔ جب یہ بہت قریب پہنچ گئی تو فتح سنگہ کو بہت ناگوار گذرا کہ یہ تو روکنے ہی نہیں چلے آتی ہے کیا سر پر بیٹھے گی عوض وہ راجکمار کے قریب جاکر بیٹھ گئی ہے فتح سنگہ سے ضبط نہ ہو سکا بولے ۔

فتح سنگہ۔ بول بول کیا کہتی ہے ذرا پرے ہو کر بیٹھ بے ادب ۔

بوڑہیا۔ کیوں نہیں میں پرے کیوں بیٹھوں جن سے کام ہے اُن کے پاس بیٹھونگی تو کیا چاہتا ہے کہ تیرے پاس بیٹھوں میں تو تجھ سے سوٹا بھی نہ اٹھواؤں یہ سن کر فتح سنگہ جل بھن کر کباب ہو گئے کچھہ جواب دیا چاہتے کہ راجکمار نے اشارے سے منع کر دیا۔ بوڑہیا محبت بھری نگاہوں سے راجکمار کو دیکھنے لگی پھر تو فتح سنگہ سے ضبط نہ ہو سکا بولے ۔

فتح سنگہ۔ اری ڈیڈو جلدی بول کیا کہتا ہے ۔

بڑہیا۔ تو کیوں دریافت کرتا ہے بس سوائے راجکمار کے اور کسی سے کچھہ نہ کہونگی تو چپ بیٹھا رہو ۔

راجکمار۔ اچھا مجھ سے بول کیا کہتی ہے ۔

بوڑہیا۔ ای بھگوان ایسی جلدی کیا ہے تم سے نہ کہونگی تو اور کس سے کہونگی ذرا دم لے لوں تو کہوں ۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شام سنگھ ابھی تو بوڑھی نخرے دکھائیگی دو گھنٹے دم لیگی پھر خدا معلوم کیا بیہودہ بکواس کرے گی ؛

بوڑھیا لونڈے تو زبان بند کر چھوٹا منہ بڑی بات تب ہمارا دل چاہیگا کہینگے تمہیں کیا قاضی جی شہر کے فکر میں کیوں دبلے ہوئے ہیں

راجکمار بڑی بی بھگوان کے واسطے جو کچھ کہنا ہے جلدی کہو کیوں میں پریشان ہو رہا ہوں ؛

بوڑھیا دیکھو راجکمار اگر تم بڑی بی کہو گے تو تکرار ہو جائیگی کیونکہ میری عمر تو ابھی پوری تین سو سال کی بھی نہیں ہے دودھ کے دانت تک نہیں ٹوٹے ہاں اب کچھ کچھ جوانی ہو چلی ہوں ؛

فتح سنگھ شیطان کا حوالہ وقیانوس کی خالہ ابھی بچہ ہے تو بوڑھی کب ہو گی شاید ہزار برس کی عمر میں پوری جوان ہو گی اور دس ہزار برس میں بوڑھیا چل چل جو کچھ کہنا ہے بک نہیں تو گردن میں ہاتھ دیکر جہاں سے باہر کر دوں گا۔ بوڑھیا۔ کیا مجال ؛

شام سنگھ۔ مجال کی بچی کچھ بولنا ہے تو بول نہیں تو چلتی پھرتی نظر آ

بوڑھیا۔ کھانس کر ہائے اس کھانسی نے بڑا پریشان کیا ہے ؛

راجکمار۔ میں پھر کہتا ہوں کہ جو کچھ تمنے کہنا ہے جلدی کہو ؛

بوڑھیا۔ ذرا دم لو کھانس تو لو ؛

جوتشی جی۔ اب تین گھنٹے تک کھانسے گی تب کچھ کہیگی ؛

بوڑھیا۔ پھر دوسرے نے دخل دیا ؛

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجکمار۔ نہیں تم کہو کوئی دخل نہ دیگا۔
بوڑھیا۔ بات تو میں تم کو بتاتی ہوں جس کو سن کر کنول نے پہول کی طرح کہل جاؤ گے مگر پہلے یہ بتاؤ کہ مجھے کیا دو گے۔
راجکمار۔ تجھے بھی اچھی طرح راضی کر دیں گے۔
بوڑھیا۔ اچھا پہلے اس بات کا مجھکو قول دو کہ تم یا تمہارے عیار یا تمہارا کوئی ملازم مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچائیگا نہ مارےگا نہ قید کریگا
راجکمار۔ یہ بھی عجیب شرط ہے جب تم ہمارے فائدے سے بس ہو تو کون ایسی حرکت کریگا
بوڑھیا۔ میرا اطمینان کر دینے میں آپ کا کیا نقصان ہے کیونکہ مجھے خوف ہے آپ کے عیار لوگ مجھے ضرور آزیت پہنچائینگے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ میں آپکے واسطے وہ کام کرکے آئی ہوں جو آپ کے عیار اگر تمام عمر شرماتے جب بھی نہ کر سکتے اسی وجہ سے مجھے خوف ہے کہ یہ عیار خار کہائینگے اور ضرور صدمہ پہنچائینگے
راجکمار۔ نہیں میں تجھے قول دیتا ہوں کہ چاہے تو کچھ کہے میرا کوئی ملازم تجھ سے کچھ نہ کہیگا بوڑھیا قول لے کر۔
بوڑھیا۔ قول ہوا۔
راجکمار۔ ہاں ہوا سے قول مرداں جان دارد۔ سخن مرداں اعتبار دارد
سب اس بات سے اس بوڑھیا کو حیرت کی نظر سے دیکھنے لگے کہ الٰہی کونسی بات معلوم کرکے آئی ہے جس پر اتنی ڈینگ مارتی ہے اسمان و زمین کے قلابے ملاتی ہے غرض بوڑھیا نے قول لیکر راجکمار سے مخاطب ہو کر اسطرح کہنا شروع کیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بوڑھیا۔ سنو میں تمکو اس بنباسی عورت کے تمام راز بتا سکتی ہوں جسکے فکر میں تم اور تمہارے عیار ایک عرصے سے سرگردان ہیں مگر کوئی اس کا ذرا سا بھی حال دریافت نہ کر سکا۔ میں اس کا پورا پورا حال بتا سکتی ہوں اور ساتھ ہی ایک ایسی ترکیب بتا سکتی ہوں کہ ایک گھنٹے کے اندر آپ اس طلسم کو توڑ توڑ کر راجکماری چندر کانتا کے پاس پہنچ جائیں اور ساتھ ہی بیشمار دولت بھی پاویں

بوڑھیا کی بات سن کر حاضرین کا مارے خوشی کے عجیب حال ہو گیا راجکمار بولے

راجکمار۔ اگر تم میرے ساتھ ایسی نیکی کر سکتی ہو تو بھگوان کیوا سطے جلدی کرو میں تمہارا ہر ایک ارشاد بجا لانے کو تیار ہوں اور عمر بھر احسان نہ بھولوں گا جلدی بتاؤ کہ وہ بنباسی کون ہے اور طلسم کس طرح اتنی جلدی ٹوٹیگا اس کی کیا صورت ہے کون سی ایسی ترکیب ہے

بوڑھیا۔ میں تمہارے ساتھ نیکی کرنے کو تیار ہوں اور اسی لئے آئی ہوں مگر تم میرے ساتھ کیا نیکی اسکے بدلے میں کرو گے ۔

راجکمار۔ جو کچھ میرے امکان میں ہو گا۔ اس سے دریغ نہ کروں گا جو تم مانگو گی دوں گا کچھ نہیں۔ یا انکار کر دوں گا ۔

بوڑھیا۔ اس کے واسطے بھی قول دو ۔

راجکمار۔ جب تک یہ بھی معلوم نہ ہو جائے قول کیسے دیدوں اگر وہ بات میرے امکان سے باہر ہوئی تو؟ اس لئے پہلے بیان کرو تم مجھ سے کیا چاہتی ہو

بوڑھیا۔ ایک چیز صرف ایک بات ۔

راجکمار۔ کیا؟

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بوڑھیا۔ تمہارا ضمیر دل اور پاک ہے۔

راجکمار۔ یعنے۔

بوڑھیا۔ یعنی اس کام کے صلہ میں آپ مجھ سے ایسی وقت شادی رچا ہیں بنباسی اور چندرکانتا سے پیچھے کر لینا مگر مجھ سے اسی وقت شادی کر لو کیونکہ میں بھی کم سن ہوں راجکماری ہوں کینا ہوں حسن خوبی میں کسی طرح ان دونوں سے کم نہیں ہوں بلکہ ہر طرح بہتر ہوں اس پر طرہ یہ کہ اس جنم سے تمہاری عاشق صادق ہوں دو برس سے تم سے ملنے کا وسیلہ تلاش کر رہی تھی اب یہ موقعہ ملا اب تم میرے اختیار میں ہو اب دیر نہ کیجئے پنڈت جی کو بلاؤ اور شادی رچاؤ ای راجکمار مجھ سے زیادہ نہ ستاؤ میں تمہارے چندر مکھ پر چکوری بلہار ہوں اگر دیر کرو گے تو میری جوانی کا وقت نکل جائیگا پھر دونوں کو کچھ لطف نہ آئیگا صرف افسوس باقی رہ جاویگا بس پنڈت کو بلا کر مجھے اپنی رانی بنا کر میری پریم پھلواڑی کا پھل چکھئے اور مجھ سے اپنی سیوا ہیں لیجئے یہی میرا تمنا ہے میرا نام بھی سورج کانتا ہے جب چندر سورج ایک جگہ ہونگے پھر تو کیا ہی بہار ہوگی بھگوان کیواسطے جلدی کیجئے کیونکہ اب یارائے ضبط باقی نہیں رہا ہے۔ بوڑھیا کی باتیں سنکر مارے ہنسی کے راجکمار اور ساری مجلس کا برا حال ہوا راجکمار کا چہرہ تمتما اوٹھا۔ تمام عیار جس قدر وہاں موجود تھے دانت پیسنے لگے مگر چونکہ یہ تھی تو یہ تھیلی وہ ڈھنڈورا جکمار سے قول لے چکی تھی اس لئے کوئی کچھ نہ کہہ سکتا تھا ورنہ اس بڑھیا کی بہت بڑی درگت ہوتی فتح سنگھ۔ منشی جی ذرا خیال تو کرو یہ عورت ہے یا عیار کیونکہ مجھے اسپر شک گذرتا ہے مگر کچھ پتہ نہیں لگتا کہ یہ معاملہ کیا ہے اگر کمار کے قول کا خیال نہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتا تو ہم اچھی طرح دریافت کر لیتے۔ چار کا دیو چیل کی پوجا کے بغیر نہیں تو
جوتشی جی نے کچھ شمار کیا۔ اور بولے نہیں یہ عیار نہیں ہے بلکہ اسکی یہ
اصلی حالت ہے۔ یہ سنکر فتح سنگھ کے غصّے کی کوئی انتہا نہ رہی فوراً بول اُٹھے
فتح سنگھ۔ او خبیثوں کی خالہ شیطان کی بیٹی اگر اپنی خیریت چاہتی ہے تو
یہاں سے بہت جلدی جان بچا کر نکل جا ورنہ ایک بال بھی سر پر سلامت
نہ رہیگا۔ ہم لوگ اس قول سے جو کمار نے تجھے دے چکے ہیں مجبور ہیں۔ ورنہ
ابھی تیری وہ دشا کرتے۔ کہ تجھے ایسی انوچیت کا مزہ آ جاتا۔ مگر خیر ہم اس قول کی
وجہ سے تجھے اجازت دیتے ہیں۔ کہ فوراً خیمے سے باہر ہو جا۔ ورنہ وہ سزا پائیگی
کہ عمر بھر پچھتائیگی۔ ایسی ایسی بوڑھی چڑیلیں بھی راجکمار پر عاشق ہو دیں۔ بھگوان
کی شان گدھے کو اسپ عربی کی برابر کا دعویٰ:
بوڑھیا پہلے سے بڑھ کر اگر میری بات نہ مانوگے۔ تو سخت پچھتاؤگے ہاتھ
ملتے رہ جاؤگے۔ تمام عمر افسوس کرو گے لیکن کچھ نہ پاؤگے۔ کیونکہ میرے ایک اشارے
میں تمہارا بنا بنایا کام سب بگڑ جائیگا۔ اب میں تمکو بتاتی ہوں۔ کیوں فتح سنگھ کا اپنی
ناٹک کو لیکر گئے تھے۔ تالہ نہ کھول لیا۔ واہ کیا عیاری ہے۔ اپنے مکان
کا تالہ کھولنے میں خود لاچار ہو گئے۔ آخر کا نقشی ناٹک کو لیکر واپس آنا پڑا
پہلے یہ کہہ دیتی ہوں۔ کہ وہ میرا ہی کام تھا۔ اور اب جا کر شیو سنگھ کو رہا
کر دونگی۔ اس کے بعد ایسا فساد برپا کر دونگی۔ کہ تمام عمر اس کو نہ
شانتی۔
یہ کہکر بوڑھیا سخت بڑی غضبناک ہو استہ فتح سنگھ راجکمار وغیرہ۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو دیکھا. لال لال چھوٹی آنکھیں نکالتی ہوئی اُٹھی. اور بکتی ہوئی خیمے سے نکل گئی - فتح سنگھ نے شام سنگھ کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا. یہ فوراً اُٹھکر اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے. انکے جانے کے بعد بڑی دیر تک خاموشی تمام خیمے میں چھائی رہی - آخر راجکمار نے اس خاموشی کے قفل کو اس طرح توڑا.

راجکمار. فتح سنگھ یہ واللہ شیطان کی خالہ بڑھیا خطرناک تو بڑی آفت معلوم ہوتی ہے. دیکھو تو کس صفائی سے کہتی ہے. کہ کافتی کو قید نہ کیا. لیکر کیوں چلے آئے - ایسی بڑی پر عیاری کا دعوے کرتے ہو کہ اپنے مکان کا تالہ نہ کھلوا لیا. آخر یہ معاملہ کیا ہے. کچھ تم سمجھے.

فتح سنگھ - اس معاملہ میں میں بھی اس سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتا. جس قدر کہ آپ ہاں. شام سنگھ گیا ہے. دیکھئے ضرور کچھ نہ کچھ پتہ لاسکے گا - یا مکان دیکھ کر آئے گا.

راجکمار - اگر شیر سنگھ چھوٹ گیا. تو واقعی یہ جو کچھ کہتی ہے. اسکو سچ سمجھنا چاہیئے. ورنہ اگر وہ نہ چھوٹا تو پھر یہ فقط ڈراوا ہی ڈراوا ہے

فتح سنگھ - بیشک سچ کہا. لو اُس کی جان کی خیر نہیں. بغیر مارے نہ چھوڑوں گا. ایسی شیطان کی بچی کو کیوں چھوڑوں گا - جو ہمکو اتنا کو صدمہ پہنچاتے.

جوتشی. پھر سولتے مارنے کے کام بھی تو چلے گا. اسی کو مارنا ثواب ہے سیبہ سنگھ مروی کو ایذا پہنچانے کے قبل قتل کرنا شاستر کا پرنام ہے.

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

موذیوں سے خود کو بچانا۔ ایشور کے بھگتوں کا پہلا کام ہے۔

فتح سنگھ۔ ہم راجکمار کے قول کے جیتے کے اندر تک پابند تھے اب ساری عمر کا تو راجکمار نے قول نہ دیا تھا۔

راجکمار۔ جیسی مرضی مگر ہائے مجھے کیا خبر نہیں۔ کہ راجکماری کی محبت میں یہ دن بھی پیش آئے گا۔ مگر خیر جان سے زیادہ پیاری چندر کانتا کے لئے سب کچھ گوارا ہے۔

جوتشی۔ راجکمار کسی اندیشے کو دل میں راہ نہ دو یہ دلاّلہ آپکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

فتح سنگھ۔ آپ بے فکر رہئیے۔ ضرور ہم اس کا پورا پورا انتظام کریں گے۔

راجکمار۔ آجکل تم لوگ تو عیاری کے قابل نہ رہے جو کچھ دعوٰی کرسکو تمہاری عیاری ہیں تو بٹہ لگ گیا۔ اب تم اس قابل نہیں ہو کہ زور کے ساتھ کوئی دعوٰی کرسکو۔ چند عورتوں نے تمہیں ناکوں چنے چبوار کیے ہیں کچھ بنیاسی کا پتہ لگایا ہوگا۔ جو اس کا انتظام کروگے۔

راجکمار کے طعنے نے فتح سنگھ کے کلیجے میں چھید کردیا۔ مارے غصے کے برا حال ہو گیا۔ مگر ضبط کیا۔ اور خاموش ہو گئے۔ کوئی جواب نہ دیا۔ مگر خیمے سے اُٹھ کر چلے۔ اور چلتے وقت جوتشی جی کو آنکھ سے ساتھ رہنے کا اشارہ دیا۔ جوتشی جی بھی ان کے پیچھے خیمے سے نکل گئے۔ اور سیدھا جنگل کا راستہ لیا۔ ادھر راجکمار پر اس بات کا اسقدر صدمہ تھا کہ کچھ خیال نہ رہا۔ شام تک اسی ادھیڑبن میں پڑے رہے۔ شام ہونے کے قریب ان کو فتح سنگھ کا خیال آیا۔ چوبدار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو بلانے کے لئے روانہ کیا۔ چوبدار نے جاکر دیکھا۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ یہاں
نہیں آئے ہیں۔ چوبدار نے آکر عرض کیا۔ کہ اُنکے خیمے سے تو یہ پتہ لگا کہ وہ
جب سے راجکمار کی خدمت میں گئے۔ پھر واپس نہیں آئے۔ اب راجکمار کو معلوم
ہوا کہ پہلے جو طعنہ دیا تھا۔ وہ فتح سنگھ کو بُرا لگا ہوگا۔ اسی فکر میں گیا ہوگا۔
راجکمار کو بڑا فکر پیدا ہوا۔ کہ اگر پتہ نہ لگا۔ تو فتح سنگھ ہی لشکر میں آئینگے۔
اب یہ خود کو لعنت ملامت کرنے لگے۔ اس عرصہ میں رات ہوگئی آخر راجکمار
نے خود ان کی تلاش میں جانے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر خیال آیا کہ رات بھر اور
انتظار کر دیں شاید آجائیں نہیں تو صبح کو خود جاکر ان کو تلاش کرونگا لشکر
میں واپس پھر کر لے آؤنگا۔ نہ مانینگے تو معافی مانگ لونگا۔ یہ کہدونگا کہ میں
اس وقت غصے کے اختیار میں تھا۔ یہ خیال کرکے راجکمار آرام کرنے کے لئے خیمے میں
گئے اور فتح سنگھ اپنی حماقت پر افسوس کرتے رہے۔ نیند نہ آئی۔

ساتواں بیان

وہ پہاڑی عورت لشکر سے نکل کر شہر کی طرف چلی شام سنگھ بھی اُسکی
لشکر سے پیچھے ہو گئے اس کے پیچھے چلے آخر وہ عورت انکو خوب چکر
دیتی پھری۔ ایک پتھر سے پہاڑ کے نیچے آگئی۔ جب اس پہاڑ کے قریب
پہنچی۔ تو شام سنگھ ایک درخت کے نیچے جو اس پہاڑ کے مقابل تھا بیٹھ
گئے۔ یہ دیکھنا کہ کہاں جاتی ہے وہ بڑی بے پرواہی سے چلی گئی۔ اور سیدھی
پہاڑی چوٹی پر چلی گئی۔ جب وہ ایک درخت کے پاس پہنچی۔ تو اسنے پلٹ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گرد دیکھا۔ کہ کوئی میرا تعاقب تو نہیں کرتا۔ اس طرف سے اطمینان کر کے
کیونکہ شام سنگھ پہاڑ کی آڑ میں تھے۔ اس لئے اس کی نظر اس پر نہ
پڑی اخیر وہ اطمینان ہونے پر اس کھوہ کے اندر داخل ہو گئی شام سنگھ
اس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے صبح تک برابر انتظار کرتے رہے اخیر صبح
ہو گئی مگر وہ بوڑھی اس کھوہ سے نہ نکلی۔ نہ کوئی اور آیا گیا۔ صبح کو شام
سنگھ۔ اپنی جگہ سے اٹھ کر اس کھوہ کے درے میں داخل ہوئے اس
قدر تاریکی تھی۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجھتا تھا یہ بھی اس کھوہ میں داخل ہو گئے
برابر ایک گھنٹہ تک یہ چلتے رہے اخیر ایک طرف روشنی معلوم ہوئی اس طرف
جلدی جلدی چلے جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ بھی اسی طرح کا درہ تھا جس میں
داخل ہوئے تھے اس کے باہر نکلے تو خود کو ایک وسیع میدان میں پایا انکو یہ
خیال پیدا ہوا۔ کہ ممکن ہے اسی میدان میں کسی جگہ اس ولائی نے اپنا مسکن بنایا ہو
اور لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا ہو یہ خیال کر کے اس میدان میں پہاڑ
کے اوپر نیچے ہر طرف تلاش کیا مگر کوئی سراغ نہ ملا اخیر ان کا ارادہ ہوا کہ چلو
لشکر کو چلیں مگر وہاں ان کو یہ نہ معلوم ہوا کہ کس طرف جانا چاہیئے کیونکہ
یہ میدان ان کو کبھی پہلے دیکھنے میں نہ آیا تھا اخیر مجبور ہو کر پھر اسی کھوہ کی
درے سے واپس ہوئے باہر نکل کر لشکر کا راستہ لیا مگر دل میں اس بوڑھی
کو ہزاروں گالیاں دے رہے تھے اور اس پر دانت پیس رہے تھے مگر کرتے
کیا ہاں اگر وہ سامنے ہوتی تو ضرور وہ اس کو مار ہی ڈالتے غرض بکمال غضب
دوپہر کو یہ لشکر میں داخل ہوئے اور سیدھے راجکمار کے پاس پہنچے۔ دیکھا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجکمار بھی اوداس بیٹھے ہیں بہادر سنگھ پاس بیٹھے ہیں راجکمار نے شام سنگھ سے دریافت کیا۔ کہو اس بوڑھی خطامہ کا کیا پتہ لائے شام سنگھ بولے اس شیطان کی دختر نے ایسا دھوکا دیا ہم بھی مان گئے ✦

راجکمار۔ یہ کون سی نئی بات ہے ✦

شام سنگھ۔ یہ آپ نے کیا فرمایا کیا روز ہم لوگ دھوکا کھاتے ہیں ✦

راجکمار۔ روز نہیں تو اکثر تھوڑے دن سے تو ایسا ہی ہوتا ہے تم کیا بلکہ تمہارے استاد تک دھوکا کھاتے ہیں خیر خلاصہ کہو کیا واقعہ پیش آیا ✦

شام سنگھ۔ میں اس کے پیچھے لگا ہوا ایک پہاڑ تک گیا۔ میں درخت کے نیچے بیٹھا اس کی حرکات کو دیکھنے لگا وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر ایک درے میں داخل ہوئے میں بیٹھا کہ ضرور اس کا مکان یہی ہے اسی انتظار میں صبح تک اس درخت کے نیچے بیٹھا رہا مگر کوئی وہاں سے نہ نکلا اور نہ وہ بڑھیا باہر نکلی صبح کو میں بھی اس کھوہ کے درے میں داخل ہوا جب باہر نکلا تو خود کو ایک دوسرے میدان میں پایا ہر چند تلاش کیا مگر کوئی پتہ نہ ملا آخر مجبور ہو کر واپس ہوا۔ افسوس کیسی فاش غلطی ہوئی اگر اسی وقت اس کے پیچھے داخل ہوتا تو ضرور کچھ نہ کچھ تو پتہ ملتا یہ سن کر کمار اور بھی رنجیدہ ہوئے کہ کسی کی پیش نہیں جاتی آخر شام سنگھ نے راجکمار سے دریافت کیا کہ استاد اور جوتشی جی نظر نہیں آتے کہاں گئے راجکمار بولے تمہارے جانے کے بعد میرے منہ سے یہ نکل گیا کہ تم خود کو عیار کہتے ہو شرم کرو کہ تم سے چند عورتوں کا کھوج نہیں لگ سکتا اور وہ روز نئی عیاری کرتی ہیں اور ہمیشہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہمیں دہوکا دیجاتی ہیں آج کل تمہاری عیاری ختم ہو چکی ہے بس یہ حملہ انکو ناگوار گذرا اور جوتشی جی کو ساتھ لیکر اسی وقت کہیں چلائے واقعی میں اپنی غلطی پر پشیمان ہو رہا ہوں اور ان کے اس وقت تک نہ آنے سے میرا دل بہت پریشان ہو رہا ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ خود انکی تلاش میں جاؤں

شام سنگھ۔ واقعی اس طرح استاد کا جانا خالی از علت نہیں ہوگا وہ ضرور کوئی نمایاں کام کر کے آویں گے اس طرح لشکر میں نہ آدینگے

راجکمار۔ میں تو فتح سنگھ کی تلاش میں جاتا ہوں یہ کہکر اپنی سواری کا گھوڑا طلب کیا گھوڑا تیار ہو کر آیا راجکمار اس پر سوار ہو کر چاہتے ہیں کہ لشکر سے باہر نکلیں کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اوڑی دیکھا تو فتح سنگھ معہ جوتشی جی کے چلے آتے ہیں آج ان کا چہرہ معمول سے زیادہ بشاش معلوم ہوتا ہے کچھ کچھ مسکراہٹ چہرے پر پائی جاتی ہے راجکمار جلدی سے گھوڑے سے اتر کر فتح سنگھ کو گلے سے لگا لیا۔ فتح سنگھ نے دریافت کیا کہ اس وقت کسطرف جانے کا ارادہ تھا راجکمار نے سب حال اس سے اخیر تک کہہ سنایا بولے میں تو تمہاری تلاش میں چلا تھا خوب ہوا جو تم آگئے فتح سنگھ بولے آپ میرے واسطے کیوں اس قدر تکلیف اٹھائی میں تو ایک کام سے گیا تھا واپس آجاتا کیا میں اکثر جایا نہیں کرتا راجکمار بولے وہ جانا اور ہوتا ہے خیر یہ تو بتاؤ جس کام کے لئے گئے تھے اس کا کچھ سراغ لگا یا نہیں۔

فتح سنگھ۔ کیوں نہیں لگا اور ضرور لگا۔

راجکمار۔ اچھا سناؤ کیا سراغ لگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ۔ یہ میں نہیں بتا سکتا وقت آئیگا اس وقت آپ پر خود بخود اظہار ہو جائے گا۔

راجکمار۔ کچھ تو بتاؤ؟

فتح سنگھ۔ اس وقت تو ایک لفظ نہ بتاؤں گا؟

راجکمار۔ کیا مجھ سے پوشیدہ رکھنے کی بات ہے۔

فتح سنگھ۔ فرض کی جئے کہ ایسا ہی ہے آپ ضد کیوں کرتے ہیں جس طرح سمجھا دیں مان لیا کرو۔

راجکمار خاموش ہو گئے پھر اسکے متعلق کوئی سوال نہ کیا مگر شام سنگھ سے نہ رہا گیا

شام سنگھ۔ استاد مجھے تو بتا دو؟

فتح سنگھ۔ ہرگز نہیں جب کمار کو نہ بتایا تو تو کیا چیز ہے۔

شام سنگھ۔ میں تو وہ چیز ہوں کہ آپ سو ہلتیں کر کے بتائیں گے۔

فتح سنگھ۔ کیوں نہیں تم میں کرامات ہی ایسی ہی جس نہیں لگا ہے۔

شام سنگھ۔ نہیں استاد جس تو نہیں لگا البتہ تمہارے نام کو بٹہ لگا بیٹھا ہوں

فتح سنگھ۔ بس اب چپ رہ مغز کیوں کھا گیا۔

یہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ چوبدار نے آکر عرض کی کہ در دولت شو گڑھ کا دیوان باریابی کا امیدوار ہے ان لفظوں نے بجلی کا کام کیا راجکمار نے فتح سنگھ کیطرف دیکھا فتح سنگھ نے جوتشی کی طرف جوتشی نے شام سنگھ کیطرف پر فتح سنگھ نے راجکمار کو کچھ اشارہ کیا راجکمار بولے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجکمار۔ ان کو عزت کے ساتھ ہمارے پاس لے آؤ مگر تنہا ٭
چوبدار یہ حکم پاکر فوراً گیا اور دیوان جی کو لے کر واپس آیا ٭
دیوان شیو گڈھ نے سلام کیا اور بہت سا جواہرات نظرانہ پیش کیا
راجکمار نے نذر منظور کی اور دیوان جی کو بیٹھنے کا حکم دیا دیوان جی بیٹھ گئے
راجکمار۔ کیوں دیوان جی کس طرح تکلیف فرمائی ٭
دیوان۔ میں مہاراج شو سنگھ کی طرف سے یہ جواہرات حضور کیواسطے نذرانہ لایا ہوں ہمارے مہاراج نے حضور کی کرپا اور ایشور کی مہربانی سے اس قید سے رہائی پائی۔ جس وقت دربار میں رونق افروز ہوئی تو پہلا حکم یہ صادر فرمایا کہ ہمنے کمار بیر نذر سنگھ کی بالادستی قبول کی آج سے ہمارا کوئی عیار یا ملازم عیاری یا لڑائی کا خیال بھی دل میں نہ لاوے اور سب کنور جی کو اپنا مالک تصور کریں تمام شہر میں یہ منادی پھیر وادی اس کے بعد یہ نذر مجھے دیکر حضور کی خدمت میں روانہ کیا اور چلتے وقت ایک رقعہ اپنی قلم سے لکھدیا اور عرض کیا ہے۔ کہ میری طرف سے راجکمار کی خدمت میں یہ نذر پیش کر کے عرض کر دینا کہ ست شالاں چہ عجب گر بنوازند گدارا۔ یہ نذر قبول فرماکر غلام کی عزت افزائی فرمائی جاوے ٭٭
راجکمار کہے ایشور کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میری دلی تمنا پوری ہوئی میں شیو سنگھ جی سے بہت خوش ہوں اور انکا اپنا عزیز خیال کرتا ہوں انکا عطیہ مجھے آنکھوں سے قبول ہے اسکے بعد فتح سنگھ کو دیوان جی کی مہمانی کیلئے مقرر کیا۔ دیوان جی نے وہ خط ہاتھوں پر رکھکر نذر کے طور پر پیش کیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجکمار نے اس کو اٹھا لیا چونکہ رات کا وقت تھا اور کچھ رات آگئی تھی راجکمار نے فتح سنگھ کو چٹھی دیکر حکم دیا کہ سر دربار یہ چٹھی باآواز بلند پڑھکر سناؤ فتح سنگھ نے چٹھی لیکر باآواز بلند پڑھنا شروع کیا۔

بہت لمبے چوڑے القاب اور آداب کے بعد یہ تحریر تھا کہ میں کسی مضمون کے وسیلے سے اس قید سے رہا ہوا اور یہ سب آپ کی ہی مہربانی کا ثمرہ ہے آپ کو ضرور اس بات سے تعجب ہوگا آپ کی مہربانی سے میں کس طرح رہا ہوا آپ کو تو میری رہائی کی خبر تک بھی اب میری زبان سے ہوئی ہے آپ یہ بھی خیال فرمائینگے کہ آپ نے ہی مجھے قید کیا پھر آپ کی ہی عنایت کا میں مشکور ہوں اور اپنی رہائی کا سبب آپکی عنایت بیان کرتا ہوں مگر یہ ایک راز ہے آپ کو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا چاہیئے مجھکو مکرر عرض کرنا پڑتا ہے کہ میں محض آپ کی مہربانی سے رہا ہوا ہوں مگر یہ کہ میں کیسے رہا ہوا اور کس لئے رہا کیا۔ یہ ایک سربستہ راز ہے جسے میں کسی طرح ظاہر کرنیکی جرأت نہیں کرسکتا اور یہی تصور کر لیجئے کہ اسی قسم کے وجوہات کے حاضر خدمت بھی نہیں ہو سکتا مگر ہاں جب بھگوان وہ دن کریگا جس کی بہت جلدی امید ہے تو آپ کو ضرور معلوم ہو جائیگا کہ میں کس طرح رہا ہوا اس وقت آپ کو میری تمام باتوں کے صحیح ہونیکا یقین آئیگا جو کچھ کہہ رہا ہوں سچے دل اور پاک عقیدت سے لکھ رہا ہوں کوئی بد نیتی میرے دل میں نہیں ہے اسی وقت آپکو اس بات کا بھی حال معلوم ہو جائیگا کہ میں نے آپکی مہربانی سے کیسے رہائی پائی ہے لہذا یک

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دل اور صاف نیت سے اپنے پچھلے قصوروں کی معافی چاہتا ہوں چونکہ بھگوان نے آپکو غیور اور بہادر پیدا کیا ہے اسلئے امید ہے کہ آپ ضرور معافی عطا فرمائینگے اور یہ حقیر نذرانہ جو حامل رقعہ کے ہاتھ روانہ کرتا ہوں قبول فرماکر خادم کی عزت افزائی فرمائیں گے آج کی تاریخ سے میرا کوئی عیار یا ملازم بندگان عالی کی خدمت میں کوئی بے ادبی دغا یا فریب نہ کریگا ‡

راقم آپ سے شرمندہ شیو سنگھ

یہ مضمون فتح سنگھ نے باآواز بلند پڑھا جس کو سن کر سب اہل دربار معہ راجکمار کے حد سے زیادہ خوش ہوئے یہ چٹھی سن کر راجکمار نے کانشی ناتھ کو طلب کیا جو قید میں تھے جب چوبدار لیکر کانشی ناتھ کو دربار میں آیا تو راجکمار نے اشارہ کیا فوراً اشارہ پاتے ہی وہ رہا ہو گئے اور بہت بھاری خلعت راجکمار نے کانشی ناتھ کو دیا اور دیوان جی کی سپرد کیا پھر دیوان جی سے کہا کہ دو روز تک آپ یہاں بطور مہمان کے قیام فرمائیں پھر آپ کو جواب دیکر شیو گڈھ روانہ کیا جاویگا فتح سنگھ کو حکم دیا کہ دیوان جی اور ان کے ہمراہی لوگوں کی خاطر مدارات کریگا حکم دیا راجکمار نے دربار برخواست کیا اور اپنے پرائیویٹ خیمے میں داخل ہوئے اور سوچنے لگے کہ شیو سنگھ نے یہ کوئی چال نہ کی ہو پھر یہ خیال آیا کہ یہ سب فتنہ اوسی کمبخت سورج کا تھا ہے یہ سب اسی نے کیا جو کچھ کیا تھی شیو سنگھ کو رہا کر دیا ممکن ہے کہ یہ بھی کوئی نئی چال ہو ‡

آٹھواں بیان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پھر رات رہی قریب دربار برخواست ہوا سب لوگ اپنے اپنے خیمے میں گئے اور تھوڑی دیر کے بعد ضروریات سے فراغت کی بھوجن وغیرہ کرکے یہ سب پھر راجکماران چاروں کے سوائے کوئی پانچواں شخص وہاں موجود نہ تھا ۔

فتح سنگھ۔ جوتشی جی یہ تعجب سورج کا تھا تو بڑی خطا یہ نکلی جو کہہ گئی تھی وہی کر دکھلایا ۔

جوتشی۔ ہاں بیشک اس میں کس کو شک باقی ہے ۔

راجکمار۔ ہاں یہ تو جو کچھ ہے سو ہے مگر میرا خیال تو شیو سنگھ کی نسبت بھی کچھ ایسا ہی ہے کیوں اس کی چٹھی عجب پیچ دار ہے

فتح سنگھ۔ جی ہاں تو کہتا ہوں کہ مجھے تو شیو سنگھ کی قسم کھالنے کا بھی اعتبار نہیں ہے ۔

راجکمار۔ میں بھی تمہارا ہم خیال ہوں میرا خیال ہے کہ وہ ضرور ہمکو دغا کریگا

جوتشی۔ اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ شیو سنگھ مکار ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ دشمن سے غافل نہ رہنا چاہیئے مگر اس پر بظاہر بھی نہ کرنا چاہیئے کہ ہم کو تمہاری بات پر اعتبار نہیں ہے یا ہم تجھکو مکار سمجھتے ہیں

شام سنگھ۔ آپ جوتشی ہیں آپ کے ضمیر کا حال بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ آیا اس نے یہ خط دغا سے لکھا ہے یا صاف طبیعت سے

فتح سنگھ۔ ہاں جوتشی جی ذرا دیکھئے نا ۔

جوتشی جی۔ کچھ بچار کرکے تھوڑی دیر تک انگلیوں پر شمار کرتے رہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پہر بولے اس وقت تو اُس نے جو کچھ لکھا ہے صاف نیت سے لکھا ہے مگر آگے اس کی نیت قایم رہتی معلوم نہیں دیتی مگر ہاں اس وقت تو اس نے بالکل صاف نیت سے لکھا ہے کوئی دغابازی اس کی نیت میں نہیں ہے بھگوان کرے اس کی یہی نیت قایم رہے ۔

فتح سنگھ ۔ آج کل عجیب عجیب حیرت انگیز کرشمے دیکھنے میں آتے ہیں جن کو دیکھہ کر عقل چکر میں آتی ہے ۔

راجکمار ۔ یہی میں بھی خیال کر رہا ہوں کہ اگر اسکی نیت صاف تھی تو اپنی رہائی کا حال صاف صاف کیوں نہ تحریر کیا اول تو اسکو خود آنا چاہئیے تھا ۔

جوتشی ۔ یہ کوئی مزدوری بات نہیں ہے ممکن ہے کوئی وجہ ایسی ہو جس نے اُسے ان دونوں صورتوں سے باز رکہا ہو ۔

شام سنگھ ۔ مگر اس وقت ظاہرا تو کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی ہے

کمار ۔ کیا آپ رمل سے نہیں دریافت کر سکتے ہیں ۔

جوتشی ۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ طلسم میں رمل کچھ کام نہیں دے سکتا اور وہ غار بھی طلسم سے وابستہ ہے اس لئے رمل اس کا جواب دینے سے لاچار ہے

کمار ۔ میری تو عقل چکرا گئی کوئی بات سمجھہ میں نہیں آتی ۔

شام سنگھ ۔ مجھے تو وہ بڈھی شیطان کی لڑکی عیارہ معلوم ہوتی ہے

جوتشی ۔ تم بھی عجیب آدمی ہو میں کہہ تو چکا ہوں کہ وہ عیاری سے بالکل بے پرواہ ہے ۔

فتح سنگھ ۔ خیر جی جو ہو آگے جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا گھبرانے سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا حاصل ہے اگر شیو سنگھ دغا کریگا تو خوب ہی درست کر دوں گا ؀

جوتشی کا اب صبح کو طلسم کی طرف رجوع کی جئے آج کئی روز ہو گئے ضرور طلسم کے توڑنے میں جلدی کرنا چاہئیے ؀

کمار۔ بیشک کل صبح سے طلسم کا کام شروع کر دینا چاہئیے ؀

فتح سنگھ کا چونکہ رات زیادہ آ گئی ہے اس لئے ہم لوگوں کو بھی رخصت دیجئے اور آپ بھی آرام کیجئے۔ صبح کو طلسم کا کام کرنا ہے ایسا نہ ہو زیادہ جاگنے سے آپکی طبیعت کسلمند ہو جائے ؀

راجکمار نے سب کو رخصت کیا اور آپ بھی پلنگ پر تشریف لے گئے مگر تمام رات انہی خیالوں میں جاگا کئے نہی نیند نہ آئی صبح تک یہی حال رہا کبھی چندر کانتا کی رہائی کا خیال کبھی بنباسی کی یاد کبھی شیو سنگھ کی بے ایمانی کا خیال کبھی اس خط اور سورج کا نتا بوڑھی کی باتیں یاد آتی تھیں اس سوچ بچار میں صبح ہو گئی صبح کو اٹھ کر ضروریات سے فارغ ہو کر بیٹھے ہی تھے کہ فتح سنگھ وغیرہ آ پہنچے راجکمار سب کو ساتھ لیکر طلسم کے اندر داخل ہوئے کتاب کھول کر ملاحظہ کیا وہی راستہ مل گیا اور دالان وغیرہ میں ہوتے ہوئے اس گڑھے کے قریب پہنچ گئے اس گڑھے کو کھودنا شروع کیا۔ دس ہاتھ کھود چکے تو ایک صندوق نظر آیا اس کے تختے بند پایا۔ ایک وزنی تالا بھی اس میں لگا ہوا پایا مگر تالے کے منہ پر ایک تانبے کا پتہ لگا ہوا پایا اس حفاظت کے لئے وہ پترا لگایا گیا تھا کہ تالے کے اندر مٹی نہ جانے پاوے کر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انہوں نے ہر چند کوشش کی کہ وہ صندوق نکالیں مگر ممکن نہ ہوا اور
وہ صندوق نہ نکلا آخر لاچار ہوکر کتاب طلسمی دیکھی اس میں یہ مضمون
لکھا پایا کہ وہ رسی جو سامنے سے تمکو ملی ہے اور وہ تالی جو اس
کے قریب سے ملی ہے اسی رسی میں باندھ کر تمام باغ میں گھسیٹتے پھرو
جہاں وہ رسی میں بندہی ہوئی تالی چپک جاوے وہاں سے دس ہاتھ کی
اوپر ناپ لینا ایک جامن کا درخت ملیگا اس درخت کے دہنی ہاتھ کی
طرف جو جڑہ ہے وہاں دس انگل ناپ کر کہودنا ایک چھوٹے سے ڈبیہ
ملے گی۔ اس میں تالی ہوگی وہ نکال لینا اسی چابی سے دروازہ کہلے گا
دراصل وہ صندوق دروازہ ہے جب وہ تختہ صندوق کا کہولنے کے قابل
نکلے اوسے توکہودنا بند کردینا۔ یہ مضمون پڑھ کر اور آگے کچھہ لکھا ہوا
پایا اسے دیکھا تو یہ لکھا ہوا پایا کہ جب تم اس تہ خانہ میں داخل ہوگے
کوئی روشنی تمہارے ساتھہ نہ ہو ورنہ سخت نقصان ہوگا کیونکہ
وہ تہ خانہ تمام بجلی سے بنایا گیا ہے۔ آگ وہاں جانیسے تمام بجلی
کی بیڑیوں میں آگ لگ جائیگی۔ اور اس جگہ تہ خانہ میں ہر طرف
سخت تاریکی ہوگی ٹٹولتے ہوئے چلے جانا آگے تم کو ایک حجرہ ملیگا
جو آگ کی طرح روشن ہوگا تمام اشیا روہاں کی تم کو روشنی میں معلوم
ہوں گے اب خیال کروگے ہر طرف بیچے تمہیں تار پھیلی ہوئی ملے گی
پس جس قدر جلدی ممکن ہو ان تاروں کو تلوار سے کاٹ دینا اور باہر نکل جانا
راجکمار نے بموجب ہدایت کے تمام اسی طرح کیا اسی ترکیب سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چابی نکالی کوٹھڑی تک پہنچے۔ اور تار کو کاٹ کر باہر نکل آئے اور
باہر آکر راجکمار نے دریافت کیا کہ ابھی کتنا دن باقی ہے
جوتشی جی بولے ابھی سورج غروب ہونے میں دو گھنٹے کا عرصہ ہے
راجکمار بولے دو گھنٹے کے واسطے کیا کام شروع کریں اب لوٹ
چلنا چاہیئے کل سے پھر کام شروع کریں گے سب نے اس رائے
کو قبول کیا اس راستہ کو بند کر کے باغ سے نکل کر راستہ طے کرتے
ہوئے قریب شام کے لشکر میں اس کھنڈر سے نکل کر خیمے میں داخل ہوئے
راجکمار پوجا وغیرہ سے فارغ ہوئے ادھر سب عیار بھی پوجا وغیرہ
کر کے بھوجن سے فارغ ہو کر راجکمار کی خدمت میں آن موجود ہوئے
راجکمار پہلے ہی سب کاموں سے فارغ ہو کر تیار بیٹھے تھے فتح سنگھ
سے بولے آج میری طبیعت بہت پریشان ہے چلو ذرا جنگل میں چل کر
دل بہلاویں فتح سنگھ نے کہا چلئے۔ غرض راجکمار گھوڑے پر سوار ہوئے
اور سب عیار پیدل ساتھ ساتھ چلے سیر کرتے ہوئے چلے جا رہے تھے کہ
یکایک راجکمار کے سامنے ایک بونا عجیب قطع کا حبشی صورت آن کر
کھڑا ہو گیا بہت ہی چھوٹا قد گھونگر والے بال سیاہ رنگ بڑی بڑی
آنکھیں۔ موٹے موٹے ہونٹ ٹاٹ کی دری پہنے ہوئے اس پر لیس
لگی ہوئی سر پر کمبل کی ٹوپی ہاتھ میں ایک خوشنما لفافہ لئے ہوئے راجکمار
کو سلام کر کے کھڑا ہو گیا راجکمار نے دریافت کیا ؛

راجکمار۔ کیوں لڑکے کیا ہے تو کس کے پاس سے آیا ہے

کس کے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجکمار۔ ان کو عزت کے ساتھ ہمارے پاس لے آؤ مگر تنہا؛
چوبدار یہ حکم پاکر فوراً گیا اور دیوان جی کو لے کر واپس آیا؛
دیوان شیو گڈھ نے سلام کیا اور بہت سا جواہرات نذرانہ پیش کیا
راجکمار نے نذر منظور کی اور دیوان جی کو بیٹھنے کا حکم دیا دیوان جی بیٹھ گئے
راجکمار۔ کہو دیوان جی کس طرح تکلیف فرمائی؛
دیوان۔ میں مہاراج شو سنگھ کی طرف سے یہ جواہرات حضور کیواسطے نذرانہ لایا ہوں ہمارے مہاراج نے حضور کی کرپا اور ایشور کی مہربانی سے اس قید سے رہائی پائی۔ جس وقت دربار میں رونق افروز ہوئی تو پہلا حکم یہ صادر فرمایا کہ ہم نے کمار بیرندر سنگھ کی بالادستی قبول کی آج سے ہمارا کوئی عیار یا ملازم عیاری یا لڑائی کا خیال بھی دل میں نہ لاوے اور سب کنور جی کو اپنا مالک تصور کریں تمام شہر میں یہ منادی پھر وادی اس کے بعد یہ نذر مجھے دیکر حضور کی خدمت میں روانہ کیا اور چلتے وقت ایک رقعہ اپنی قلم سے لکھا اور عرض کیا ہے۔ کہ میری طرف سے راجکمار کی خدمت میں یہ نذر پیش کرکے عرض کردینا کہ سب شالیں چہ عجب کہ بتواز ند گدارا۔ یہ نذر قبول فرماکر غلام کی عزت افزائی فرمائی جاوے؛
راجکمار۔ ایشور کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میری دلی تمنا پوری ہوئی میں شیو سنگھ جی سے بہت خوش ہوں اور انکو اپنا عزیز خیال کرتا ہوں انکا عطیہ مجھے آنکھوں سے قبول ہے اسکے بعد فتح سنگھ کو دیوان جی کی مہمانی کیلئے مقرر کیا۔ دیوان جی نے وہ خط ہاتھوں پر رکھکر نذر کے طور پر پیش کیا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجکمار نے اس کو اٹھا لیا چونکہ رات کا وقت تھا اور کچھ رات آگئی تھی راجکمار نے فتح سنگھ کو چٹھی دیکر حکم دیا کہ سردربار یہ چٹھی باآواز بلند پڑھکر سناؤ۔ فتح سنگھ نے چٹھی لیکر باآواز بلند پڑھنا شروع کیا۔

بہت لمبے چوڑے القاب اور آداب کے بعد یہ تحریر تھا کہ میں کسی مضمون کے وسیلے سے اس قید سے رہا ہوا اور یہ سب آپ کی ہی مہربانی کا ثمرہ ہے آپ کو ضرور اس بات سے تعجب ہوگا آپ کی مہربانی سے میں کس طرح رہا ہوا آپ کو تو میری رہائی کی خبر تک بھی اب میری زبان سے ہوئی ہے آپ یہ بھی خیال فرمائینگے کہ آپ نے ہی مجھے قید کیا پھر آپ کی ہی عنایت کا میں مشکور ہوں اور اپنی رہائی کا سبب آپکی عنایت بیان کرتا ہوں مگر یہ ایک راز ہے آپ کو ایسا خیال ہرگز نہ کرنا چاہیئے مجھکو مکرر عرض کرنا پڑتا ہے کہ میں محض آپ کی مہربانی سے رہا ہوا ہوں مگر یہ کہ میں کیسے رہا ہوا اور کس لئے رہ گیا۔ یہ ایک سربستہ راز ہے جسے میں کسی طرح ظاہر کرنیکی جرأت نہیں کر سکتا اور نہ ہی تصور کر لیجیئے۔ کہ اسی قسم کے وجوہات کے خاص خدمت بھی نہیں ہو سکتا مگر ہاں جب بھگوان وہ دن کریگا۔ جس کی بہت جلدی امید ہے تو آپ کو ضرور معلوم ہو جاویگا کہ میں کس طرح رہا ہوا اس وقت آپ کو میری تمام باتوں کے صحیح ہونیکا یقین آئیگا جو کچھ کہہ رہا ہوں سچے دل اور پاک عقیدت سے لکھ رہا ہوں کوئی بد نیتی میرے دل میں نہیں ہے اسی وقت آپکو اس بات کا بھی خیال۔ معلوم ہو جائیگا کہ میں نے آپ کی مہربانی سے کیسے رہائی پائی لہذا پاک

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دل اور صاف نیت سے اپنے پچھلے قصوروں کی معافی چاہتا ہوں چونکہ بھگوان نے آپکو بہنور اور بہادر پیدا کیا ہے اسلئے امید ہے کہ آپ ضرور معافی عطا فرمائینگے اور یہ حقیر نذرانہ جو حامل رقعہ کے ہاتھ روانہ کرتا ہوں قبول فرما کر خادم کی عزت افزائی فرمائیں گے آج کی تاریخ سے میرا کوئی عیار یا ملازم بندگان عالی کی خدمت میں کوئی بے ادبی دغا یا فریب نہ کریگا۔

راقم آپ سے شرمندہ شیو سنگھ

یہ مضمون فتح سنگھ نے باواز بلند پڑھا جس کو سن کر سب اہل دربار معہ راجکمار کے حد سے زیادہ خوش ہوئے یہ چٹھی سن کر راجکمار نے کاشی ناتھ کو طلب کیا جو قید میں تھے جب چوبدار لیکر کاشی ناتھ کو دربار میں آیا تو راجکمار نے اشارہ کیا فوراً اشارہ پاتے ہی وہ رہا ہو گئے اور بہت بھاری خلعت راجکمار نے کاشی ناتھ کو دیا اور دیوان جی کی سپرد کیا پھر دیوان جی سے کہا کہ دو روز تک آپ یہاں بطور مہمان کے قیام فرمائیں پھر آپ کو جواب دیکر شیو گڈھ روانہ کیا جاویگا فتح سنگھ کو حکم دیا کہ دیوان جی اور ان کے ہمراہی لوگوں کی خاطر مدارات کرنیکا حکم دیا راجکمار نے دربار برخاست کیا اور اپنے پرائیویٹ خیمے میں داخل ہوئے اور سوچنے لگے کہ شیو سنگھ نے یہ کوئی چال نہ کی ہو پھر یہ خیال آیا کہ یہ سب فتنہ اوسی فحبہ سورج کانتا ہے یہ سب اسی نے کیا جو کچھ کئی تھی شیو سنگھ کو رہا کر دیا ممکن ہے کہ یہ بھی کوئی نئی چال ہو۔

آٹھواں بیان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پہر رات رہی قریب دربار برخواست ہوا سب لوگ اپنے خیمے
میں گئے اور تہوڑی دیر کے بعد ضروریات سے فراغت کی بہوجن وغیرہ
کرکے یہ سب پہر راجکماران چاروں کے سوائے کوئی پانچواں شخص
وہاں موجود نہ تہا۔

فتح سنگہ۔ جوتشی جی یہ تعجب سورج کا تہا تو بڑی خطا نہ نکلی جو کہہ
گئی تہی وہی کر دکہلایا۔

جوتشی۔ ہاں بیشک اس میں کس کو شک باقی ہے۔

راجکمار۔ ہاں یہ تو جو کچھہ ہے سو ہے مگر میرا خیال تو شیو سنگہ کی نسبت
بہی کچھہ ایسا ہی ہے کیوں اس کی چٹھی عجب پیچ دار ہے

فتح سنگہ۔ ہی میں تو کہتا ہوں کہ مجھے تو شیو سنگہ کی قسم کہا لینے کا
بہی اعتبار نہیں ہے۔

راجکمار۔ میں بہی تمہارا ہم خیال ہوں میرا خیال ہے کہ وہ ضرور ہمکو دغا کریگا

جوتشی جی۔ اس میں تو کوئی کلام نہیں کہ شیو سنگہ مکار ہے اور یہ بہی ضروری
ہے کہ دشمن سے غافل نہ رہنا چاہیئے مگر اس پر بہ ظاہر بہی
نہ کرنا چاہیئے کہ ہم کو تمہاری بات پر اعتبار نہیں ہے یا ہم تجہکو مکار سمجہتے ہیں

شام سنگہ۔ آپ جوتشی ہیں آپ کے ضمیر کا حال بخوبی معلوم کر سکتے ہیں
کہ آیا اس نے یہ خط دغا سے لکہا ہے یا صاف طبیعت سے

فتح سنگہ۔ ہاں جوتشی جی ذرا دیکہئیے نا۔

جوتشی جی۔ کچھہ بچار کرکے تہوڑی دیر تک انگلیوں پر شمار کرتے رہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پھر بولے اس وقت تو اُس نے جو کچھ لکھا ہے صاف نیت سے لکھا ہے مگر آگے اس کی نیت قایم رہنی معلوم نہیں دیتی مگر ہاں اس وقت تو اس نے بالکل صاف نیت سے لکھا ہے کوئی دغابازی اس کی نیت میں نہیں ہے بھگوان کرے اس کی یہی نیت قایم رہے ۔

فتح سنگھ۔ آج کل عجیب عجیب حیرت انگیز کرشمے دیکھنے میں آتے ہیں جن کو دیکھ کر عقل چکر میں آتی ہے ۔

راجکمار۔ یہی میں بھی خیال کر رہا ہوں کہ اگر اسکی نیت صاف تھی تو اپنی لڑکی کا حال صاف صاف کیوں نہ تحریر کیا اول تو اسکو خود آنا چاہئے تھا ۔

جوتشی۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں ہے ممکن ہے کوئی وجہ ایسی ہو جس نے اُسے ان دونوں صورتوں سے باز رکھا ہو ۔

شام سنگھ۔ مگر اس وقت ظاہرا تو کوئی ایسی صورت نظر نہیں آتی ہے

کمار۔ کیا آپ رمل سے نہیں دریافت کر سکتے ہیں ۔

جوتشی۔ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ طلسم میں رمل کچھ کام نہیں دے سکتا اور وہ غار بھی طلسم سے وابستہ ہے اس لئے رمل اس کا جواب دینے سے لاچار ہے

کمار۔ میری تو عقل چکرا گئی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی ۔

شام سنگھ۔ مجھے تو وہ بوڑھی شیطان کی لڑکی عیارہ معلوم ہوتی ہے

جوتشی۔ تم بھی عجیب آدمی ہو میں کہہ تو چکا ہوں کہ وہ عیاری سے بالکل بے پرواہ ہے ۔

فتح سنگھ۔ خیر جی جو ہو آگے جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا گھبرانے سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا حاصل ہے اگر شیو سنگھ دغا کریگا تو خوب ہی درست کروں گا۔

جوتشی - اب صبح کو طلسم کی طرف رجوع کی جئے آج کئی روز ہو گئے ضرور طلسم کے توڑنے میں جلدی کرنا چاہیئے۔

کمار - بیشک کل صبح سے طلسم کا کام شروع کر دینا چاہیئے۔

فتح سنگھ - چونکہ رات زیادہ آ گئی ہے اس لئے ہم لوگوں کو بھی رخصت دیجئے اور آپ بھی آرام کیجئے۔ صبح کو طلسم کا کام کرنا ہے ایسا نہ ہو زیادہ جاگنے سے آپکی طبیعت کسلمند ہو جائے۔

راجکمار نے سب کو رخصت کیا اور آپ بھی پلنگ پر تشریف لے گئے مگر تمام رات انہی خیالوں میں جاگا کئے نہ نیند نہ آئی صبح تک یہی حال رہا کبھی چندر کانتا کی رہائی کا خیال کبھی بنباسی کی یاد کبھی شیو سنگھ کی بے ایمانی کا خیال کبھی اس خطا مہ سورج کانتا بوڑھی کی باتیں یاد آتی تھیں اس سوچ بچار میں صبح ہو گئی صبح کو اٹھ کر ضروریات سے فارغ ہو کر بیٹھے ہی تھے کہ فتح سنگھ وغیرہ آ پہنچے راجکمار سب کو ساتھ لیکر طلسم کے اندر داخل ہوئے کتاب کھول کر ملاحظہ کیا وہی راستہ مل گیا اور دالان وغیرہ میں ہوتے ہوئے اس گڑھے کے قریب پہنچ گئے اس گڑھے کو کھودنا شروع کیا۔ دس ہاتھ کھود چکے تو ایک صندوق نظر آیا اس کے تختے بند پایا۔ ایک وزنی تالا بھی اس میں لگا ہوا پایا مگر تالے کے منہ پر ایک تانبے کا پتہ لگا ہوا پایا اس حفاظت کے لئے وہ پترا لگایا گیا تھا کہ تالے کے اندر مٹی نہ جانے پاوے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انہوں نے ہر چند کوشش کی کہ وہ صندوق نکالیں مگر ممکن نہ ہوا اور
وہ صندوق نہ نکلا آخر لاچار ہو کر کتاب طلسمی دیکھی اس میں یہ مضمون
لکھا پایا کہ وہ رسی جو سامنے سے تمکو ملی ہے اور وہ تالی جو اس
کے قریب سے ملی ہے اسی رسی میں باندھ کر تمام باغ میں گھسیٹتے پھرو
جہاں وہ رسی میں بندھی ہوئی تالی چپک جاوے وہاں سے دس ہاتھ کی
اوپر ناپ لینا ایک جامن کا درخت ملیگا اس درخت کے دہنی ہاتھ کی
طرف جو جڑھ ہے وہاں دس انگل ناپ کر کھودنا ایک چھوٹے سے ڈبیہ
ملے گی۔ اس میں تالی ہوگی وہ نکال لینا اسی چابی سے دروازہ کھلیگا
دراصل وہ صندوق دروازہ ہے جب وہ تختہ صندوق کا کھولنے کے قابل
نکلے اوسے تو کھودنا بند کر دینا۔ یہ مضمون پڑھ کر اور آگے کچھ لکھا ہوا
پایا اسے دیکھا تو یہ لکھا ہوا پایا کہ جب تم اس تہ خانہ میں داخل ہوگے
کوئی روشنی تمہارے ساتھ نہ ہو ورنہ سخت نقصان ہوگا کیونکہ
وہ تہ خانہ تمام بجلی سے بنایا گیا ہے۔ آگ وہاں جانیسے تمام بجلی
کی بیڑیوں میں آگ لگ جائیگی۔ اور اس جگہ تہ خانہ میں ہر طرف
سخت تاریکی ہوگی ٹٹولتے ہوئے چلے جانا آگے تم کو ایک حجرہ ملیگا
جو آگ کی طرح روشن ہوگا تماشا یہ وہاں کی تم کو روشنی میں معلوم
ہوں گے اب خیال کر دگے ہر طرف نیچے تمہیں تار پھیلی ہوئی ملے گی
پس جس قدر جلدی ممکن ہو ان تاروں کو تلوار سے کاٹ دینا اور باہر نکل جانا
راجکمار نے بموجب ہدائیت کے تمام اسی طرح کیا۔ اسی ترکیب سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چابی نکالی کوٹھڑی تک پہنچے۔ اور تار کو کاٹ کر باہر نکل آئے ہا
باہر آکر راجکمار نے دریافت کیا کہ ابھی کتنا دن باقی ہے
جوتشی جی بولے ابھی سورج غروب ہونے میں دو گھنٹے کا عرصہ ہے
راجکمار بولے دو گھنٹے کے واسطے کیا کام شروع کریں اب لوٹ
چلنا چاہیئے کل سے پھر کام شروع کریں گے سب نے اس رائے
کو قبول کیا اس راستہ کو بند کرکے باغ سے نکل کر راستہ طے کرتے
ہوئے قریب شام کے لشکر میں اس کھنڈر سے نکل کر خیمے میں داخل ہوئے
راجکمار پوجا وغیرہ سے فارغ ہوئے ادھر سب عیار بھی پوجا وغیرہ
کرکے بھوجن سے فارغ ہو کر راجکمار کی خدمت میں آن موجود ہوئے
راجکمار پہلے ہی سب کاموں سے فارغ ہو کر تیار بیٹھے تھے فتح سنگھ
سے بولے آج میری طبیعت بہت پریشان ہے چلو ذرا جنگل میں چل کر
دل بہلا دیں فتح سنگھ نے کہا چلیئے۔ غرض راجکمار گھوڑے پر سوار ہوئے
اور سب عیار پیدل ساتھ ساتھ چلے سیر کرتے ہوئے چلے جاتے تھے کہ
یکایک راجکمار کے سامنے ایک بونا عجیب قطع کا حبشی صورت آن کر
کھڑا ہو گیا بہت ہی چھوٹا قد گھونگر والے بال سیاہ رنگ بڑی بڑی
آنکھیں۔ موٹے موٹے ہونٹ ٹاٹ کی دری پہنے ہوئے اس پر لیس
لگی ہوئی سر پر کمبل کی ٹوپی ہاتھ میں ایک خوشنما لفافہ لئے ہوئے راجکمار
کو سلام کرکے کھڑا ہو گیا راجکمار نے دریافت کیا ؟
راجکمار۔ کیوں لڑکے کیا ہے تو کس کے پاس سے آیا ہے کس کو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتا تو ہم اچھی طرح دریافت کر لیتے۔ چار کا دیوچیل کی پوجا کے بغیر نہیں ہوتا
جوتشی جی نے کچھ شمار کیا۔ اور بولے نہیں یہ عیار نہیں ہے بلکہ اسکی یہ
اصلی حالت ہے۔ یہ سنکر فتح سنگھ کے غصہ کی کوئی انتہا نہ رہی فوراً بول اٹھے
فتح سنگھ۔ او خبیثوں کی خالہ شیطان کی بیٹی اگر اپنی خیریت چاہتی ہے تو
جہاں سے بہت جلدی جان بچا کر نکل جا ورنہ ایک بال بھی سر پر سلامت
نہ رہیگا۔ ہم لوگ اس قول سے جو کہ تجھے دے چکیں ہیں مجبور ہیں۔ ورنہ
ابھی تیری وہ دشا کرتے۔ کہ تجھے ایسی انوچیت کا مزہ آجاتا۔ مگر خیر ہم اس قول کی
وجہ سے تجھے اجازت دیتے ہیں۔ کہ فوراً خیمے سے باہر ہو جا۔ ورنہ وہ سزا پائیگی
کہ عمر بھر پچھتائیگی۔ ایسی ایسی بوڑھی چڑیلیں بھی راجکمار پر عاشق ہو دیں۔ بھگوان
کی شان گدھے کو اسپ عربی کی برابر کا دھیان:۔

بوڑھیا پیارے بیر ندر اگر میری بات نہ مانوگے۔ تو سخت پچھتاؤگے ہاتھ
ملتے رہ جاؤگے افسوس کے سوائے کچھ نہ پاؤگے۔ کیونکہ میرے ایک شارے
میں تمہارا بنا بنایا کام سب بگڑ جائیگا۔ اب میں تمکو بتاتی ہوں۔ کیوں فتح سنگھ کاشی
ناتھ کو لیکر گئے تھے۔ تالہ نہ کھول لیا۔ فاد کیا عیاری ہے۔ اپنے مکان
کا تالہ کھولنے میں خود لاچار ہو گئے۔ آخر کاشی ناتھ کو لیکر واپس آنا پڑا
میں سچ کہہ دیتی ہوں۔ کہ وہ میرا ہی کام تھا۔ اور اب اگر شمبو سنگھ کو رہا
کر دونگی۔ اس کے بعد ایسا شراب زہر پان کر دوں۔ کہ تمام عمر اس کو نہ
اٹھا سکو۔

یہ کہکر بوڑھیا نے بڑی غضبناک حالت سے فتح سنگھ راجکمار وغیرہ :۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو دیکھا۔ لال لال چھوٹی آنکھیں نکالتی ہوئی اُٹھی۔ اور بکتی ہوئی خیمے
سے نکل گئی۔ فتح سنگھ نے شام سنگھ کو اس کے پیچھے جانے کا اشارہ کیا۔
یہ فوراً اُٹھکر اس کے تعاقب میں روانہ ہوئے۔ انکے جانے کے بعد
بڑی دیر تک خاموشی تمام خیمے میں چھائی رہی۔ آخر راجکمار نے اس
خاموشی کے قفل کو اس طرح توڑا۔

راجکمار۔ فتح سنگھ یہ دلالہ شیطان کی خالہ بڑھیا حفظامہ تو بڑی آفت معلوم
ہوتی ہے۔ دیکھو تو کس صفائی سے کہتی ہے۔ کہ کانشی کو قید نہ کیا۔ لیکن
کیونکر چھپ چلے آئے۔ ایسی بڑے پر عیاری کا دعوے کرتے ہو کہ اپنے
مکان کا تالہ نہ کھولا گیا۔ آخر یہ معاملہ کیا ہے۔ کچھ تم سمجھے۔

فتح سنگھ۔ اس معاملہ میں بھی اس سے زیادہ واقفیت نہیں
رکھتا جس قدر کہ آپ ہاں۔ شام سنگھ گیا ہے۔ دیکھئے ضرور کچھ نہ کچھ
پتہ لائے گا۔ یا مکان دیکھ کر آئے گا۔

راجکمار۔ اگر شیو سنگھ چھوٹ گیا۔ تو واقعی یہ جو کچھ کہتی ہے۔ اسکو سچ
سمجھنا چاہیئے۔ ورنہ اگر وہ نہ چھوٹا تو پھر یہ فقط ڈرا دا ہی ڈروا ہے

فتح سنگھ۔ بیشک سچ نکلا تو اُس کی جان کی خیر نہیں۔ بغیر مارے نہ
چھوڑوں گا۔ ایسی شیطان کی بچی کو کیوں چھوڑوں گا۔ جو بھگوان کو
صدمہ پہنچائے۔

جو قسمتی پھر سولے مارنے کے کام بھی تو چلے گا۔ اسی کو مارنا ثواب ہے
کیونکہ مودی کو ایذا پہنچانے کے قبل قتل کرنا شاستر کا پرنام ہے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

موذیوں سے خود کو بچانا۔ ایشور کے بھگتوں کا پہلا کام ہے۔

فتح سنگھ۔ ہم راجکمار کے قول کے جنبے کے اندر تک پابند تھے اب ساری عمر کا تو راجکمار نے قول نہ دیا تھا۔

راجکمار۔ جیسی مرضی مگر ہائے مجھے کیا خبر تھی۔ کہ راجکماری کی محبت میں یہ دن بھی پیش آئے گا۔ مگر خیر جان سے زیادہ پیاری چیز کا ناتا کے لئے سب کچھ گوارا ہے۔

جولشی۔ راجکمار کسی اندیشے کو دل میں راہ نہ دیں یہ دلالہ آپکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی

فتح سنگھ۔ آپ بے فکر رہئے۔ ضرور ہم اس کا پورا پورا انتظام کریں گے۔

راجکمار۔ آجکل تم لوگ تو عیاری کے قابل نہ رہے جو کچھ دعویٰ کرسکو تمہاری عیاری میں تو بٹہ لگ گیا۔ اب تم اس قابل نہیں ہو کے زور کے ساتھ کوئی دعویٰ کر سکو۔ چند عورتوں نے تمہیں ناکوں چنے چبوا دیے ہیں کچھ بنیاسی کا بھی پتہ لگایا ہوگا۔ جو اس کا انتظام کرو گے۔

راجکمار کے طعنے نے فتح سنگھ کے کلیجے میں چھید کر دیا۔ مارے غصہ کے برا حال ہو گیا۔ مگر ضبط کیا۔ اور خاموش ہو گئے۔ کوئی جواب تو دیا۔ مگر نیچے سے اٹھ کر چلے۔ اور چلتے وقت جولشی جی کو آنکھ سے ساتھ رہنے کا اشارہ دیا۔ جولشی جی بھی ان کے پیچھے خیمے سے نکل گئے۔ اور سیدھا جنگل کا راستہ لیا۔ ادھر راجکمار پر اس بات کا اسقدر صدمہ تھا۔ کہ کچھ خیال نہ رہا۔ شام تک اسی ادھیڑ بن میں پڑے رہے۔ شام ہونے کے قریب ان کو فتح سنگھ کا خیال آیا۔ چوبدار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو بلانے کے لئے روانہ کیا۔ چوبدار نے جاکر دیکھا۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ یہاں
نہیں ہیں۔ چوبدار نے آکر عرض کیا۔ کہ اُنکے خیمے سے تو یہ پتہ لگا کہ وہ
جب سے راجکمار کی خدمت میں گئے۔ پھر واپس نہیں آئے۔ اب راجکمار کو معلوم
ہوا کہ جسے یہ طعنہ دیا تھا۔ وہ فتح سنگھ کو بُرا لگا ہوگا۔ اسی فکر میں کہیں چلا گیا ہوگا۔
راجکمار کو بڑا فکر پیدا ہوا۔ کہ اگر پتہ نہ لگا۔ تو فتح سنگھ بھی لشکر میں نہ آئینگے۔
اب خود کو لعنت ملامت کرنے لگے۔ اس عرصہ میں رات ہوگئی آخر راجکمار
نے خود ان کی تلاش میں جانے کا ارادہ کیا تھا۔ پھر خیال آیا کہ رات بھر اور
انتظار کر لوں شاید آجائیں نہیں تو صبح کو خود جاکر ان کو تلاش کرونگا لشکر
میں واپس لے آؤنگا۔ نہ مانینگے تو معافی مانگ لونگا۔ یہ کہہ دونگا۔ کہ میں
اس وقت اپنے اختیار میں نہ تھا۔ یہ خیال کرکے راجکمار آرام کرنے کے لئے خیمے میں
گئے اور فتح سنگھ اپنی حماقت پر افسوس کرتے ہیں۔ نیند نہ آئی۔

ساتواں بیان

وہ بوڑھی عورت لشکر سے نکل کر شہر کی طرف چلی شام سنگھ بھی اُسکی
نظر سے بچتے ہوئے اس کے پیچھے چلے آخر وہ عورت انکو خوب جگہ
دیتی پھری۔ ایک جنگل سے پہاڑ کے نیچے آگئی۔ جب اس پہاڑ کے قریب
پہنچی۔ تو شام سنگھ ایک درخت کے نیچے جو اس پہاڑ کے مقابل تھا بیٹھ
گئے۔ کہ یہ دیکھا کہاں جاتی ہے وہ بڑھیا برابر سیدھی چلی گئی۔ اور سیدھی
پہاڑ کی چوٹی پر چلی گئی۔ جب وہ ایک درخت کے پاس پہنچی۔ تو اسنے پلٹ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کر دیکھا۔ کہ کوئی میرا تعاقب تو نہیں کرتا۔ اس طرف سے اطمینان کر گئے
کیونکہ شام سنگہ پہاڑ کی آڑ میں تھے۔ اس لئے اس کی نظر اس پر نہ
پڑی اخیر وہ اطمینان ہونے پر اس کہوہ کے اندر داخل ہو گئی شام سنگہ
اس درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے صبح تک برابر انتظار کرتے رہے اخیر صبح
ہو گئی مگر وہ بوڑہی اس کہوہ سے نہ نکلی۔ نہ کوئی اور آیا گیا۔ صبح کو شام
سنگہ۔ اپنی جگہ سے اٹھہ کر اس کہوہ کے درے میں داخل ہوئے اس
قدر تاریکی تہی۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سوجہتا تہا یہ بہی اس کہوہ میں داخل ہو گئے
برابر ایک گہنٹہ تک یہ چلتے رہے اخیر ایک طرف روشنی معلوم ہوئی اسطرف
جلدی جلدی چلے جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ بہی اسی طرح کا درہ ہے جس میں
داخل ہوئے تہے اس کے باہر نکلے تو خود کو ایک وسیع میدان میں پایا انکو یہ
خیال پیدا ہوا۔ کہ ممکن ہے اسی میدان میں کسی جگہ اس ولالہ نے اپنا مسکن بنایا ہو
اور لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا ہو یہ خیال کر کے اس میدان میں پہاڑ
کے اوپر نیچے ہر طرف تلاش کیا مگر کوئی سراغ نہ ملا اخیر ان کا ارادہ ہوا کہ چلو
لشکر کو چلیں مگر وہاں ان کو یہ معلوم ہوا کہ کس طرف جانا چاہئیے کیونکہ
یہ میدان ان کو کبہی پہلے دیکہنے میں نہ آیا تہا اخیر مجبور ہو کر پہر اسی کہوہ کے
درسے واپس ہوئے باہر نکل کر لشکر کا راستہ لیا مگر دل میں اس بوڑہی
کو ہزار دل لگالیاں دے رہے اور اس پر دانت پیس رہے تہے کہ کرنی
کیا تہا اگر وہ سامنے ہوتی تو ضرور وہ اس کو مار ہی ڈالتے غرض یہ کہ قریب
دوپہر کے یہ لشکر میں داخل ہوئے اور سیدہے راجکمار کے پاس پہنچے۔ دیکھا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجکمار بھی اودا س بیٹھے ہیں بہادر سنگھ پاس بیٹھے ہیں راجکمار نے شام سنگھ سے دریافت کیا۔ کہو اس بوڑھی خطامہ کا کیا پتہ لائے شام سنگھ بولے اس شیطان کی دختر نے ایسا دھوکا دیا ہم بھی مان گئے۔

راجکمار۔ یہ کون سی نئی بات ہے۔

شام سنگھ۔ یہ آپ نے کیا فرمایا کیا روز ہم لوگ دھوکا کھاتے ہیں۔

راجکمار۔ روز نہیں تو اکثر تھوڑے دن سے تو ایسا ہی ہوتا ہے تم کیا بلکہ تمہارے استاد تک دھوکا کھاتے ہیں خیر خلاصہ کہو کیا واقعہ پیش آیا۔

شام سنگھ۔ میں اس کے پیچھے لگا ہوا ایک پہاڑ تک گیا۔ میں درخت کے نیچے بیٹھا اس کی حرکات کو دیکھنے لگا وہ ادھر ادھر دیکھ کر ایک درے میں داخل ہوئے میں بیٹھا کہ ضرور اس کا مکان یہی ہے اسی انتظار میں صبح تک اس درخت کے نیچے بیٹھا رہا مگر کوئی وہاں سے نہ نکلا اور نہ وہ بوڑھی باہر نکلی صبح کو میں بھی اس کھوہ کے درے میں داخل ہوا جب باہر نکلا تو خود کو ایک دوسرے میدان میں پایا ہر چند تلاش کیا مگر کوئی پتہ نہ ملا آخر مجبور ہوکر واپس آیا۔ افسوس کیسی فاش غلطی ہوئی اگر اسی وقت اس کے پیچھے داخل ہوتا تو ضرور کچھ نہ کچھ تو پتہ ملتا یہ سنکر کمار اور بھی رنجیدہ ہوئے کہ کسی کی پیش نہیں جاتی آخر شام سنگھ نے راجکمار سے دریافت کیا کہ استاد اور جوتشی جی نظر نہیں آتے کہاں گئے راجکمار بولے تمہارے جانے کے بعد میرے منہ سے یہ نکل گیا کہ تم خود کو عیار کہتے ہو شرم کرو کہ تم سے چند عورتوں کا کھوج نہیں لگ سکتا اور وہ روز نئی عیاری کرتی ہیں اور ہمیشہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہمیں دھوکا دیجاتی ہیں آج کل تمہاری عیاری ختم ہو چکی ہے بس یہ حملہ انکو
ناگوار گذرا اور جوتشی جی کو ساتھ لیکر اسی وقت کہیں چلائے واقعی میں
اپنی غلطی پر پشیمان ہو رہا ہوں اور ان کے اس وقت تک نہ آنے سے میرا
دل بہت پریشان ہو رہا ہے۔ اب میرا ارادہ ہے کہ خود انکی تلاش میں جاؤں
شام سنگھ۔ واقعی اس طرح استاد کا جانا خالی از علت نہیں ہوگا وہ ضرور
کوئی نمایاں کام کرکے آدینگے اس طرح لشکر میں نہ آوینگے
راجکمار۔ میں تو فتح سنگھ کی تلاش میں جاتا ہوں یہ کہکر اپنی سواری کا گھوڑا
طلب کیا گھوڑا تیار ہوکر آیا راجکمار اس پر سوار ہوکر چاہتے ہیں کہ لشکر سے
باہر نکلیں کہ یکایک صحرا کی طرف سے گرد اڑتی دیکھا تو فتح سنگھ جوتشی جی کو
چلے آتے ہیں آج ان کا چہرہ معمول سے زیادہ بشاش معلوم ہوتا ہے کچھ
کچھ مسکراہٹ چہرے پر پائی جاتی ہے راجکمار جلدی سے گھوڑے سے اترے اور
فتح سنگھ کو گلے سے لگا لیا۔ فتح سنگھ نے دریافت کیا کہ اس وقت کس طرف جانے
کا ارادہ تھا راجکمار نے سب حال اس سے آخر تک کہہ سنایا بولے میں
تو تمہاری تلاش میں چلا تھا خوب ہوا جو تم آگئے فتح سنگھ بولے آپ نے کسواسطے
واسطے کیوں اس قدر تکلیف اٹھائی میں تو ایک کام سے گیا تھا واپس
آجاتا کیا میں اکثر جایا نہیں کرتا راجکمار بولے وہ جانا اور ہوتا ہے خیر
یہ تو بتاؤ جس کام کے لئے گئے تھے اس کا کچھ سراغ لگا یا نہیں۔
فتح سنگھ۔ کیوں نہیں لگا اور ضرور لگا۔
راجکمار۔ اچھا سناؤ کیا سراغ لگا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ ۔ یہ میں نہیں بتا سکتا وقت آئیگا اس وقت آپ پر خود بخود اظہار ہو جائیگا ؂
راجکمار ۔ کچھہ تو بتاؤ؟
فتح سنگھ ۔ اس وقت تو ایک لفظ نہ بتاؤں گا ؟
راجکمار ۔ کیا مجھ سے پوشیدہ رکھنے کی بات ہے ؂
فتح سنگھ ۔ فرض کی جئے کہ ایسا ہی ہے آپ ضد کیوں کرتے ہیں جس طرح سمجھا دیں مان لیا کرو ؂
راجکمار خاموش ہو گئے پیر اسکے متعلق کوئی سوال نہ کیا مگر شام سنگھ سے نہ رہا گیا
شام سنگھ ۔ استاد مجھے تو بتا دو !
فتح سنگھ ۔ ہرگز نہیں جب کمار کو نہ بتایا تو تو کیا چیز ہے ؂
شام سنگھ ۔ میں تو وہ چیز ہوں کہ آپ سو باتیں کر کے بتائیں گے ؂
فتح سنگھ ۔ کیوں نہیں تم میں کرامات ہی ایسی ہی جس نہیں کیا لگتا ہے ؂
شام سنگھ ۔ نہیں استاد جس تو نہیں لگا البتہ تمہارے نام کو بٹہ لگا بیٹھا ہوں
فتح سنگھ ۔ بس اب چپ رہ مغز کیوں کہا گیا ؂
یہ لوگ آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ چوبدار نے آ کر عرض کی کہ در دولت شمگڑھ کا دیوان باریابی کا امید وار ہے ان لفظوں نے بجلی کا کام کیا
راجکمار نے فتح سنگھ کیطرف دیکھا فتح سنگھ نے جوتشی کی طرف جو تشی نے شام سنگھ کیطرف پر فتح سنگھ نے راجکمار کو کچھہ اشارہ کیا راجکمار بولے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پانچویں۔ اپنے سرکار کے پاس۔
راجکمار۔ تمہارے مالک کا نام۔
پہلی۔ نہیں بتا سکتے۔
کمار۔ کچھ ہرج ہے۔
پہلی۔ ضرور۔
کمار۔ کچھ بتاؤگی بھی کیسے معلوم ہو۔ کہ تم کس کی ملازم ہو۔
پہلی۔ ہماری مالک راجکمار ہے۔ جس کی تصویر ہر وقت ہم لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔
راجکمار۔ مجھے انہیں کے پاس لے چلو گی۔
پہلی۔ نہیں اُن کے تصویر کے دربار ہیں۔
راجکمار۔ میں تو خاص مالک کے سوا کسی کے پاس نہ جاؤنگا۔
پہلی۔ انکا تو سامنا ہو ہی نہیں سکتا۔ ہم نے نہیں دیکھا۔
راجکمار۔ تم نے بھی نہیں دیکھا۔
پہلی۔ ہاں ہم اپنی اپنی راجکماری کی تصویر اسی لئے رکھتے ہیں کہ گڑبڑ نہ ہو
کمار۔ تو کیا یہاں کئی راجکماری ہیں۔
پہلی۔ یہاں دو راجکماری کی حکومت ہے کوئی نام نہیں لے سکتا تصویر پہنچانتی ہیں۔ کہ یہ کس کی ملازم ہیں۔ سوائے تصویر کے سامنا بھی نہیں نہیں ہوتا۔ جو کچھ عرض کرنا ہوتا ہے تصویر سے عرض کرتے ہیں۔
کمار۔ وہ تصویر تو دکھاؤ۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پہلی۔ شوق سے یہ کہکر اُس نے اپنی گلی میں پڑی ہونی چھوٹی سی تصویر دیکھا جسے دیکھ کر راجکمار حیرت میں رہ گئے۔ کیونکہ یہ تصویر چندر کانتا کی تہی۔ اب راجکمار سوچنے لگے۔ کہ راجکمار یہاں کیسے آئی وہ یہاں کی مالک کیسے ہوئی۔ اسکا راج تو پاٹن ہے بھلا دریافت تو کروں۔

کمار۔ یہ کون سا شہر ہے۔ اس کا کیا نام ہے۔

دوسری۔ اس شہر کا نام ہے۔ چتر نگر۔

کمار۔ اس کا نام کب سے پڑا۔

دوسری۔ ہزار ہا برس ہوئے جب سے یہی نام ہے یہ تصویر بہی پشت ہا پشت سے ہمارے خاندان میں چلی آئی ہے۔ ہمارے پشتین اسی سرکار کی ملازم رہی ہیں۔ ہمارے بزرگوں کو ملی ہوگی۔

کمار۔ اور جب سے یہی کماری راج کرتی ہے اور نہیں؟

دوسری۔ اس کا حال ہمیں نہیں معلوم ہمنے دیکھا تو ہی نہیں ہمیں کیا معلوم ہو رہی ہے۔ یا جوان وہ ہیں یا اور ہم تو اس تصویر کے ملازم ہیں۔

کمار۔ دربار کون کرتا ہے۔

دوسری۔ تصویر جو راجکماری ہے اس کے سامنے دربار لگتا ہے حکم احکام وہی تصویر جاری کرتی ہے۔

کمار۔ میں تو تمہاری باتیں سن کر پاگل سا ہو گیا ہوں یہ باتیں کب ممکن ہیں اچھا مجھے وہاں لے چلو۔

دوسری۔ آپ گھبراتے کیوں ہیں ہم آپکو گرفتار کرکے اسجگہ لے چلتے ہیں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تیسری لی نہیں آپ ان کی باتوں کا کب تک جواب دو گی انکو گرفتار کرکے اپنے مالک کے پاس چلو یہ تو جان بچا کر بھاگنا چاہتے ہیں

چوتھی لی نہیں نہیں یہ ضرور کسی رئیس کا لڑکا معلوم ہوتا ہے اُن کی باتوں کا جواب دینے میں کیا ہرج ہے ان کو عزت کیساتھ دربار میں لے چلو مگر قید کرکے ہاں ان کا نام تو دریافت کر لو۔

کمار ـ میرا نام بیرندر سنگھ

چوتھی لی بولی بھگوان نے دن پھیر دیئے یہ تو بڑے پکے چور ہیں ان کو گرفتار کرکے لیچلو بہت انعام ملیگا اب سب نے اس طرح کمار کو اپنے ساتھ لیا آدھی آگے اور آدھی پیچھے لیکر چلیں۔ ایک کونے میں باغ کے دوسرا دروازہ تھا اس دروازے سے لیکر راجکمار کو دوسری طرف نکل گئیں یہ دوسرا باغ جس میں راجکمار داخل ہوئے بہت سجا ہوا تھا جتنے سے زیادہ روشنی دیکھی دیکھا کئی چوبدار سونے چاندی کے عصے ہاتھ میں لئے پہرہ دے رہے ہیں ان کے علاوہ اور بھی آدمی ٹہلتے نظر آئے مگر ان عورتوں سے کسی نے کوئی بات نہیں کی نہ ان کو روکا ٹوکا وہ سب کے سب راجکمار کو لے کر ایک دیوان خانے میں داخل ہوئیں جو نہایت ہی آراستہ تھا جس کی سجاوٹ دیکھکر راجکمار حیرت میں رہ گئے کمار کی نظر پہلے اس تصویر کو تلاش کرنے لگی دیکھا سامنے سونے کے سنگاسن پر تاج پہنے ایک بڑی قد آدم تصویر رکھی ہے اب جو خیال کیا تو وہ تصویر راجکماری چندرکانتا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی تھی دونوں طرف صبار فتار اور ماہ رخسیار مہ جبیں پنکھا ہلا رہی ہیں خیال کیا تو وہ بھی تصویریں تھیں بڑے بڑے سردار بیٹھے نظر آئے جو قیمتی وردیاں پہنے خاموش باادب بیٹھے ہوئے تھے دربار میں خاموشی کا عالم طاری تھا راجکمار پر بھی رعب چھا گیا۔ خاموش سامنے کھڑے ہو گئے۔ وہ عورتیں بھی اس کے پیچھے کھڑی ہو گئیں ؎

تصویر۔ یہ کون ہے ؎

پہلی عورت } حضور یہ اپنا نام بیر ندر سنگھ بتاتے ہیں۔ انہوں نے ہی وہ طلسم توڑا ہے ؎

تصویر۔ اوہو جب تو انہوں نے بہت نقصان ہماری دولت کا کیا ہے اس کو لے جا کر حفاظت سے نظر بند رکھو حکم پانا تو دربار میں لانا ؎

اس کے بعد وہ عورتیں کمار کو ایک عمدہ کمرے میں لائیں یہ کمرہ بھی سجا ہوا تھا راجکمار ایک قالین پر جو صدر میں بچھا تھا گاؤ تکیہ سہارا لگا کر بیٹھ گئے اور سوچنے لگے یہاں تک کہ بہت عرصہ ہو گیا کمار اسی طرح سوچتے رہے۔ آخر پیاس معلوم ہوئی دیکھا تو ایک لونڈی باندھے کھڑی ہے اس سے پانی طلب کیا سونے کے کٹورے میں اس نے پانی لا کر دیا ٹھنڈا پانی راجکمار نے پیا اور پھر اسی سوچ میں غرقاب ہو گئے پانی سے دماغ کو بہت کچھ فرحت پہنچائی نیند نے اتنا غلبہ کیا راجکمار اسی تکیہ سے لگ کر سو گئے ؎

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بارہواں بیان

ادھر لشکر میں صبح کو فتح سنگھ اٹھ کر کمار کے خیمے میں داخل ہوئے پلنگ خالی پایا پیروں تلے کی زمین نکل گئی۔ تمام لشکر میں تلاش کیا کہیں پتہ نہ ملا جوتشی جی نے رمل سے دریافت کیا۔ تو صرف اتنا ہی معلوم ہوا کہ کمار کو چند عورتیں لے گئیں ہیں اور صورت کے علاقے میں ایک مکان ہے اس میں قید ہے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا ؛

فتح سنگھ کو سخت حیرت ہوئی کہ صورت میں تو کوئی راجکمار کا دشمن نہیں ہے کیونکہ وہ اپنا راج ہے سب رعایا راجکمار پر جان نثار کرتی ہے دشمن قید کرنیوالا کون پیدا ہو گیا ہے غرض تینوں عیاروں نے بہادر سنگھ کو لشکر سپرد کیا اور آپ راجکمار کی تلاش میں صورت کی طرف روانہ ہوئے طلسمی کتاب جو پلنگ پر راجکمار کے پڑی ملی تھی وہ بھی بہادر سنگھ کے سپرد کر گئے رات کو جنگل میں پڑے رہے صبح کو پھر روانہ ہوئے صورتیں تبدیل کر کے صورت کے دربار میں پہنچے ہر طرف سراغ لگایا پتہ نہ لگا اب یہ لوگ ایک طرف دربار میں خاموش کھڑے ہو کر دیکھنے لگے کہ شاید کوئی حال معلوم ہو سکے یہ لوگ کھڑے ہوئے تھے کہ کوئی جاسوس حاضر ہوئے جن کی صورت دیکھکر سب کے سب حیران ہو گئے فتح سنگھ کے والد دیوان کرن سنگھ نے ان جاسوسوں سے دریافت کیا کہ تم لوگ اس قدر پریشان کیوں ہو کہاں سے آتے ہو ؟ تا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاسوس۔ راجکمار کے لشکر سے آتے ہیں ۔

کرن سنگھ۔ کیا خبر لائے ہو جلدی بیان کرو ۔

جاسوس۔ دو روز سے راجکمار لشکر سے غائب ہیں تینوں عیار ان کی تلاش میں گئے ہیں ۔

کرن سنگھ۔ کیا راجکمار بن کہیں چلے گئے ۔

جاسوس۔ نہیں ان کو کوئی چرا کر لے گیا اور مرا لینے والی بھی عورتیں ہیں قید بھی صورت کے علاقہ میں کیا ہے ۔

کرن سنگھ۔ یہ سب حال کس طرح معلوم ہوا ۔

جاسوس۔ سوم دت جوتشی نے رمل سے دریافت کیا ۔

کرن سنگھ۔ سخت تعجب ہے یہاں تو کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے ۔

جاسوس۔ اور سنیئے ان کے جاتے ہی لشکر پر تازہ آفت آئی ۔

کرن سنگھ۔ بھگوان خیر کرے لشکر پر کیا آفت آئی ۔

جاسوس۔ شیو سنگھ نے موقعہ پا کر حملہ کر دیا اور تمام لشکر کو شکست فاش ہوئی بہادر سنگھ سپہ سالار نے بہت کچھ بہادری دکھائی مگر وہ بھی سخت زخمی ہوئی تمام مال اسباب لٹ گیا لشکر شکست کھا کر فرار ہو گیا ۔

کرن سنگھ۔ مگر پہلے تو تم خبر لائے تھے کہ شیو سنگھ نے اطاعت اختیار کی

جاسوس۔ وہ خبر بالکل درست تھی مگر موقعہ پا کر وہ بے ایمان ہو گیا بہادر سنگھ گرفتار ہو گئے راجہ رندھیر سنگھ کی آنکھیں یہ بات سن کر غصے سے لال ہو گئیں فوراً دیوان کرن سنگھ کو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حکم دیا کہ جس قدر لشکر موجود ہے اس کو تیاری کا حکم دو۔ میں خود اس نامرد کو سزا دوں گا۔ اسی وقت کوچ کر دوں گا۔

کرن سنگھ بہت بہتر ہے سرکار کی آمد کی خبر سن کر بھاگی ہوئی فوج سب حاضر خدمت ہو جائیگی۔

یہ باتیں سنکر فتح سنگھ شام سنگھ اور جوتشی جی کے ہوش اڑ گئے۔ مگر اور کوئی تازہ خبر سننے کیلئے کھڑے رہے پھر دو جاسوس اور آئے اُن سے بھی دریافت کیا گیا۔

جاسوس کمار کے غائب ہونیکے بعد عیار تلاش میں گئے بہادر سنگھ گرفتار ہو گئے فوج بے سردار بھاگ گئی۔ مہاراج بجے سنگھ یہ خبر پا کر شیوگڈھ پر چڑھائی کر کے جاتے ہیں۔ راستہ میں خبر ملی کہ بہادر سنگھ کے گرفتار ہونیکے بعد رات کو مہاراج شیو سنگھ بھی اپنے پلنگ پر سے غائب ہو گئے ایک رقعہ اُن کے بستر پر پڑا ہوا ملا کہ اس بے ایمان نے اپنی قسم توڑ دی اس لئے اب یہ تمام عمر اس قید سے رہائی نہ پائیگا اس کے بعد سنا کہ بہادر سنگھ بھی خود بخود رہا ہو گئے اور اسی جگہ آکر ڈیرہ ڈالا بھاگی ہوئی فوج آنے لگی ہے یہ خبر پا کر راجہ رندھیر سنگھ نے دیوان کرن سنگھ نے کہا کہ جو کچھ ہو مہاراج بجے سنگھ نے شیوگڈھ پر چڑھائی تو کر ہی دی ہے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھی چڑھائی کر دیں اور شیوگڈھ کو فتح کر کے یہ جھگڑا ہی صاف کر دیں۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان کرن سنگھ۔ یہ رائے بہت ہی مناسب ہے ۔

یہ باتیں سنکر تینوں عیار وہاں سے باہر آئے شہر کے باہر آکر آپس میں صلاح کرنے لگے کہ اب کیا کیا جائے ۔

شام سنگھ۔ جو کچھ بھی ہو مگر پہلے راجکمار کو تلاش کرنا ضروری ہے

فتح سنگھ۔ جوتشی جی آپ لشکر میں جائیں۔ ہم راجکمار کی تلاش میں جاتے ہیں ۔

جوتشی۔ نہیں میری رائے میں چلو۔ پہلے اس غار میں چلیں ۔

فتح سنگھ۔ وہ تو بند ہے ۔

جوتشی۔ چلو تو سہی شاید کسی ترکیب سے کھل سکے ۔

فتح سنگھ۔ اگر وہ کھل بھی گیا تو فائدہ ؟

جوتشی۔ تم ضد نہ کیا کرو ۔

فتح سنگھ۔ آپ کی مرضی ۔

اس کے بعد تینوں عیار کی طرف روانہ ہوئے ۔

تیرہواں بیان

راجکمار کی آنکھ جو کھلی تو خود کو ایک چشمے کے کنارے ایک پتھر کی چٹان پر لیٹے ہوئے پایا۔ ایک رومی قالین اور ایک ریشمیں چادر اوڑھنے کے لئے پاس رکھے پائی۔ سخت حیران ہوئے سامنے دیکھا تو شیو سنگھ مہاراج کو ایک چٹان پر بیٹھے اب راجکمار سمجھے کہ یہ وہی غار ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہاں شیو سنگھ کو فتح سنگھ نے قید کر دیا تھا اب خیال آیا کہ شیو سنگھ تو چھوٹ گیا پھر یہاں کیسے آیا پھر اوپر نظر کی تو راجکماری کو مع صبا رفتار کے ادسی عالت میں پایا چند رلکھہ تکلیف پاکر کملا گیا ہے مکھ پر گرد جم رہی ہے سر کے بال پریشان ہیں پہنی ہوئی ساڑی پہنی ہے وہ بہی میلی ہو گئی ہے صبا رفتار راجکماری کا منہ اپنے چادر سے صاف کر رہی ہے یہ دیکھ کر راجکمار بچین ہو گئے آنکہوں سے آنسو جاری ہو گئے گلا رک گیا شرم کے مارے سامنے نہ گئی وہاں سے اٹھ گئی ایک درخت کی آڑ پکڑ کر دیکھنے لگے اور دل میں سوچنے لگے کہ اب کیا کروں کونسا منہ لیکر سامنے جاؤں کمار اسی خیال میں پڑے ہوئے سوچ رہے تھے کہ یکایک دیکھا سامنے سے فتح سنگھ جوتشی اور شام سنگھ چلے آتے ہیں۔ فتح سنگھ نے جس وقت راجکمار دیکھا دوڑ پیروں پر گر پڑے کمار نے جوش محبت سے بیتاب ہو کر گلے سے لگا لیا۔ جوتشی جی کو ڈنڈوت کیا۔ اور بولے دیکھو فتح سنگھ وہ سامنے راجکماری اور صبا رفتار کس مصیبت میں گرفتار ہیں ؟

فتح سنگھ۔ آپ نے ان سے کچھ بات چیت بہی کی ؟

کمار۔ نہیں مجھے تو ان کے سامنے جاتے شرم آتی ہے ؟

فتح سنگھ۔ آپ اتنے روز سے سوچ رہے ہیں ؟

کمار۔ اتنے روز سے کتنے روز سے کیا کہتے ہو ؟

فتح سنگھ۔ خوب آپ جب سے لشکر سے آئے ہیں۔ یہی سوچ رہے ہیں آج کتنے روز ہوتے کیا انجان بنتے ہو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کمار۔ مجھے تو یہاں آئے ایک گھنٹہ سے زیادہ نہیں ہوا دیکھو وہ ہمارا بستر ہے۔

فتح سنگھ کی نے قالین اور چادر دیکھی عجب حیرت میں ہو گئے پھر دریافت کیا آپ اتنے روز تک کہاں رہے آپ کو دیکھ کر میں تو یہ خیال کرتا تھا کہ آپ راجکماری کو دیکھنے سے بیتاب ہو کر یہاں چلے آئے ہیں

کمار کہ یہ تمہارا خیال ہے میں اپنی خوشی سے لشکر سے نہیں آیا تھا معلوم نہیں مجھے کون لشکر سے لے آیا تھا۔

فتح سنگھ کہ چہ خوش اس وقت تک بھی آپ کو معلوم نہیں کہ کون آپ کو لے گیا تھا۔

کمار۔ مطلق نہیں۔

کمار نے اپنا تمام حال لفظ بہ لفظ فتح سنگھ سے کہا سنایا جبتک کمار بیان کرتے رہے۔ سب بت کی طرح گھر بیٹھے سنتے رہے اور بہت ہی متعجب ہوئے جب کمار نے داستان ختم کی تو فتح سنگھ نے جوتشی جی سے کہا کیوں مرشد کچھ کہیے۔

جوتشی کہ خاک بھی نہیں۔ میری عقل حیران ہے کہ ایسے تماشے دکھانے والا آخر ہے کون۔

کمار کہ جو کچھ اب تک ایام طلسم میں دیکھا تھا یہ اُسے بھی بڑھ چڑھ کر رہا۔ میری عقل خود حیران ہیں وہ دیکھو سامنے شیو سنگھ بھی موجود ہیں

فتح سنگھ۔ کہاں۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہار۔ وہ سر جھکائے بیٹھے ہیں ؂

فتح سنگھ۔ چلو شائد ان سے کچھ حسال معلوم ہو؟

کمار کے پہلے راجکماری سے تو دریافت کرو میں عجب ششں و پنج میں پڑا ہوں سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیا سوال کریں گے اور میں کیا جواب دوں گا ؂۔

فتح سنگھ۔ مت گھبراؤ میں تمہاری طرف سے باتیں کروں گا یہ سب کے سب شیو سنگھ کی طرف چلے پہلے اس طرف سے گذرے جس طرف راجکماری اور صبا رفتار تھیں صبا رفتار نے پوچھا کہو خیریت ہے راجکمار نے کہا ہاں سناؤ کماری کی کیا کیفیت ہے صبا رفتار ان کی کیفیت صورت سے آشکارا ہے یہ باتیں سنکر کماری جو ابھی تک سر جھکائی بیٹھی تھی چونکی۔ پڑی راجکمار پر نظر پڑتے ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئی راجکمار کی بھی وہی حالت ہوئی بولی جان سے زیادہ پیاری چندرکانتا تھوڑے دن اور صبر کرو کچھ حصہ طلسم کا باقی ہے بھگوان نے چاہا۔ تو اب کوئی دن میں تمہیں چھوڑ آیا۔ تمہارے دیدار کی بیتابی مجھے یہاں پہنچ لائی اب میں جاتے ہی طلسم فتح کرتا ہوں ؂

صبا رفتار کے راجکماری کہتی ہیں کہ آج کئی روز سے میرا دل گواہی دیتا ہے کہ راجکمار کے دل میں کسی اور نے گھر بنایا ہے اور میری محبت کم ہو گئی ہے اور جس جگہ تمہارا ہے اب وہاں ایک اور کا گمان ہے میں یہاں تکلیف پاتی ہوں آج کئی روز سے یہ خیال مجھے ستا رہا ہے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہ بات سن کر کمار نے سر جھکا لیا۔ فتح سنگہ بڑے کہو را جکمار نے آنکھہ کے اشارے سے منع کیا ۔
فتح سنگہ۔ راجکماری سے کہدو کہ کسی قسم کے خیال کو دل میں جگہ نہ دیں راجکمار کی نسبت ایسا خیال بھی نہ کریں یہ تو ہر وقت تمہاری ہی یاد میں گریاں و نالاں رہتے ہیں تمہارے اتنا لفظ کہنے سے راجکماری کی حالت خراب ہو گئی ۔
صبا رفتار۔ اس وقت تم لوگ یہاں کیوں آئے ۔
فتح سنگہ۔ تمہیں دیکھنے اور شیو سنگ کا حال معلوم کرنے ۔ ہم کو معلوم ہوا تہا کہ یہ رہا ہو کر شیو گڈھ پہنچ گئے ہیں ۔
صبا رفتار۔ نہیں ان کو تو ہیں برابر اسی جگہ دیکہتی ہوں ۔
فتح سنگہ۔ میں ذرا اس سے باتیں کرنا ہوں ۔
صبا رفتار۔ وہ کچہہ روز سے پاگل ہو گئے ہیں ۔ یہ بات سن کر شیو سنگہ اپنی جگہ سے اٹہے اور کچہہ کہنا چاہتے تہے کہ صبا رفتار کی طرف دیکہا تو خاموش ہو گئے ۔
فتح سنگہ۔ ہیں آپ کچہہ کہتے کہتے رک کیوں گئے ۔
شیو سنگہ۔ جلاد کے خوف سے ۔
فتح سنگہ۔ یہاں تو کوئی بہی نہیں ۔
شیو سنگہ۔ آپ کو نظر نہیں آتا۔ مگر میرے سر پر موجود ہے ۔
فتح سنگہ۔ آخر تمہیں کس بات کا خوف ہے ۔
شیو سنگہ۔ جان کا ہے ۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ۔ تمہاری جان کون لے گا۔

شیو سنگھ۔ جب یہ بتاؤں تو باقی کیا رہا۔ اگر نہ کہوں گا جب تو شاید جان بچ ہی جائیگی۔ ورنہ اگر ایک لفظ بھی زبان سے نکلا تو خبر نہیں ہے

فتح سنگھ۔ اگر نہ بتایا تو میں تمکو کب چھوڑتا ہوں۔

شیو سنگھ۔ تمہیں اختیار ہے۔

فتح سنگھ خنجر نکال کر شیو سنگھ کے سینے پر سوار ہو گئے صبار فتار نے اوپر سے آواز دی خبردار کیا کرتے ہو۔ ایسا نہ کرنا یہ سن کر فتح سنگھ نے شیو سنگھ کو چھوڑ دیا۔ صبار فتار کی طرف دیکھا۔

صبار فتار۔ کیوں کس خطا پر ان کے قتل کا ارادہ ہے۔

فتح سنگھ۔ یہ کچھ کہنا چاہتے تھے۔ تمہاری طرف دیکھ کر رک گئے میں نے دریافت کیا تو کہتے ہیں کہ اگر میں بتادوں تو جان جائیگی۔ میری تو عقل آج کل چکر میں آ گئی ہے جو بات نظر آتی ہے وہ عجائب اول تو ان کے بارے میں ہم لوگ پہلے ہی حیران تھے انہوں نے اور بھی پریشان کر دیا۔

صبار فتار۔ یہ آج کل پاگل ہو گئے ہیں۔ ان کی باتوں کا خیال نہ کرو یہ اکثر ایسی بیہودہ حرکتیں کرتے رہتے ہیں۔

شیو سنگھ۔ کیا خوب الٹا مجھے کو پاگل ہی قرار دیدیا۔

فتح سنگھ۔ ہیں کیا کہا پھر فرمائیے۔

شیو سنگھ۔ آپ اپنا کام کئے جائیں میری باتوں کا خیال نہ کیجئے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یں واقعی بقول صبا رفتار کے آجکل پاگل بن گیا ہوں ؛۔
شام سنگھ۔ خوب آپ خیر سے پاگل نہیں وہ میرے کو پاگل بناتے ہیں
شیو سنگھ۔ نہیں دوست میرے پاگل ہونے میں شک کس کو ہے ؛
کمار۔ خوب جوتشی جی ذرا اس نئے نایب کے پاگل کو دیکھنا ؛۔
جوتشی۔ جی ہاں میں نے دیکھا یہ مطلبی پاگل ہیں ؛۔
کمار۔ عجب مضمون ہے میرے تو دل میں طرح طرح کے خیال پیدا ہو رہے ہیں
فتح سنگھ۔ بیشک یہ کوئی بڑا راز ہے جس کا اخفا منظور ہے دیکھئے کس دن یہ راز کھلتا ہے ہم لوگ بھی لاچار ہو گئے کچھ پتہ نہیں لگتا
شام سنگھ۔ میرا خیال ہے کہ استانی جی ضرور اس راز سے واقف ہیں مگر وہ بھی چھپاتی ہیں ؛۔
کمار۔ بیشک میں بھی خیال کرتا ہوں ؛
شام سنگھ کے اس جملے پر سب کو بہت ہنسی آئی شیو سنگھ معہ اپنی رانی کے اپنے مقام پر چلے گئے۔ فتح سنگھ نے کہا اب لشکر میں چلنا چاہئے اس کے بعد شیو سنگھ کے رخم ہونے اور لشکر پر حملہ کرنے گرفتار ہونے کا سب حال راجکمار کے آگے بیان کیا اب یہاں آگے دیکھا تو یہ پہرولی موجود ہیں
کمار۔ واقعی یہ بات بڑی تعجب کی ہے صاف صاف بیان کرو فتح سنگھ نے سب حال اول سے اخیر تک کہہ سنایا اخیر میں کہا کہ اب مہاراج بجے سنگھ اور آپ کے والد نے شیو گڈھ پر چڑھائی کی ہے۔ یہ حال سن کر کمار سخت پریشان ہوئے اور کہا کہ اب یہاں سے چلنا چاہیئے ؛۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فتح سنگھ نے عیار فنار کو تسلی دیکر کہا:جگماری سے کہدو کہ کسیطرح کا خیال نہ کریں تم ہر طرح ان کی تسلی کرتے رہنا۔ ہم لوگ بہت جلدی تم کو رہا کرتے ہیں یہ کہہ کر سب کے سب کھوہ کے باہر نکل آئے شام سنگھ کو کہا کہ ہم لوگ اس جگہ ٹہرتے ہیں تم جاؤ اور صورت کے اصطبل سے ایک عمدہ گھوڑا کھول لاؤ جس پر کمار سوار کر کے لے چلیں۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا کہ کسی کو مطلق معلوم نہ ہونے پائے۔

شام سنگھ۔ مجال ہے اگر کسی کو معلوم ہو گیا تو پھر بات ہی کیا ہوئی

غرض شام سنگھ تو ادھر روانہ ہوا۔ اور یہ تینوں بیٹھ کر صلاح کرنے لگے کہ اب کیا کرنا چاہیے جوتشی جی سے کمار نے کہا۔

کمار۔ جوتشی جی شیو سنگھ کا کچھ حال نہ معلوم ہوا۔

جوتشی جی۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ شیو سنگھ اصلی تھا اور یہ بھی وہی ہے آگے کچھ بھید معلوم نہیں ہوتا کہ یہ معاملہ دراصل کیا ہے یہ طلسم بھید ہے رمل یہاں بیکار ہے۔ درمیان کا حال معلوم نہیں ہے۔

کمار جی۔ خیر پتا جی نے شیو گڈھ پر چڑھائی کی ہے وہاں کوئی نہیں جو مقابلہ کریگا مگر پھر بھی ہمیں ضرور چلنا چاہیے۔

فتح سنگھ۔ خیر اور تو کوئی وہاں نہیں ہے جو خوف ہو ہاں عیاروں کا خیال ہے۔

کمار جی۔ دیکھو شیو سنگھ نے اس چال سے اس کو بھی لینے کا نشی ناتھ کو بھی رہا کرا لیا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنگھ۔ کچھ فکر نہیں ہے پھر گرفتار کر لیں گے ؛
اسی قسم کی باتیں کر کے یہ رائے قرار پائی کہ شیو گڑھ ضرور چلنا چاہیئے مگر خفیہ طور سے کار روائی ہیاری کر کے ظاہر ہونا۔ ٹھیک ہو گا عرصہ میں شام سنگھ گھوڑا لئے آن پہنچا جو تشی جی بولے ؛
جوتشی جی۔ میرے خیال میں پہلے آپ لشکر میں جائیں۔ وہاں سے پھر آپ کو اختیار ہے وہاں سے ہو کر جانا۔ آپکے لئے بہتر ہو گا
اس رائے کو سب نے پسند کیا راجکمار گھوڑے پر سوار ہوئے تینوں عیار پیدل طلسمی کھنڈر کی طرف روانہ ہوئے ؛

چودہواں بیان

کمار کے لشکر سے غائب ہو جانے اور عیاروں کے ان کی تلاش میں روانہ ہونے کی خبر جس وقت شیو سنگھ کو پہنچی پھر اس کے دل میں بے ایمانی کا خیال جوش زن ہوا اسی وقت دربار میں اس رائے کا اظہار کیا کہ راجکمار تو لشکر سے غائب ہیں عیار انکی تلاش میں روانہ ہو چکے ہیں میرا خیال ہے کہ اس وقت چڑھائی کر کے سب لشکر کو تمام کر دوں اور جو کچھ خزانہ طلسمی وہاں سے سب لوٹ لوں وہاں سے کون فقط بہادر سنگھ۔ وہ بادولت ہے کیا لڑ سکتا ہے ؛
دیوان نے اور سب عیاروں نے ہر چند منع کیا مگر اس نے ایک نہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تھی اور سنبادم بھی یہ باتیں سن رہے تھے۔ جب ظاہر ہو کر راجہ کو خوب بہکایا اور
خود بھی ہمراہ ہوئے۔ شیو سنگھ نے فوراً لشکر طیار کر کے کنور کے لشکر کا رستہ
لیا۔ بہادر سنگھ کو بھی خبر لگی۔ وہ بھی صف بندی کر کے لڑنے پر طیار ہو گیا مہاراج
نے خود میدان میں نکل کر بہادر سنگھ کو اپنے مقابلہ کے لئے طلب کیا۔ بہادر
سنگھ فوراً شیو سنگھ کے مقابلہ میں نکلا۔ خوب لڑا آخر زخمی ہو کر گرا۔ اور
گرفتار کر لیا گیا۔ فوج بے سردار بھاگ کھڑی ہوئی۔ تمام اسباب لوٹ لیا۔
مگر طلسمی خزانے کا پتہ نہ لگا۔ وہ تو پہلی ہی فتح سنگھ کی عقلمندی سے دولت
پہنچ چکا تھا۔ جنگل وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور طلسمی کتاب کے ملنے سے
مہاراج شیو سنگھ اور بھی خوش ہو گئے۔ خزانے کے نہ ملنے کا غم بالکل بھول گئے
بولے اب میں خود طلسم کو توڑ کر کماری اور جبار فتار کو رہا کروں گا۔ اور دونوں سے
ایک شادی کر لوں گا۔ پھر نند سنگھ دیکھتے رہ جائیں گے۔
شیو سنگھ فتح سنگھ کا ڈنکا بجاتے ہوئے اپنے خیمے میں داخل ہوئے رات آگئی تک
محفل ناچ رنگ شراب کا چرچا رہا۔ جب پہر رات گئی۔ مہاراج نے کتاب طلسمی
سرہانے رکھ کر آرام کیا۔ بہادر سنگھ کی قید پر سخت پہرہ مقرر کر دیا۔ صبح کو
مہاراج کا پلنگ خالی تھا۔ صرف ایک رقعہ اس پر سے ملا۔ جس کا حال اوپر
بیان ہو چکا ہے۔ خود بخود بہادر سنگھ رہا ہو گئے۔ جب آنکھیں کھلیں۔ تو خود
کو اسی طلسمی مکان کے پاس پایا۔ دیکھا تو بہت سی بھاگی ہوئی فوج بھی ہیں
آ کر جمع ہو گئی ہے۔ مگر یہ انکو بھی نہ معلوم ہوا۔ کہ کس نے قید سے رہا کیا اور
کس نے مرہم پٹی کی۔ آہستہ آہستہ بھاگے ہوئے سپاہی آنے لگے۔ پھر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنگھ - کچھ فکر نہیں ہے پھر گرفتار کر لیں گے ۔
اسی قسم کی باتیں کر کے یہ رائے قرار پائی کہ شیو گڑھ ضرور چلنا
چاہیئے مگر خفیہ طور سے کار نمائی ہماری کر کے ظاہر ہونا۔ ٹھیک
ہوگا عرصہ میں تمام سنگھ گھوڑا لئے آن پہنچا جوتشی جی بولے ۔
جوتشی جی - میرے خیال میں پہلے آپ لشکر میں جائیں - وہاں سے
پھر آپ کو اختیار ہے وہاں سے ہو کر جانا۔ آپکے لئے بہتر ہوگا
اس رائے کو سب نے پسند کیا راجکمار گھوڑے پر سوار ہوئے
تینوں عیار پیدل طلسمی کھنڈر کی طرف روانہ ہوئے ۔

چودھواں بیان

کمار کے لشکر سے غائب ہو جانے اور عیاروں کے ان کی تلاش میں
روانہ ہونے کی خبر جس وقت شیو سنگھ کو پہنچی پھر اس کے دل میں بے
ایمانی کا خیال جوش زن ہوا اسی وقت دربار میں اس رائے کا
اظہار کیا کہ راجکمار تو لشکر سے غائب ہیں عیار انکی تلاش میں
روانہ ہو چکے ہیں میرا خیال ہے کہ اس وقت چڑھائی کر کے سب لشکر کو
تمام کر دوں اور جو کچھ خزانہ طلسمی وہاں سے سب لوٹ لوں وہاں سے کون فقط
بہادر سنگھ - وہ بدولت ہے کیا لڑ سکتا ہے ۔
دیوان نے اور سب عیاروں نے ہر چند منع کیا مگر اس نے ایک نہ

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

[illegible] یہ باتیں سن رہے تھے۔ تب ظاہر ہو کر راجہ کو خوب پیار کیا اور خود بھی ہمراہ ہوئے۔ شیو سنگھ نے فوراً لشکر تیار کر کے کمنور کے لشکر کا راستہ لیا۔ بہادر سنگھ کو خبر لگی۔ وہ بھی صف بندی کر کے لڑنے پر تیار ہو گیا مہاراج نے خود میدان میں نکلکر بہادر سنگھ کو اپنے مقابلہ کے لئے طلب کیا۔ بہادر سنگھ فوراً شیو سنگھ کے مقابلہ میں نکلا۔ خوب لڑا آخر زخمی ہو کر گرا۔ اور گرفتار کر لیا گیا۔ فوج بے سردار بھاگ کھڑی ہوئی۔ تمام اسباب لوٹ لیا۔ مگر طلسمی خزانے کا پتہ نہ لگا۔ وہ تو پہلی ہی فتح سنگھ کی عقلمندی سے دیوت پہنچ چکا تھا۔ جنہوں وغیرہ پر قبضہ کر لیا۔ اور طلسمی کتاب کے ملنے سے مہاراج شیو سنگھ اور بھی خوش ہو گئے۔ خزانے کے نہ ملنے کا غم بالکل بھول گئے بولے اب میں خود طلسم کو توڑ کر کماری اور صبار فتار کو رہا کروں گا۔ اور دونوں سے ایک شادی کر لوں گا۔ پھر نردست سنگھ۔ بیکھتے رہ جائیں گے۔

شیو سنگھ فتح سنگھ کی ڈفکہ بجاتے ہوئے اپنے خیمے میں داخل ہوئے رات آدھی تک محفل رنگ شراب کا چرچا رہا۔ دو پہر رات گئی۔ مہاراج نے کتاب طلسمی سرہانے رکھکر آرام کیا۔ بہادر سنگھ کی قید پر سخت پہرہ مقرر کر دیا۔ صبح کو مہاراج کا پلنگ خالی تھا۔ صرف ایک رقعہ اس پر سے ملا۔ جس کا حال اوپر بیان ہو چکا ہے۔ خود بخود بہادر سنگھ رہا ہو گئے۔ جب آنکھیں کھلیں۔ تو خود کو اسی طلسمی مکان کے پاس پایا۔ دیکھا تو بہت سی بھاگی ہوئی فوج بھی یہاں آ کر جمع ہو گئی ہے۔ مگر یہ انکو نہیں معلوم ہوا۔ کہ کس نے قید سے رہا کیا اور کس نے مرہم پٹی کی۔ آہستہ آہستہ بھاگے ہوئے سپاہی آنے لگے۔ پھر

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہ خبر معلوم ہوئی۔ کہ شیو سنگھ بستر سے غائب ہو گیا۔ بہادر سنگھ غصے میں جسقدر
سپاہی جمع ہو سکے۔ انکو لیکر خود شیو گڈھ پر حملہ کر کے چلا۔ راستہ میں مہاراج نبھے سنگھ
جی لشکر سے جا کر ملگئے۔ یہ سب ملکر صورت پہنچے۔ مہاراج صورت بھی ان کے ہمراہ
ہو لئے۔ سب شیو گڈھ پر جا کر پہنچے۔ اور قلعے کا محاصرہ کر لیا۔ شیو گڈھ میں کون
تھا۔ جو مقابلہ کرتا۔ بچاروں نے قلعے کے دروازے بند کر لئے۔ اندر سے
لوٹنے لگے۔ لڑائی جاری ہو گئی۔ کئی روز اس طرح لڑائی ہوتی رہی ادہر سے
بھی توپیں پڑنے لگیں۔ قلعے والے بھی جواب میں فایر کرنے لگے۔

پندرھواں بیان

شیو گڈھ کے گنجان جنگل میں پانچ چار آدمی بیٹھے کچھ باتیں کر رہے ہیں یہ کون
ہیں آپ دیکھئے تو سہی۔ یہ کون ہیں۔ آہا یہ تو کالنشی ناتھ ہمدم صبادم رام لعل
جھمل سنگھ ہیں۔ آپ سنئے تو سہی یہ سب کیا صلاح کرتے ہیں۔

ہمدم۔ بادو کمبخت سنگھ کے مرنے سے ہماری تو کمر ٹوٹ گئی۔

صبادم۔ مشکل تو یہ ہے۔ کہ قاتل کا بھی پتہ نہ لگا۔

پنڈت کالنشی ناتھ۔ اسکو اسکی بے ایمانی اور بد افعالی نے مارا۔ اُس نے
اپنے مالک کے ساتھ نمک حرامی کی۔ اپنے باپ کو قتل کیا۔ بیرندر سنگھ کو بیفایدہ ستایا
اُس کا نتیجہ پایا۔ وہ تو نرک میں گیا۔ تھوڑے دنوں میں تمہیں بھی اپنے پاس بلائیگا
کیونکہ تم اسکے دلی دوست ہو۔ وہ تو ضرور سرگرشیطان ہوا ہوگا۔ اور تمہیں
اپنا ایڈیکانگ بنائیگا۔ تمہارے لئے بھی اسنے وہاں جگہ بنائی ہوگی۔

کیونکہ اُس سے تمہارا بڑا خیال تھا۔ افسوس ہے کہ تمہاری حالت پر کتنے کر لوگ
CC-0. Kashmir Research Institute, Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha
عیار ہو مگر ہو پورے حرام کہانے ڈاکو۔ عیار پٹ ماری عیاری کی آڑ میں کرتے
ہو۔ بڑے سخت بے ایمان نمک حرام محسن کش ہو۔

ہمدم۔ ہم بے ایمان!

کانشی ناتھ۔ اس میں کیا شک ہے۔ آخر بجے سنگھ تمہارا بھی تو مالک تھا۔ تا
اُسنے تم پر کیسی کیسی مہربانیاں کیں۔ تم کو مالا مال کر دیا۔ جب تم نے اُس کے ساتھ
دغا کی۔ اسکے نہ ہوئے تو تو کس کے ہو گے۔ ہمارے راجہ کو بھی تمنے اور اس حرامی
کنچنی نے برباد کیا۔ راج کو بھی تباہ کیا۔ آخر ہمارے مہاراج بچارے قید ہو گئے اگر میرا
راج ہو تو تمکو سنگسار کرا دوں یا آدھا زمین میں گاڑ کر جوتوں سے تمہاری جان لوں۔

صبادم۔ کانشی ناتھ کچھ ہوش کرو۔ میں بھی مسلمان ہوں ایسی باتیں نہیں سن سکتا
اگر آپنے کوئی لفظ خلافِ شان زبان سے نکالا تو زبان گدی سے کھینچ لونگا۔

کانشی ناتھ۔ یہ بات ہے۔

ہمدم۔ ہاں یہ بات نہیں تو اور کیا ہے۔

کانشی ناتھ نے طمنچہ چپکے سے نکالا۔ اور ہمدم کو گولی ماری۔ یہ دیکھ کر صبادم
نے چاہا۔ کہ میں بھی جواب دوں۔ کہ پاس سے رام لال نے حلقے کمند کے اُسکے
گلے میں ڈالدیئے۔ صبادم گرا اوپر سے کانشی ناتھ نے اسکو بھی گولی سے ٹھنڈا
کردیا۔ دونوں کی لاشیں اٹھا کر پہاڑ کی کھوہ میں ڈالدیں۔

کانشی ناتھ۔ ان نامردوں نے ہمارے راجہ کو بھی خراب کیا۔ میں تو
مدت سے انکی فکر میں تھا۔ آج میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوا کہ یہ تینوں [illegible]۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نے ہمارے راج پر یہ مصیبت ڈالی۔ ترک یہاں داخل ہوئے۔

رام لعل۔ خیر یہ تو ہوا۔ مگر آپ گدی کے بچانیکا فکر کرو۔ کیونکہ بیرون سے اس گدی کا ترک کیا ہے۔ یہی وقت ہے۔ ترک حلالی دیکھا و میدان میں نکلکر تو مقابلہ کرنا سخت دشوار ہے۔ کیونکہ بغیر مہاراج کے یہ بات سخت ناممکن ہے۔ اور مہاراج کا پتہ نہیں۔

جیپل سنگھ۔ یوں قلعہ بند ہوکر بھی دو ماہ سے زیادہ نہیں لڑ سکتے کیونکہ اس سے زیادہ سامان قلعہ میں نہیں ہے۔ اور کسی طرف سے لا بھی نہیں سکتے کیونکہ قلعہ کا چاروں طرف سے محاصرہ کئے دونوں راجے پڑے ہیں۔

راجہ لال۔ اتنا بھی تو وقت نہیں ملا۔ کہ سامان رسد جمع کر لیتے۔

کاشی ناتھ۔ ہمارے راجہ نے بھی تو بے ایمانی پر کمر کسی جسمیں قید نصیب ہوئی اسمیں کوئی شک نہیں راجکمار بیرندر سنگھ بیچارا بڑا شریف بہادر سپاہی اور گنی کا قدر دان ہے۔ اسی بیچارا اسکا کوئی قصور نہیں یہ سب ہمارے راجہ ہی بے ایمانی کا نتیجہ ہے

رام لعل۔ اب تو یہی ترکیب ہے۔ کہ کسی طرح راجہ بیجے سنگھ کو چرا لائیں قید کر دیں۔ جب وہ قید ہو گئے۔ پھر اس کی فوج کو بھگا دینا کچھ دشوار نہیں ہے بے سردار کی فوج کیا لڑ سکتی ہے۔

کاشی ناتھ۔ صلاح تو ٹھیک ہے یہ تینوں ہمارے مہاراج کے شیطان تھے اب کے ضرور تینوں راجوئیں دغابازی کرا کر بیرندر سنگھ کی خدمت اختیار کرونگا۔ مجھے تو انکی ہر ایک بات میں مزہ آتا ہے۔ کیا ہوشیار جوانمرد کمار ہے۔

رام لعل۔ خیر اب اس بات کو چھوڑ دو۔ جب وقت آئیگا۔ دیکھا جائے گا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اب چلو کچھ کام کی فکر کریں. کیونکہ رات بہت آگئی ہے.

کانشی ناتھ میں صلاح بتاؤں.

رام لال. بولو.

کانشی ناتھ. میں تو لشکر کے باہر سے نقب لگاتا ہوں. بجے سنگھ کے خیمے کی صید باندھ کر اور تم لوگ خوانچے والے بن کے سب پہرے والوں کو جو خاص پہرے پر ہوں جاکر بیہوشی کی ہوئی مٹھیائی کھلا دو. سستی دیکھ کر سب لے لیں گے رات کو جس وقت وہ سب بیہوش ہو جائیں گے. اس نقب سے مہاراج کو لیکر قلعہ میں داخل ہو جائینگے. سب نے اس صلاح کو پسند کیا. اور وہاں سے چلے دو آدمی نقب کے لئے موقعہ تلاش کر کے بیٹھ گئے. اور نقب لگانی شروع کی. باقی خوانچے والے بن کر وہاں بیٹھے. اور مٹھیائی ان سپاہیوں کے پاس جاکر بیچنے لگے. جو خاص راجہ کے خیمے کا پہرہ دے رہے تھے. سب نے خوب مٹھائی خرید کر کھائی. ایک کو دیکھ کر دوسرا بھی لینے لگا.

سولہواں بیان

دوسرے صبح کو مہاراج رندھیر سنگھ نے بہادر سنگھ کو مہاراج بجے سنگھ کی طرف روانہ کیا. کہ جاکر کہو کہ ملاقات کا کوئی وقت مقرر کریں. تو لڑائی کے بارے میں کوئی صلاح کریں. بہادر سنگھ راجہ بجے سنگھ کے خیمے میں چلے ابھی اندر نہ داخل ہوئے تھے. کہ دیوان لادھو سنگھ سے ملاقات ہوگئی عجیب پریشانی میں انکو دیکھا دریافت کیا.

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہادر سنگھ۔ کیوں دیوان جی آپ بہت پریشان نظر آتے ہیں۔
دیوان۔ کچھ نہ پوچھو تم کیسے آئے تھے۔
بہادر سنگھ۔ مہاراج کے پاس مہاراجہ نے لیے کیلئے وقت دریافت کیا تھا۔
دیوان۔ چلو میں خود تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔
بہادر سنگھ۔ آخیر معاملہ کیا ہے۔
دیوان مفصل بیان کرنے کا وقت نہیں ہے چلو وہیں سن لینا راجہ بجے سنگھ کا پتہ نہیں۔ یہ سنکر بہادر سنگھ بھی سخت پریشان ہوئے۔ دونوں راجہ رندہیر سنگھ کے پاس پہنچے۔ مہاراج نے ان کی یہ حالت دیکھ کر دریافت کیا۔ دیوان جی خیریت ہے۔ یہ تمہاری کیا حالت ہے۔
دیوان۔ مہاراج نے رات کو حکم دیا تھا کہ صبح مجھے سویرے جگا دینا کیونکہ آج لڑائی کی صلح کرنی ہے۔ چنانچہ صبح کو توپ سر ہوتی ہیں۔ سیدہا مہاراج کے خیمے پر پہنچا۔ جاکر دیکھا تمام پہرے والے بے ہوش پڑے ہیں میں گھبرا کر اندر گیا۔ دیکھا تو مہاراج کا پلنگ خالی پڑا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ پہرے والوں کو بیہوشی آمیز مٹھیائی دی گئی ہے۔ اور وہ مٹھیائی شام کو خوانچے والے آکر لشکر میں سستی فروخت کر گئے ہیں۔ سستی دیکھ کر سب سپاہیوں نے خوب لے کر کھائی آگے کا حال معلوم نہیں ہوتا۔ ہر طرف جاسوس روانہ کئے مگر کوئی پتہ نہ لگا۔ مہاراج نے اپنے دیوان کی طرف دیکھا۔ وہ بولے مہاراج یہ کام شیو گڈھ کے عیاروں کے سوائے اور کسی کا نہیں ہے۔
مہاراج۔ مہاراج بجے سنگھ کی رہائی کی کوئی ترکیب ہونی چاہیئے۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان کرن سنگھ۔ مہاراج اس وقت تو کوئی عیاری بھی یہاں موجود نہیں ہے۔ پھر کیا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ فتح سنگھ جوتشی جی وہ سب کے سب راجکمار کی تلاش میں گئے ہیں۔

مہاراج۔ پھر تم ہی کچھ ترکیب کرو تم بھی تو عیاران استاد کہلاتے ہو میں جانتا ہوں کہ تمنے اس فن کو مدت سے چھوڑ دیا ہے۔ مگر یہ وقت ہے کچھ پرانے جوہر دکھاؤ

کرن سنگھ۔ بھلا مہاراج میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب سے فتح سنگھ کو تیار کر کے آپکی نذر کیا ہے۔ جب سے اس خادمہ کو اس کام سے فرصت دیدی گئی تھی اسکے بعد وہی کام لیا جاتا ہے۔ غلام تو یہ سمجھ چکا تھا۔ کہ اب عمر بھر عیاری کرنیکا موقعہ نہ آئیگا۔ اسی لئے سامان بھی ہمراہ رکھنا چھوڑ دیا تھا۔

راجہ۔ یہ نہ کہو گو تم بٹوا نہیں رکھتے ہو۔ مگر سامان ضرور کچھ نہ کچھ ہوگا بیشک تم سے عیاری ترک کرا دی گئی تھی۔ مگر مجبوری کا عالم ہے یہ موقعہ ایسا نہیں ہے۔ کہ اسوقت پہلو تہی کیجائے۔ جب تم اس فن سے واقف ہو تو سامان ہونا یا نہ ہونا تمہارے واسطے برابر ہے۔ کیا خبر ہے جو تم تیار نہیں کر سکتے ہو۔ اور یہ بھی ناممکن ہے۔ کہ تم کچھ سامان اپنے ساتھ نہ لائے ہو۔

کرن سنگھ۔ مہاراج سامان تو ہم لوگ ضرور اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور اسی خیال سے رکھتے ہیں۔ کہ ممکن ہے کس وقت اس کی ضرورت آپڑے اور خاصکر اس موقعہ پر سرکار کے ساتھ آئیں۔ اور سامان نہ لائیں۔

راجہ۔ پھر انتظار کیا ہے۔ اپنی پرانی کاریگری کے جوہر دکھاؤ۔ وہاراج بجے سنگھ کو رہا کر کے لاؤ۔ جنگ میں آخری عیاری میں بھی نام روشن

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو دکھاؤ۔

کرن سنگھ۔ سرکار کا حکم تو سر جاتا ہوگا جب بھی خالی نہ ہو جانے دونگا۔
بہادر سنگھ جی آپ ایک کام کریں۔

بہادر سنگھ۔ فرمایئے میں جان و دل سے تعمیل ارشاد کے لیئے حاضر ہوں۔

کرن سنگھ۔ آپ اور دیوان مادھو سنگھ دونوں صاحبان ان باتوں کو پوشیدہ ہی رہنے دیں۔ جو اسوقت ہوئے ہیں اور شام سے ہی لڑائی شروع کردیں صبح تک چاہیئے کچھ ہو مگر لڑائی نہ رکنے پائے۔ باقی انتظام میں خود کرونگا۔ بس آج کام آپکا ہے کہ رات بھر چاہے دنیا زیر و زبر ہو جائے مگر لڑائی نہ رکے۔

بہادر سنگھ۔ اس بات سے آپ اطمینان رکھیں صبح تک لڑائی ختم نہ ہوگی۔ برابر جاری رہے گی چاہے جو کچھ ہو۔

کرن سنگھ۔ بس تو آپ دونوں صاحبان تشریف لے جائیں اور لڑائی کا انتظام کو شروع کردیں شام ہوتے ہی لڑائی شروع ہو جاوے میں بھی مہاراج سے رخصت ہو کر انتظام کے لیئے جاتا ہوں۔

مادھو سنگھ بہادر سنگھ لڑائی کے انتظام کیلیئے روانہ ہوئے انکے جانیکے بعد دیوان کرن سنگھ نے بھی مہاراج سے انتظام کے لیئے اجازت طلب کی۔

کرن سنگھ۔ سرکار مجھے بھی رخصت ملنا چاہئے کیونکہ انتظام بہت کرنا اور وقت کم ہے۔

مہاراج۔ جاؤ بھگوان تمہاری کرنی تمہارا سہایک ہو۔ دیوان کرن سنگھ نے مہاراج کو سلام کیا رخصت ہو کر اپنے خیمے میں آئے پہلے پوچھا اور ابھو جن سے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فراغت حاصل کی پھر سامان عیاری درست کرنے کیلئے اپنے پرانے بوڑھے
خدمتگار کو طلب کیا یہ خدمتگار دیوان جی کا بہت پرانہ خدمتگار ہے جس کو
دیوان جی بہت مانتے ہیں ان کی عیاری کا سامان اسی کے سپرد ہمیشہ رہا کرتا
ہے چنانچہ جس وقت سورت سے روانہ ہوئے تو دوراندیشی کے لحاظ سے اسی
خدمتگار کو درست کرکے ہمراہ لینے کیلئے حکم دیدیا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ عیاری
تو یہ مدت سے چھوڑ چکے تھے مگر اس لحاظ سے کہ لڑائی پر جاتے ہیں اور کوئی عیار
بھی وہاں موجود نہیں ہے واشتہ آید بکار کیونکہ شیوگڑھ کے بہت چالاک
ہیں شائد کوئی ضرورت پیش آجاوے غرض اسی بوڑھے خدمتگار کو بلا کر حکم دیا
کہ ہمارا سامان عیاری کا صندوق لاؤ۔ خدمتگار نے فوراً حکم پاتے ہی صندوق
سامنے لاکر رکھ دیا۔ کرن سنگھ نے سامان عیاری درست کرکے کسوت
عیاری میں بھرا بیہوشی کا ست انہوں نے نکال رکھا تھا وہ بھی
شیشوں میں بھر کر کسوت میں رکھ لیا سب سامان درست کرکے بیٹھے
کہ کب شام ہو اور ہم روانہ ہوں غرض شام ہوتے ہی ایک گنوار کی
شکل میں بن کر تیار ہوگئے ایک بڑا سا لٹھ لیکر خیمے سے نکلے قلعے کے چکر
لگانے لگے پھر قلعہ سے دور ایک پتھر کی چٹان پر بیٹھ کر ایک رقعہ لکھا
اس کو لکھ کر اپنی کسوت میں رکھ لیا اس رقعہ کا مضمون یہ تھا مضمون
لعنت ہے تمہارے عیاری کی چالاکی پر اخیر ہم قلعے میں تشریف لے آیا اب
ہوشیار رہنا دیکھو میں کیا آفت مچاتا ہوں اگر تمہارے عیاروں میں
کچھ دم خم اور غیرت ہو تو مجھے گرفتار کریں منم شہنشاہ عیاران نامی

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نابدار یہ خط کسوت میں رکھہ کر پہر قلعہ کے گرد دو چار چکر لگائے ایک موقعہ سنساں ملاجہٹ کمند مار قلعے میں داخل ہوئے اور بہی سنائے کی جگہ دیکھہ کر نیچے اترے ادہر ادہر گہومنے لگے ادہر شام ہونے ہی لڑائی شروع ہو گئی خوب زور شور سے جنگ ہونے لگا ادہر لوگوں نے قلعہ کی دیوار اپر چڑہہ کر لڑنا شروع کیا تو پون اور بندوقوں کی جنگ ہونے لگی بہت سے سپاہی بہی تماشہ اور لڑائی کا نتیجہ دیکہنے قلعے کے دروازیکی اوپر چڑہہ گئے تہے غرض نیچے بالکل سناٹا تہا خیر دے آدمی نیچے رہ گئے تہے دیوان جی کو بہت اچہا موقعہ مل گیا کیونکہ عیار بہی سب فصیل پر کہڑے ہوئے تہے نیچے نہ تہا دیوان جی نے ایک چوبدار کی صورت بن کر دوسرے چوبدار سے کہا۔

چوبدار۔ کیا بتائیں یار دیکہئے لڑائی کا کیا انجام ہوتا ہے اسی گہبراہٹ میں پڑ رہے ہیں ہمارے راجہ نے کمبخت سنگہ کو پناہ دیکہ یہ آفت مول لی ہی پہر بہی کچہہ نہ بنا وہ بہی مارا گیا عیار بہی دونوں مارے گئے ہونگے کیونکہ بہت زور سے نظر نہیں آتے یا اپنے مکان کو واپس چلے گئے ہونگے۔ راجہ شیو سنگہ ایک مرتبہ قید ہو گئے پہر راجکمار نے بہگوان جانے رحم کہاکے چہوڑ دیا۔ پہر بے ایمان ہو گئے پہر انہوں نے قید کر لیا اب ہم لوگونکی مشکل ہے ہر

دیوان۔ بہائی میں نے تو سنا ہے کہ انہوں نے کاشی ناتہ وغیرہ ہمارے عیاروں نے بجے سنگہ کو لاکر قید کر لیا اسی وجہ سے یہ لڑائی شام سے شروع ہے اگر فتح ہو گیا تو عیار لوگ تو جان بچا کر بہاگ جائینگے ہمارے جیسے غریبوں کی جان مفت جائیگی۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چوبدار۔ سچ ہے۔ بھائی وہ دیکھو سامنے والے مکان میں بجے سنگھ کو قید کیا ہے
چار سپاہی پہرے پر ہیں باقی سب عیار وغیرہ فصیل پر ہیں میں بھی اسیطرف جاتا ہوں
دیوان۔ اچھا بھائی ایشور نتیجہ اچھا کرے مجھے بھی ایک کام پر بھیجا ہے وہاں
جاتا ہوں یہ کہکر چوبدار ادہر چلا گیا۔ دیوان جی نے ایک کرنے میں جاکر حلوائی کی
صورت بنائی اور مٹھائی میں خوب بیہوش ملائی بید ہے اس مقام پر پہنچے یہاں
بجے سنگھ مہاراج کو قید کیا تھا آواز لگانی شروع کی سپاہیوں نے بھاؤ پوچھا
انہوں نے بہت سستا بھاؤ بتایا اور کہا چکھ کے دیکھ لو سپاہیوں نے مٹھائی
چکھ کے دیکھی بہت خوش ہوئے انہوں نے بھی خوب باتیں بنائیں سب نے
پاؤ پاؤ لیکر کھائی یہ وہاں سے پیسے لیکر چلدیے تھوڑی دیر میں وہ سب چت
ہوگئے یہ ایک کونے میں چھپے دیکھ رہے تھے جھٹ وہاں پہنچے۔ جیل کا دروازہ
کھول کر دیکھا مہاراج سر جھکائے بیٹھے ہیں انہوں نے کہا مہاراج
ہوشیار ہو جائیے میں ہوں کرن سنگھ آپکو رہا کرنے آیا ہوں یہ کہہ کر
ہتھکڑی بیڑی کاٹ دی پھر باہر سے جاکر ایک سپاہی کی ٹانگ پکڑ کے اندر
گھسیٹ لائے اس کے کپڑے اوتار کر مہاراج بجے سنگھ کی شکل بناکر انکی جگہ
پر لیٹا دیا اس سپاہی کے گلے میں کپڑے کا گیند اوتار دیا جس سے بول
نہ سکے یہ کارروائی کر کے جیل کے باہر آگئے دروازہ بند کر کے سپاہیوں کو
فلیتہ دیکر وہاں سے چلدیے اس جگہ آگئے جہاں سے قلعے میں داخل ہوئے
تھے مہاراج سے کہا کہ آپ کمند کے ذریعہ نیچے اتر جائیں مگر اتنا خیال
رکھئے کہ اس جگہ ٹہلتے رہیگا۔ اگر میں کسی کو دوں تو آپ لے لینا کیونکہ میں

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عیار۔ ذنکی فکر میں جاتا ہوں۔ بن گیا تو سب کو گرفتار کرکے لاتا ہوں مہاراج نے
کہا اچھا اس کے بعد مہاراج بجے سنگھ نیچے اتر گئے اور ٹہلنے لگے دیوان جی وہاں
سے پھر چوبدار کی شکل بنکر چلے پھر وہی چوبدار ادھر جاتا ہوا ملا اُسے بلا کر ایکطرف
لیگئے اسے تو بیہوش کرکے ایک کوٹھڑی میں ڈال دیا خود اسکی شکل بن کر
تیار ہوئے اب ان کو یہ فکر ہوئی کہ جس طرح ممکن ہو سب عیاروں کو ایکدم گرفتار
کرو تاکہ کوئی بھاگنے نہ پاوے جودہ سنگھ کے چہرہ کی فکر کرکے اس طرح میں ادھر ادھر
پھرنے لگے اور عیاری کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ کہ کب موقعہ ملے تو سب کو پھنساؤں

ستارہواں بیان

ادھر لڑائی کا رنگ دیکھ کر قلعے والوں کے اوسان خطا ہو چکے تھے گھبرا
رہے تھے کہ اگر صبح تک لڑائی کا یہی رنگ رہا تو صبح ضرور قلعہ فتح ہو جائیگا ادھر
بہادر سنگھ اور مادھو سنگھ نے بھی جان لڑا دی اسی تردد میں بندوبست کرتے
پھر رہے تھے کاشی ناتھ پھرتے ہوئے ذرا باہر نکل گئے دیکھا ایک چوبدار آوازیں
دے رہا ہے یہ اسکے قریب پہنچے اس نے کہا پنڈت جی سامنے کی طرف میں نے ایک
عیار کو قلعہ کی دیوار پر سے اترتے دیکھا ہے وہ ابھی دور نہیں گیا ہے اگر آپ
چپکے سے چلو تو اس کو گرفتار کرا دوں مگر پہلے یہ بتاؤ کہ مجھے کیا انعام ملیگا
کاشی ناتھ۔ تو نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔
چوبدار۔ آنکھ سے نہیں تو کیا ناک سے دیکھتے ہیں۔ چلیں بتا
دیتا ہوں مگر پہلے انعام بتاؤ۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کاشی ناتھ۔ اگر کا بیٹا یہاں نظر بند ہے تو ہمیں پورے گاؤں کو عیار ہے چل جلدی چل کہیں وہ قیدی کو نہ رہا کرے

دونوں وہاں سے چلے چوبدار پیچھے اور کاشی ناتھ آگے چوبدار پنڈت جی کو لگا کر ایک کوٹھڑی کے قریب لے گیا۔ جہاں بالکل سناٹا تھا۔

پنڈت جی۔ ابے کہاں ہے۔

چوبدار۔ جلد تو تھی وہ سامنے کوٹھڑی میں میں نے اسے گھستے ہوئے دیکھا ہے یہ سن کر کاشی ناتھ جلدی جلدی اس کوٹھڑی کے قریب پہنچے ہی تھے کہ چوبدار نے چار دل علفی کمند کے گلے میں ڈال دیئے کاشی ناتھ ار کہہ کر پلٹے ہی تھے کہ چوبدار نے جھٹکا مارا ساتھ ہی نعرہ کیا منم شہنشاہ عیاران دیوان کرن سنگھ دیکھا یوں عیاری کرتے ہیں گرتے گرتے۔ پانچوں انگلیوں سے پانچ جواب مارے کاشی ناتھ نے ایک چھینکا ماری اور بیہوش ہو کر گرے فوراً دیوان جی نے انکی گٹھڑی باندھ کر کمر میں لگائی اور اس جگہ پہنچے مہاراج بجے سنگھ تھے مہاراج تو وہاں گڈھے ہی تھے جھٹ نیچے کمند میں باندھ کر پشتارہ لٹکا دیا مہاراج بجے سنگھ نے پشتارہ کھول لیا اب دیوان جی کاشی ناتھ کی شکل بن کر تیار ہوئے اور سیدھے فصیل پر پہنچے دیکھا سب اسی طرح لڑائی کے خیال میں ادھر ادھر انتظام کر رہے ہیں رام لال نے جو کاشی ناتھ کو دیکھا فوراً انکی پاس آ کر بولے کیوں پنڈت جی لڑائی کا رنگ تو اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے۔

کاشی ناتھ۔ ہاں میں بھی دیکھ رہا ہوں ابھی میں نے ایک چوب دار

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی زبانی سنا ہے کہ دیوان کرن سنگھ فتح سنگھ کا باپ اس قلعہ میں داخل ہوگیا ہے اس چوبدار نے اپنی آنکھ سے اس کو دیکھا ہے میں نے اسکے پیچھے ہی اس کو روانہ کیا ہے تمکو لینے کیلئے میں ادہر چلا آیا ہوں اس خیال سے کہ وہ بڑا پرانا عیار ہے اسے دونوں مل کر گرفتار کریں وہ ضرور اسطرف گیا ہوگا جہاں بجے سنگھ قید ہے آؤ خاموش میرے ہمراہ چلے آؤ رام لال بولا ؞

رام لال ۔ چلو جلدی چلو کہیں وہ اس کو رہا کرکے چلا نہ جائے ؞

کانشی ناتھ ۔ ہاں چلو ؞

غرض یہ دونوں جلدی جلدی وہاں سے اتر کر چلے راستہ میں کانشی ناتھ نے گلوری پان کی نکال کر ایک آپ کہا ۔ ایک رام لال کو دی رام لال نے لیکر گلوری کہالی اور جلدی جلدی قیدخانہ کی طرف چلے یکا یک رام لال بولا کانشی ناتھ میرا سر گہومتا ہے کانشی بولے پان میں شک آمیز تمباکو پڑا ہوا ہے اس کی گرمی ہے کوئی فکر نہ کرو غرض تھوڑی دور گئے تھے کہ رام لال لڑکھڑا کر گرا اور بیہوش ہوگیا دیوان جی نے فوراً پشتارہ باندھکر اسکو بھی نیچے لٹکا دیا پھر وہاں سے لوٹ کر فصیل پر آئے کانشی ناتھ کی شکل تو پہلے سے بنی ہوئے ہی تھی سردپ سنگھ اور جمیل سنگھ کو آواز دی یہ دونوں قریب آئے ؞

کانشی ناتھ ۔ تم لوگ یہاں لڑائی کے فکر میں اسقدر غرقاب ہو کہ قلعہ کی مطلق خبر نہیں میں نے اسی آنکھ سے تین عیاروں کو صورت بدلے ہوئے دیکھا ہے یہ نہیں معلوم ہوا کہ کون کون ہیں وہ مجھہ کو دیکھکر سامنے والے تہخانے میں چھپے ہیں وہ تین تہے اس واسطے میں تم دونوں کو

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بلائے آیا ہوں

دونوں ۔ چلو جلدی ایسا نہ ہو نکل جائیں یا کوئی اور آفت لائیں ۔

یہ کہکر دونوں کانشی ناتھ کے ہمراہ ہوئے کانشی ناتھ نے ایک مشعلچی کے ہاتھ سے مشعل لے لی اور آگے آگے چلے تھوڑی دور چل کر مشعل کو گرا دیا وہ خاموش ہو گئے پھر اس کو روشن کیا دھواں اوس سے بلند ہوا وہ دھواں دونوں عیاروں کے دماغ میں پہنچا ۔ تھوڑے دور چل کر دونوں دہم سے گرے دیوان جی نے ان کو بھی اسی طرح قلعے سے نیچے پہنچا یا اور پھر خود چوبدار کی شکل بن کر ایک چٹھی لکھی مضمون یہ تھا ۔

مضمون ۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ میں راجہ بجے سنگھ کو رہا کر کے لے چلا ہوں اور ساتھ ہی تمہارے چاروں کو بھی گرفتار کر کے لے چلا ہوں میں اکیلا تمہارے قلعہ میں آیا اور مہاراج کو رہا کیا تمہارے عیاروں کو ایک ایک کر کے پکڑا مگر مجھے کسی نے گرفتار نہ کیا اسی ہیرتے پر عیاری اور لڑائی کا دعویٰ تھا لعنت ہے اب بھی دروازہ کھول دو اور قلعہ حوالے کر دو ورنہ بہت پشیمان ہو گے آگے تمہیں اختیار ہے ۔ راقم عیاروں کا سر گروہ شہنشاہ عیاراں دیوان کرن سنگھ دیوان مہاراج

صورت یہ رقعہ لکھ کر ہاتھ میں لیا اور سیدھے فصیل پر پہنچے سامنے ہی دیوان جی شیو سنگھ کے دیوان نظر پڑے ان کے ہاتھ میں وہ چٹھی دیکر کہا کہ کانشی ناتھ جی نے یہ چٹھی آپکو دی ہے اور وہ قیدخانہ کا انتظام کرنے گئے ہیں یہ فرما دیا ہے کہ ایک گھنٹہ تک ہمارا انتظار کرنا جب ہم نہ آئیں تب ہی چٹھی کو کھول کر اس کے مضمون پر کاربند ہونا مگر ایک گھنٹے سے پیشتر اس کو نہ کھولنا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوان جی نے وہ خط لیکر جیب میں رکھہ لیا پھر انتظام میں مشغول ہو گئے
کرن سنگہ وہاں لوٹ کر کمند کے ذریعہ قلعے سے نیچے اترے مہاراج کو لشکر
میں روانہ کیا اور یہ کہہ دیا کہ جاتے ہی چار ڈولیاں فوراً بھیج دیجئے۔ دیر
نہ کیجئے۔ چنانچہ راجہ صاحب نے لشکر میں جاکر چار ڈولیاں بھیج دیں۔ دیوان
کرن سنگہ چاروں عیاروں کو لیکر جو بالکل بیہوش تھے لشکر میں داخل ہوئے اور مہاراج کو
ہمراہ لیکر سیدھے راجہ رندھیر سنگہ کی خدمت میں معہ عیاروں کے حاضر ہوئے راجہ رندھیر سنگہ نے
جسوقت بجے سنگہ کو دیکھا دوڑ کر گلے سے چمٹ گئے دیوان جی کی بہت تعریف کی دیوان جی بولے
مہاراج میں گیا تو تھا۔ مہاراج بجے سنگہ جی کی رہائی کیواسطے مگر میرے
دل میں یہ خیال آیا کہ چلو لگے ہاتھ عیاروں کو بھی لیتے چلو چنانچہ یہ چاروں عیار بھی
حاضر ہیں راجہ رندھیر سنگہ اور راجہ بجے سنگہ نے دیوان کرن سنگہ کی بہت تعریف کی اور
دونوں نے کئی گاؤں انعام میں دیئے اور اپنے اپنے گلے میں اوتار کر دونوں نے ہار جو
قیمت میں کئی کئی لاکھہ روپیہ کے تھے دیوان جی کے گلے میں پہنا دیئے اور ان
عیاروں کو قید میں بھیج دیا گیا اور سخت پہرا چوکی قائم کر دیا گیا اب چونکہ صبح ہونیکے
قریب تھی لڑائی بھی موقوف کر دی گئی ادھر دیوان جی نے ایک گھنٹہ تک کا لشی ناتھ
کا انتظار کرکے اس خط کو کھولکر پڑھا مضمون پڑھ کر جان نکل گئی عیاروں کو تلاش
کیا تو کوئی نہ ملا جیل پر گئے تو پتا ہی سب سپاہی ہیں اندر مہاراج بجے سنگہ کو بیٹھے دیکھا
غیظ و غضب کر کے شور مچایا اور ہاتھ کے اشارے سے گلے میں نیا پایا انکے منہ سے کیسیدہ نکالا
تو اس نے کہا۔ کہ میں فلاں سپاہی ہوں۔ اس کا منہ دھو لایا
تو واقعی وہی سپاہی تھا۔

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی سے حال دریافت کیا تو اس نے بیان کیا کہ میں اور میرے جوڑی دار رات جیل پر پہرہ دے رہے تھے کہ ایک مٹھائی والا آیا ہم لوگ چونکہ رات کا وقت تھا۔ اس کو شناخت نہ کر سکے۔ بھوک کا غلبہ تھا اس سے مٹھا لیکر خوب کھائی پھر ہم لوگ بیہوش ہو گئے اس کے بعد کا کچھ حال ہمیں معلوم نہیں اب اپنے آکر ہوشیار کیا ہے وہ سپاہی جو راجہ جے سنگ کی خندق پر پایا گیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں ان سپاہیوں سے پیشتر ہوش میں آیا مجھے کوئی نظر نہ آیا خود کو اس حالت میں دیکھ کر حیران تھا کہ اب تشریف لے آئے اب تو دیوان جی کے ہوش باختہ ہو گئے وہاں سے سیدھے اپنے مکان پر گئے رات بھر اسی سوچ میں ہو کہ کیا انتظام کرنا چاہیے اسی فکر وخوف اور دہشت کے مارے تمام رات نیند نہ آئی ⁂

اٹھارہواں بیان

راجکمار عیاروں کو ساتھ لے کر طلسم کی طرف روانہ ہوئے چونکہ راستے میں رات پڑ گئی تھی۔ اس لئے جنگل میں رات بسر کی صبح پھر سفر اختیار کیا۔ جب نصف کے قریب راستہ طے کر چکے دیکھا سامنے ایک نقاب پوش گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور راجکمار کو دیکھ کر کوئی چیز زمین پر ڈال دی اور سامنے کھڑا ہو گیا مگر اس قدر دور کہ اگر کوئی پاس آنا چاہے تو یہ اس کے پہنچنے سے پیشتر فرار ہو جائے جب راجکمار نے اس چیز کو اٹھایا اور دیکھا تو طلسمی کتاب اور ایک خط نہایت خوب صورت ریشمی رومال میں بندھا رکھا ہے ⁂

راجکمار۔ فتح سنگ تم دیکھتے ہو کہ ہنباسی برابر احسان پر احسان کر کے

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مجھے شرمندہ کئے جاتی ہے دیکھو یہ تیسری مرتبہ کتاب اس نے پہنچائی ہے خیر دیکھو تو سہی اس خط میں کیا لکھا ہے خط کھول کر پڑھتا ہے ؛

مضمون خط - لو یہ کتاب تیسری مرتبہ پھر تمہیں روانہ کرتی ہوں اسقدر غفلت آپ ہی کا کام ہے ایسی چیز کو اس طرح لاپرواہی رکھتے ہیں کہ ہر ایک کے ہاتھ آجائے اگر کوئی تلف کر دے. تو دیکھتے رہ جاؤ اب اس کتاب کو حفاظت سے رکھنا اور طلسم کو جلدی فتح کرو کیونکہ راجکماری چندرکانتا نہیں معلوم کس تکلیف سے دن گذارتی ہوگی۔ اور تم کچھ فکر نہیں کرتے ہو اسے ہر وقت تمہاری آنے کا خیال ہوگا شیوگڈھ پر سخت لڑائی پڑی۔ تم بھی جاؤ اور فتح اپنا نام لکھواؤ

راقم تمہاری داس بنباسی۔

راجکمار - فتح سنگھ اس بنباسی کا عشق دیکھئے کیا کراتا ہے ضرور یہ شخص مجھے خراب کریگا

فتح سنگھ - یہ عورت ضرور کوئی بلا ہے اس کے ہاتھ سے کیسے کیسے حیرت انگیز کام ہوتے ہیں جن کو عقل قبول نہیں کر سکتی وہ یہ کر دکھاتی ہے ؛

راجکمار - واقعی میری جان کے لئے تو بلا ہے اس کی زلف میں جس دن سے دل پھنسا بلا ہو گئی کس کس بلا سے انسان بچے ؛

فتح سنگھ - میرے خیال میں شام سنگھ کو شیوگڈھ خبر لینے کیلئے روانہ کریں اور ہم اسجگہ ٹھہریں

راجکمار - بیشک بہتر ہے تو شیوگڈھ نزدیک ہے شام سنگھ تم جاؤ اور جلد خبر لیکر لوٹ آؤ

شام سنگھ - بہت خوب ؛

شام سنگھ تو شیوگڈھ خبر لینے روانہ ہوگیا راجکمار نے ایک خط لکھکر اس نقابدار کو حوالہ کیا اس میں اشتیاق ملاقات اور شکریہ لکھا گیا اور آئیندہ کتاب کی حفاظت کا اطمینان

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دلایا گیا رات بسر ہمارا گو اسی جنگل میں گذری صبح کو شام سنگھ واپس آئے اور تمام حال
بیان کیا بجے سنگھ کی گرفتاری کرن سنگھ کی عیاری عیاروں کی گرفتاری بیان کر کے
کہا کہ لڑائی ہنوز جاری ہے کوئی نتیجہ نہیں نکلا البتہ قلعہ کی توپوں سے فوج لاچار ہے ور
کوئی مرتبہ پھاٹک تک پہنچ کر سخت نقصان واپس پسپا ہونا پڑا۔

فتح سنگھ۔ کہئے اب کیا صلاح ہے۔

راجکمار۔ بس ایک موقعہ باقی ہے کہ کسی ترکیب سے قلعہ میں داخل ہوکر یا تو پھاٹک
کھول دیں وہیں مرجائیں اگر مر ہی گئے تو چھتری کے لئے اس سے اچھی موت اور
کونسی ہوگی اب ہم کو کوئی نمایاں کام کر کے ظاہر ہونا چاہئے۔

فتح سنگھ۔ اس میں تو کوئی شک نہیں یہ رائے بہت عمدہ ہے مگر جانتے ہو ظاہر ہو کر اسکام کا ارادہ کرنا

راجکمار۔ میں تو پہلے کہہ چکا ہوں چھتری کیلئے ایسی اچھی اور کون سی موت ہو سکتی ہے کہ جس میں نام دنیا
میں بہادری کا ڈنکہ بجا کر میدان میں مر گیا شیو گڈھ کی گدی پر بیٹھے یا جان دیدیں گے دونوں صورتیں فتح مندی کی ہیں چھپا کیا ہے

فتح سنگھ۔ بیشک میں بھی ایسی موت کو زندگی سے افضل اور اعلیٰ خیال کرتا
ہوں چلئے ہم صورت بدل کر قلعہ میں داخل ہوں گے مگر یہ کام رات کا ہے

راجکمار۔ خیر رات قلعہ میں بسر کریں گے صبح کو جس وقت ہماری فوج پھاٹک تک پہنچ
جیگی جان پر کھیل جائینگے یا دروازہ کھولا یا وہیں شہید ہوں گے۔

فتح سنگھ۔ بیشک یہ رائے ٹھیک ہے کیونکہ سب لڑائی کے خیال میں ہیں مجھے دروازہ کی حفاظت
ضروری آدمی ہونگے تمہیں گھسکر دروازہ کھول دینا کیا بات ہے کیوں جوتشی جی

شام سنگھ۔ جوتشی جی کی تو یہ سنکر جان ہی خفا ہو گئی ہوگی ان کو نہ لیجانا نہیں تو
بیماری گشت خون دیکھ کر خوف کھا جاتے ہیں اگر غش آگیا تو سنبھالنا مشکل ہوگا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جونشی جی۔ بیشک آپ ایسے ہی بہادر ہیں خیر چلو بہادری ظاہر ہو جائیگی اگر
میں عیار نہ ہوتا تو بیشک ایسا کہہ سکتے تھے مگر اس عیاری نے ہم کو بھی
اس قابل کر دیا ہے کہ خود کو پانچویں سواروں میں شمار کریں ؎
شام سنگھ۔ خیر جی دیکھا جائیگا ہمارا تو فائدہ ہے۔ جونشی۔ وہ کیا ؟
شام سنگھ۔ یہی کہ برہمن کے ساتھ مرنا ہی ہوا اب ہے دوسری جون میں برہم راچھس ہونگے
جونشی۔ بیشک مگر تم ہمارے دوست ہو اس لئے مرینگے تو ہی ساتھ ہی مرینگے
مثل مشہور ہے۔ سے مرگ انبوہ جشن دارد کا مضمون ہے ؎
غرض سب کے سب ہنستے کھیلتے قریب شام کے شیوگڑھ پہنچے صورتیں تبدیل کرکے
قلعہ میں داخل ہوئے اور ایک جگہ بیٹھ کر وقت کا انتظار کرنے لگے ؎

انیسواں بیان

صبح ہوتے ہی لڑائی شروع ہو گئی قلعے والے فصیل پر جا کر توپیں اور بندوقیں
سر کرنے لگے بیچارے دیوان جی اس قدر کے پنجے میں پڑے ہوئے ہیں رات بھر نیند نہ آئی تھی
اس رقعہ کا حال بھی نہیں کہا خاموش ہو رہے کہ اگر جتایا گیا تو فوج تبدیل ہو جائیگی
غرض دوپہر کے قریب بہادر سنگھ اپنی فوج کے قلعے پر یورش کرتا ہوا خندق کو پار کر پہاٹک
تک آن پہنچا قلعہ والوں نے تیل کے کڑھاؤ اور باروت کے گولے وغیرہ سے فوج کو ہٹانا چاہا
رتن سنگھ نے راجکمار سے کہا کہ راجکمار ہوشیار ہو جاؤ یہی وقت ہے راجکمار نے تلوار میان
سے کھینچ لی اور مع عیاروں کے دروازے پر پہنچ کر فوراً سپاہیوں کو قتل کرکے دروازہ کھولدیا فوج
جو قلعے کی مار سے گھبرا کر ملنا ہی چاہتی تھی اس طرف دروازہ کھلتے ہی مخاطب ہوئی دیکھا

CC-0. Kashmir Research Institute. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اندر سے چار جھنڈیاں زرد رنگ کی معلوم ہوئیں جیسے راجہ رندھیر سنگھ بجے سنگھ اور فوج نے
خوب غور سے دیکھا بس پھر کیا تھا جس وقت بہادر سنگھ نے قلعے کے اندر راجکمار کی فوج
کا نشان دیکھا خوشی کا نعرہ مارا اور فوج قلعہ میں بلا کر کے چلی آہستہ آہستہ اور فوج
بھی چلی قلعہ والوں نے دیکھا تاب مقابلہ نہ رہی ہتھیار رکھ دیئے بہادر سنگھ فوراً قلعہ کے
اوپر چڑھ گیا شیو سنگھ کا نشان لگا دیا اور پھیرا قلعے پر پھیرانے لگا بہادر سنگھ نے فتح
کا ڈنکہ اپنے ہاتھ سے بجایا سب نے راجکمار کی اطاعت اختیار کی راجکمار نے دو سو
کے قریب آدمی اپنے ہاتھ سے پھاٹک پر قتل کیا تھا خود بھی اندر زخمی مع عیاروں کے ہو چکے تھے
راجہ رندھیر سنگھ اور بجے سنگھ قلعہ میں داخل ہوئے سب عیار دلنج مع راجکمار کے راجہ
رندھیر سنگھ کے قدم چومے راجہ نے سب کو گلے سے لگایا راجکمار نے راجہ بجے سنگھ کے آگے بھی سر
جھکایا انہوں نے بھی سر کو بوسہ دیا عیاروں کی بھی تعریف کی مگر سب کے سب زخموں کے درد سے بیہوش ہو گئے
دیوان کرن سنگھ نے سب کی مرہم پٹی کی تھوڑی دیر میں سبکو ہوش آئی۔ دونوں
راجاؤں نے صلح کر لی اسی روز راجکمار کو شیوگڑھ کی گدی پر بٹھا کر تلک دیدیا جشن عام
کا حکم دیدیا ناچ رنگ شروع ہو گئی۔ تمام قلعوں میں شادیانے بجنے لگے شیو سنگھ کے محل میں کوئی نہ گیا صرف
پہرہ مقرر کر دیا گیا اسکے بعد راجہ رندھیر سنگھ صورت کی طرف بجے سنگھ اٹن کیطرف خوشی خوشی روانہ ہوئے
جاتے جاتے طلسم سے جلدی فراغت کرنیکی تاکید راجہ رندھیر سنگھ نے راجکمار کو کی انکے چلے جانیکے بعد
راجکمار نے بہادر سنگھ کو اپنی جگہ شیوگڑھ میں مقرر کر کے خود طلسم کیطرف پہنچ گیا۔

بیسواں بیان

راجکمار نے اپنی قدیم جگہ پر پہنچ کر ڈیرہ ڈال دیا کیونکہ اب صرف دو جگہ فتح کرنی باقی تھیں
اور تو سارا طلسم توڑ چکے تھے ایک تو وہ پتھر کا گنبد جس میں عورت جیتی جاگتی جھولا جھولتی تھی جسکا حال

میں کتابچے اور دوسرا مقام وہ یہاں چندر کانتا قید ہے کتابچہ جگمار کو مل ہی چکی تھی
اس کا ایک ورق باقی تھا اس کو پڑھا اور سب کام اخیر تک اور بیابان میں کر گئے وہاں تلاش
کیا کہ اس گنبد کو توڑنے کی ترکیب اس کتاب میں کسی جگہ میں لکھی صرف اس قدر لکھا تھا کہ وہ
ایک دوسرے طلسم کا راستہ ہے جو اس طلسم سے بہت بڑھ چڑھ کے ہے اس کے ہر ایک بات میں مال خزانہ کی
کوئی تعداد نہیں ہے اس کی ترکیب دوسری ہے وہ عورت اس طلسم کی نگہبان ہے
چابی بھی اس کی اسی عورت کے قبضہ میں ہے ۔

کمار۔ جوتشی جی اس طلسم کو بھی فتح کروں گا دیکھئے تو سہی ۔

جوتشی۔ پہلے ایک کام سے تو فراغت حاصل کر لو راجکماری رام ہو جائے پھر جو کرنا ہو کرنا

کمار۔ یہ کام تو آج ختم کر لیتے ہیں ۔

غرضیکہ اس کتاب کے دیکھنے سے تمام راستہ طے کیا اور اسی راستہ سے جس سے صبا رفتار داخل
ہوئی تھی ہر دو خیرہ طے کر کے اس جگہ پہنچے اب دیکھا تو سامنے حجرہ ہے اس میں داخل ہو کر
سیڑھیوں کو طے کر کے اوپر چڑھ جاتا ہے ہر ایک طرف سے لوگ باتیں کرنے لگے کہ جاتے
ہی کماری گلے لگا لوں گا اپنی دیوتی اسے پہنا دوں گا اس کا منہ صاف کروں گا وغیرہ وغیرہ
فتح سنگھ کا بھی صبا رفتار کو دیکھنے میں بھی دل لگا تھا غرضکہ اسی قسم کے
خیال کرتے جاتے تھے کہ یکایک کئی آدمیوں کے پیروں کی آواز معلوم ہوئی ۔

راجکمار۔ دیکھو فتح سنگھ معلوم ہوتا ہے اسی تہ خانہ کا حال معلوم ہو گیا پیروں کی چاپ معلوم
ہوتی ہے کہ شاید راجکماری کی صبا رفتار سے گفتگو ہو گئی ہو گی میں دریافت کر لوں مگر نہیں کسی کو کیا خبر
آ پہنچا شاید وہ لوگ جلدی جلدی دوڑے اور وہاں فتح سنگھ کو دیکھ کر اسی دالان سے نکل
کر پہاڑی کی طرف بھاگے وہاں کچھ نہ نظر آیا صرف وہاں چندر کانتا ہے نہ صبا رفتار بلکہ